

اپریل ۲۰۱۶ء

APRIL-2016

ISSN 2395 - 1494



اَہْلُ سُنَّتِہَا کَا تَرْجَمَانِ

معراج مصطفیٰ اور تحفہ نماز

Rs.20/-

کَنْزُ الْاِیْمَانِ دِلِی

ماہنامہ



ہند میں اسلام کی باغ و بہار
خواجہ غریب نواز کی دعوت و تبلیغ کا شمرہ

قافلہ سالانہ سلسلہ عالیہ نقش بند یہ مجدیہ
حضرت ابو بکر صدیق کی روحانی زندگی، اسلامی خدمات

حقیقی اور جعلی صوفیہ کی شناخت کا وقت

اہل اللہ کا مخالف اولیاء اللہ کی درگاہ کا ناظم، ایصالِ ثواب کا منکر و اوقاف
کا نگراں اور تصوف کو باطل مذہب سمجھنے والا صوفی بنا بیٹھا ہے۔ صحیح اور غلط،
سچ اور جھوٹ، اصلی اور جعلی میں شناخت کب ہوگی؟ سمجھ کر بولے!

ایڈیٹر
محمد قمر الدین رضوی

مجلس مشاورت

مولانا محمد حنیف خاں ضوی (بریلی شریف)
ڈاکٹر سید علیہم اشرف جالوسی (سید آباد)
مولانا قاضی فضل احمد مصباحی (بنال)
مولانا محمد حسین الحق علیہی (ممبئی)
مولانا امجدیول احمد مصباحی (دہلی)
الحاج محمد سعید زوری (ممبئی)
انجینئر سید فضل الرحمن چشتی (دہلی)
قاضی عبدالرحیم مصباحی (دہلی)
مولانا مجاہد حسین میمنی (دکن کمالا)

سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے مشائخ علمائے ہند

شیخ عبداللہ محمد بن عبدالحق (دہلی)
مفتی عبداللہ محمد بن عبدالحق (دہلی)
علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (دہلی)
علامہ عبداللہ علی فرغی محل لکھنوی (دہلی)
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (دہلی)
شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی (دہلی)
شاہ احمد سعید محدث دہلوی (دہلی)
علامہ فضل بن علی شریف آبادی (دہلی)
علامہ عبداللہ علی محمد لکھنوی (دہلی)
فاضل حیدر (دہلی)
کے مسلک حق و صداقت کا نقیب و ترجمان

مجلس مشاورت

ڈاکٹر فضل الرحمن شتر مصباحی (دہلی)
سید جبارت رسول قادری (دکن)
مولانا افتخار احمد قادری (دکن)
مولانا محمد عبداللہ حسین نعمانی (دکن)
علامہ بدرالمتاوری (دکن)
مولانا محمد قمر الحسن قادری (دکن)
شیخ عبداللہ حسین نعمانی (دکن)
مولانا محمد رفیع قادری (دکن)
سید حسن اشرفی (دکن)



بیت فتنہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی رضا قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ
جلد ۱۲۰۱۶
شمارہ ۱۲۳۲
تفصیل و اشتراک

| مدیر مسئول | محمد ظفر الدین برکاتی |
|---------------|-----------------------|
| منیجر ایڈیٹر | عرفان احمد انصاری |
| سکریٹری منیجر | عمران انصاری |
| معاون منیجر | محمد سعید انصاری |
| اشتہار منیجر | امام الدین قیصر |
| ترمیم کار | محمد ظفر الدین انصاری |
| آپریٹر | محمد کاظم نعیمی |

رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے پڑھنے سے
پہلے غور کریں کہ سالانہ زمرد تعاون ختم تو نہیں ہو گیا
آگیا ہے تو فوراً اسے آرڈر ڈرافٹ کے ذریعہ
اس کی تعمیری فیس وافر فرما کر سالانہ کو مکمل بخشیں اور اپنی
مدد میں قابلِ سماعت ہو گا مصنفین نگار کی رائے
سے ادارے کا مستحق ہونا ضروری نہیں۔ (ادوار)

درافٹ
Kanzul Iman Monthly
کُنْزُ الْإِيمَانِ

مکاتبات و توسیعی نوکارتہ
ماہنامہ کُنْزُ الْإِيمَانِ دہلی
۲۲۳، متیا محل جامع مسجد، دہلی-۶
KANZUL IMAN MONTHLY
423, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6 (India)
Ph: 23264524 Email: Kanzuliman@yahoo.co.in



آئینہ کنز الایمان

| نمبر شمار | نشان منزل | شرکانہ سفر | منزلین | صفحہ نمبر |
|-----------|--------------|-------------------------------|---|-----------|
| ۱ | اداریہ | محمد ظفر الدین برکاتی | حقیقی اور جعلی صوفی کی شناخت کا وقت | ۵ |
| ۲ | افوار قرآن | محمد علی قاضی مصباحی | سات، سات کی آغوش میں | ۱۰ |
| ۳ | افوار حدیث | محمد صلاح الدین رضوی | فقہ و ہدایت کی حقیقت۔ ماضی اور حال | ۱۲ |
| ۴ | سیرت النبی | محمد ہاشم قادری مصباحی | معراج معظّم اور تحفہ معراج نماز | ۱۶ |
| ۵ | فقہی مسائل | مفتی محمد نظام الدین رضوی | مجلس شرعی مبارک پور کے فیصلے | ۱۸ |
| ۶ | اصلاح معاشرہ | مفتی محمد نسیاء الدین نقشبندی | لکاح سے بھلائیاں وجود میں آتی ہیں | ۲۵ |
| ۷ | تصوف و صوفیہ | منظر حسن نسیمی اویسی | حضرت ابو بکر صدیق کی روحانی زندگی | ۲۹ |
| ۸ | شخصیات اسلام | محمد عطاء الرحمن نوری | ہند میں اسلام کی بہار غریب نواز کی دعوت کا ثمرہ | ۳۵ |
| ۹ | علمائے اسلام | محمد صادق رضا مصباحی | حضرت شیخ الاسلام اور فن خطابت | ۳۸ |
| ۱۰ | راہ عمل | محمد ابو ہریرہ رضوی | بیرون ممالک میں علمائے اہل سنت کی خدمات | ۴۳ |
| ۱۱ | دہستان علم | شیخ انصار احمد مصباحی | ڈاکٹر ذاکر حسین لاہوری شرقی علوم کا محافظ | ۴۷ |
| ۱۲ | پس منظر | مرغوب الرحمن | اپریل فول کی تاریخی و شرعی حیثیت | ۴۹ |
| ۱۳ | بزم سخن | شعراۓ اسلام | نعت پاک، منقبت در شان حضرت ابو بکر صدیق | ۵۱ |
| ۱۴ | پیش قدمیاں | سرگرم ادارے | اعمال، عشق و ایمان کی تصدیق کرتے ہیں | ۵۴، ۵۵ |

رسالہ سے متعلق کسی بھی طرح کی شکایت یا معلومات کے لیے آفس کے نمبر پمچ ۱۰ سے ۲ بجے دوپہر تک فون کریں۔ آپ کے لیے بینک اکاؤنٹ میں روپے جمع کرنے سے بہتر ہے کہ مئی آؤر کریں۔

فون نمبر: 011-23264524

ماہنامہ کنز الایمان سے متعلق کوئی بھی رقم مندرجہ ذیل بینک اکاؤنٹ نمبر میں جمع کر سکتے ہیں

SBI BANK A/c No.: 35490268797

IFSC Code: SBIN0002366 Branch: Jama Masjid
NAME: KANZUL IMAN MONTHLY

نوٹ: کنز الایمان کی سالانہ قیمت -/240 ہے۔ اکاؤنٹ میں -/300 روپے جمع کریں۔ 57 روپے بینک کمیشن کے کٹ جاتے ہیں۔ (ادارہ)

رضوی کتاب گھر سے متعلق کوئی بھی رقم مندرجہ ذیل بینک اکاؤنٹ نمبر میں جمع کر سکتے ہیں

ICICI BANK A/c No.: 629205030973

IFSC Code: ICIC0006292 Branch: Chandni Chowk
NAME: RAZAVI KITAB GHAR

YES BANK A/c No.: 023883800001111

IFSC Code: YESB0000238 Branch: Darya Ganj
NAME: RAZAVI KITAB GHAR

(نوٹ) رقم جمع کرنے کے بعد فون پر ضرور اطلاع کریں۔ 011-23264524

حقیقی اور جعلی صوفیہ کی شناخت کا وقت

اہل اللہ کا مخالف اولیاء اللہ کی درگاہ کا ناظم، ایصال ثواب کا منکر و اوقاف کا نگراں اور تصوف کو باطل مذہب سمجھنے والا صوفی بنا بیٹھا ہے۔ صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ، اصلی اور جعلی میں شناخت کب ہوگی؟ سمجھ کر بولنے!

☆ محمد ظفر الدین برکاتی

اسی طرح کی حقیقی اور خطرناک ملاحمت اور منافقت وادی کشمیر میں نظر آئی ہے جہاں صوفی مشرب الہ سنت و جماعت کے بدخواہ و دہائیوں نے بھی ایک صوفی جماعت تیار کی ہے اور بڑی چالاک سے صوفی مشن کو بدنام کر رہے ہیں۔ ان کے عقائد و نظریات و دہائیوں اور غیر مقلدین کے ہیں لیکن سادہ لوح سنی مسلمانوں کو گمراہی اور فریب میں رکھ کر ان میں اپنی جگہ بنانے کے لیے ”صوفی“ کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی کیا حقیقت ہے، گہرائی سے جائزہ لے کر نقاب کشائی کرنا ہوگی۔ اگر عالمی، قومی اور جماعتی مسائل میں الجھ کر ہم ان بھروسہ و بھروسوں اور منافقوں سے غافل رہے تو مستقبل میں ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ آنکھیں کھولے رکھنے اور چونکارنے کی ضرورت ہے۔ ہم ایک طرف دیکھنے، سننے، بولنے، لکھنے اور کرنے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں، ہمیں اپنی یہ روش بدلنا ہوگی کیوں کہ ہمارے اسلاف نے ہر طرف دیکھا ہے، اس لیے ہمیں صحیح اسلام ملا ہے لیکن ہم نے اپنی روایت نہیں بدلی تو صحیح اسلام اپنی نسل کو منتقل نہیں کر پائیں گے۔

دوسرا مسئلہ ہمارے سامنے محتاط اصطلاحی الفاظ کے استعمال کرنے، سیاسیانے اور جذباتی مفادات کے لیے بھنانے کا ہے، جیسے تصوف، جہاد، جہادی، مجاہد، صوفی، صوفیہ، انتہا پسندی، بنیاد پرستی، دقیانوسی اور معصوم وغیرہ۔ اس طرح کے الفاظ و اصطلاحات کو استعمال کرنے میں ہم بڑے غیر محتاط اور جلد باز ثابت ہوئے ہیں، وہی حال صلح کلیت کا بھی ہے۔ ہمیں کب جارحانہ لب و لہجہ اختیار کرنا ہے، اس کا خیال نہیں رکھتے اور کب انہی الفاظ کو اپنے حق میں گھما دینے کا ہنر دکھانا ہے، یہ ہماری ذہنیت اور مزاج و طبیعت پر منحصر ہے۔ یہ روش بھی خطرناک ہے جس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اس تعلق سے بڑی پیاری اور تاریخی بات حضرت علامہ سلیمان اختر مصباحی صاحب نے فرمائی ہے کہ

ملاحمت اور منافقت میں معنوی طور سے تھوڑا سا فرق ہے کہ ملاحمت جھوٹ اور نفاق کو کہتے ہیں اور منافقت باہر سے دوستی اور اندر سے دشمنی کو کہتے ہیں لیکن اصطلاحی اعتبار سے دونوں میں واضح فرق ہے کہ خوشامد و چاپلوسی میں اپنی حیثیت عربی اور شخص کو چھپا لیتے ہیں اور کبھی عقیدہ ہی چھپا کر ذاتی مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں جس کے نتائج آسانی سے ظاہر نہیں ہوتے جب کہ منافقت کا انجام بہت جلد ظاہر ہو جاتا ہے کیوں کہ اس پر شخصی ریاکاری کا پردہ پڑا ہوتا ہے جو مفادات کے خطرہ میں آتے ہی اٹھ جاتا ہے لیکن دونوں ہی غلط اور شرعی طور سے جرم ہیں، البتہ منافق اسے کہتے ہیں جس کی زبان پر اسلام ہو مگر دل میں اسلام کی دشمنی، اس لیے یہ ہر حال جرم ہے اور معافی کے قابل نہیں اور منافقت، صریح کفر سے بھی خطرناک ہوتی ہے۔

آج ایمان و عقیدے کے اعتبار سے ہمارے درمیان میں ایسے لوگ نہیں پائے جاتے لیکن معنوی طور سے عملاً ضرور پائے جاتے ہیں۔ خدا کا فضل و کرم ہے کہ اس کمزور میں یہ دینی کمزوری نہیں پائی جاتی اور جن لوگوں میں ہے، اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت فرمائے۔ (آمین)

البتہ ملاحمت کی تشخیص اور شناخت تھوڑی مشکل ہے، اس لیے جسے معلوم نہیں، وہ کسی مدائن کے فریب میں آجائے تو کوئی بات نہیں، اے دانستہ طعن و بہتان کی مرگٹ پہ قربان نہیں کرنا چاہیے لیکن دانستہ جو چپکار ہے، اسے اپنی اصلاح کر لینی چاہیے اور مدائن کو بھی اصلاح کر لینی چاہیے تاکہ آئندہ اس کے عقیدت مند اور قریبی بدطن اور بدگمان ہو کر دور نہ ہو جائیں اور کسی بڑی معروف اور مقبول مذہبی شخصیت کے لیے زیادہ ضروری ہے کہ وہ ملاحمت اور منافقت سے کام نہ لیں تاکہ عوام اہل سنت کا علماء و مشائخ پر جو اعتماد اور بھروسہ ہے، وہ قائم رہے اور عام آدمی بدگمانی کے بعد بدزبانی کا گناہ نہ کرے۔

آپس میں بڑا نرم رویہ رکھنے والا لیکن کافر کے لیے نہایت گرم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شدت اور سختی کے بغیر کافر اپنی کافرانہ حرکتوں سے باز نہیں آتے، اس لیے ان کی تادیب کی خاطر سختی ضروری ہے لیکن تشدد کی اجازت نہیں اور شدت اس شخص پر کی جاتی ہے جو متعین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہی ظالم، گستاخ، فساد اور فتنہ پرور ہے لیکن تشدد عام ہے جس میں ظالم اور مظلوم دونوں پر ہی سختی ہو جاتی ہے بلکہ ظالم محفوظ رہتے ہیں اور بے قصور و مظلوم انسان ہی اس کا شکار ہوتے ہیں اس لیے تشدد کسی بھی امن پسند سماج اور مذہب میں جائز نہیں اور مذہب اسلام نے اس کی کئی جہتوں سے تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ انسانوں کے جان و مال کے تحفظ کی خاطر جو سخت قدم اٹھایا جائے، اسے شدت سے پیش آنا اور تادیبی کارروائی کہتے ہیں اور جو ذاتی اور نفسانی مفادات کے لیے کیا جائے، وہی تشدد ہے۔

دیکھئے کتنا فرق ہے شدت اور تشدد میں کہ شدت ضروری ہے متعین شخص، متعین آبادی اور نشان زد سماج کے لیے تاکہ دوسرے انسان اس کے ظلم اور فتنہ و فساد سے محفوظ رہیں۔ یہ خدا کا حکم ہے اور ایمان والوں کی خوبی ہے، جب کہ تشدد ظلم اور فساد ہے کیوں کہ اس میں بے قصور بندے ظلم کا شکار ہوتے ہیں یا پھر ظالم کے ساتھ مظلوم بھی تشدد کی زد میں آجاتے ہیں اور یقین رکھئے کہ ”گیہوں کے ساتھ گھون“ ہمارے بنائے ہوئے نظام کے تحت پتا ہے، قدرت کا نظام اس عیب سے پاک ہے کہ ظالم کے ساتھ مظلوم بھی شدت کا شکار ہو جائے۔ اس بار کی کو سمجھئے، شدت و تشدد کو بطور خاص اور تمام اس طرح کے لفظوں کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

عرب و عجمی ممالک میں داعش اور طالبان وغیرہ جو بھی کر رہے ہیں، وہ تشدد ہے جسے وہشت گردی کہتے ہیں اور کرنے والے خود کو مجاہد کہتے ہیں جب کہ اسلامی جہاد سے اس کا ذرہ برابر تعلق نہیں، جیسے ہندوستان میں بھگوان غنیشموں اور تحریکوں کی اچھا پسندانہ اور وہشت گردانہ حرکتوں کا ”دلیں بھگتی“ سے کوئی تعلق نہیں۔

اس لیے شدت اور تشدد میں جو فرق نہ کرے، وہ بھی ظالم ہے کہ اس نے نظام قدرت اور احکام الہی کو بدنام کرنے کا ظلم کیا ہے۔ یہ دوسری بات ہوئی جس کا تعلق فکر و کردار کے انجام اور نتیجہ سے ہے۔

اب آپ ایک بات ایمان داری سے بتائیے کہ معیار سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی نے ”دشمن احمد پہ شدت“

”مغربی افریقہ کے ایک بہادر و جاں باز مسلم قبیلہ ”بیز“ نے ان یورپی ممالک کی فوجی قوت و طاقت کے خلاف، نہایت بہادری و بے جگری کے ساتھ، مجاہد آرائی کر کے جارح و غاصب دشمنوں کی ایک بڑی تعداد کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اپنے انتقامی جذبات سے مظلوم ہو کر یورپی ممالک کے آرباب سیاست و صحافت اور ان کی پروپیگنڈہ مشینری نے دنیا بھر میں:

تصوف و صوفیہ کو بدنام کرنے اور مسلم قبیلہ بربر کو درندہ و خونخوار قبیلہ کی شکل میں پیش کرنے کے لئے اپنی تجویزوں کے دہانے کھول دیے۔ تصوف تو اپنی روحانی توانائی کے ساتھ، آج بھی زندہ سلامت ہے۔ لیکن درندگی و خونخواری کی مثال بنا کر، رائج کی گئی ایک نئی اصطلاح کا یہ مظلوم ”قبیلہ بربر“ کہیں ”بربریت“ کہیں ”بربرتا“ کہیں ”بربر ازم“ کا آج تک، بری طرح، شکار ہے۔

اور الیہ، یہ ہے کہ مسلمان بھی اپنی تاریخی بے خبری کے نتیجے میں اس ”اصطلاحی وہشت گردی“ کو قبول کر کے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی روح کو تڑپا رہے ہیں اور کسی فرد و جماعت کی جارحیت و درندگی کو ”بربریت“ سے تعبیر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ، وہ مسلسل ظلم عظیم ہے جس کا کسی کو احساس و شعور بھی نہیں ہو پا رہا ہے۔“

اور سب سے بڑا مسئلہ دوسرے کی اصلاح کی فکر کا ہے۔ ہم اگر اپنی اصلاح کر لیں اور خود پہلے صوفی بن جائیں تو ممکن ہے کہ ہماری اصلاحی تحریروں و تقریر، صوفیت کی آبرو بچانے کی کوشش میں من جانب اللہ کامیاب ہوگی۔ اس تناظر میں عالمی حالات کا جائزہ لیں تو ہماری ایک ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ جہادی وہابیوں اور امریکہ و اسرائیل نوا سعودی وہابی کے ذریعہ اسلام کو ”اچھا پسند، اور اعتدال پسند اسلام“ میں تقسیم کی جو حرکت ہوئی ہے، اس کی حقیقت کا پردہ چاک کرنے کے لیے متحد ہو کر کام کریں اور بروقت صحیح مشورہ دیں۔ بات ملاقات اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے طہدوں پہ کیا مروّت کیجئے یہ شعرِ حَمَادِ بَيْنَهُمْ کی اگلی کڑی اَوْشَدَاہُ عَلٰی الْکُفَّارِ کی تفسیر ہے۔ اسی کی دوسری تعبیر ہے ”وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے، نہ قیادت قبول“ ظاہر ہے، گستاخان رسول، باغیان اسلام اور فاسدین زمانہ قدرتی طور سے شدت کیے جانے کے لائق ہیں کیوں کہ قرآن حکیم نے اس کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ ایک مومن کی یہ خوبی بتائی ہے کہ

بجائے سینے پر باندھنے لگا۔

نمازی کے آگے سے گزرتا کتنا بڑا جرم ہے، رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ گزرنے والے کو معلوم ہو جائے تو برسوں کھڑا رہے لیکن حدیث، حدیث کی وکالت کرنے والے اہل حدیث نمازی کے آگے سے اس طرح گزرتے ہیں کہ پاگل بھی ایسی حرکت نہیں کرتا۔ گمروں میں عورتوں کی بابرکت محفل میلاد کو حرام کر دیا لیکن گھریلو پارٹیوں میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ اجتماع، اختلاط اور فوٹو گرافی کو حلال کر دیا۔

یہ سب وہ نشانیاں اور حرکتیں ہیں جنہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور سنتے بھی ہیں یوم ولادت رسول مناسحت حرام ہے لیکن ابن سعود کی پیدائش اور سعودی عرب کے تاسیس کا دن اور قومی تہوار لازم ہے۔ سماع رقص البلیس ہے لیکن ابن سعود کی پیدائش اور سعودی عرب کی سالانہ تقریب میں مغربی ڈانس عربیت کے لیے لازم اور سعودی ہونے کی نشانی ہے۔ کلہ طیبہ کی ضرب (خفی اور جلی) کلہ کا مذاق ہے لیکن سعودی عرب کے فٹ پال، والی بال، سعودی پرچم، دفتری ڈسک، ٹی شرٹ اور پٹی پر لکھوانا جائز و حلال اور لازم ہے۔

ان وہابیوں نے دین کا مذاق بنا کر رکھ دیا ہے، نماز، روزہ، حج سب کی عظمت اور تقدس کو پامال کر دیا، مسجد کے آداب کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اولیاء اللہ یعنی اللہ والوں اور اللہ کے دوستوں کو غیر اللہ کہہ کر گالیاں دیتے اور گستاخیاں کرتے ہیں، نبی کو معصوم نہیں مانتے، اولیاء کی قبروں کو چھونا بت اور غیر اسلام کی قبر اور کوبڑا بت کہتے ہیں۔

کیا نہیں لکھا ہے، کہا ہے اور کرتے ہیں وہابی۔ مسلمانوں کی آبادی میں مسلمانوں کی شکل میں تاریخ کی سب سے بدترین قوم کوئی ہے تو یہی وہابی، اہل حدیث، غیر مقلد سلفی ہیں اور جو بھی اُن کے ہم نوا ہیں، ان کو یا اُن کے بانی پیشوا محمد ابن عبد الوہاب نجدی کو صالح، مصلح اور مسلمان تسلیم کرتے ہیں، وہ بھی انہی میں سے ہیں۔ ابن الوقی اور منافقت کے تحت گر گشت کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں۔

ان سب کے باوجود، اہل سنت و جماعت کا کوئی بے پاک سنی یہ کہتا ہے کہ ایسے گستاخوں کی نہ امامت قبول ہے، نہ قیادت قبول ہے تو کیا غلط کرتا ہے اور کیا غلط کہتا ہے؟ آخر ہمارے بزرگوں نے بھی تو یہی تعلیم دی ہے اور یہی کہا ہے اور لکھا ہے! دوہری پالیسی تو ہمارے بزرگوں کی پہچان نہیں اور حالات زمانہ کی رعایت فردی عملی مسائل میں ہوتی رہی

کرنے اور ”لمحوں سے مروت“ نہ کرنے کی جو بات کہی ہے، وہ اس بات کے لیے کسی نرمی کی اجازت دیتی ہے؟ کہ مسلمانوں کے درمیان پیدا ہونے والی اب تک کی سب سے بدترین قوم ”وہابی“ پر شدید نظریاتی حملے کیے جائیں، ان کی تاریخی اور فکری حقیقت اور حیثیت بتائی جائے، خالص مذہبی مسائل میں ان کی امامت و قیادت سے سختی سے انکار کیا جائے لیکن قومی اور ملی مسائل میں ان کی قیادت تسلیم کر لی جائے؟ جب یہ لمحہ ہیں تو مروت کی گنجائش کہاں؟ جب وہ مقلد نہیں تو مقلدین کے ساتھ ان کی گفتی اور شمار کیوں؟ ہم نے تو ہندوستانی حالات کے تحت قومی و ملی اجتماعی مسلم مسائل کے نام پر رخصت کا جائز حیلہ تلاش کر لیا ہے لیکن جس کی امامت نہیں، اس کی قیادت کا کیا مطلب؟

دراصل ہم نے امامت اور قیادت کے درمیان کی نسبت اور تاریخی توازن کو ذہن سے نکال دیا ہے۔ خلفائے راشدین، مسلم سلاطین اور حکمرانوں کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، شرعی امامت تو کسی غیر مسلم کی تسلیم ہی نہیں، البتہ قیادت کی کئی مثالیں غیر مسلموں کے لیے مل سکتی ہیں لیکن کسی گستاخ رسول، باغی اسلام اور حقیقی منافق کی قیادت کی مثال نہیں ملنے والی اور امامت کا تو سوال ہی نہیں ہوتا۔ ہاں! بیچہ مجبوری اور محج وقت کے انتظار میں خاموشی کی مثال ضرور مل جائے گی۔

ہندوستان میں ہماری مسجدوں اور صوفیوں کی درگاہوں پر قبضہ کرنے کی کوشش اور کبھی اوقاف پر قابض ہونے میں کامیاب وہابیوں سے کیا مروت جائز ہے؟ جنہوں نے نماز کا ادب و احترام چھین لیا، بزرگوں، ولیوں اور نبیوں کی حرمت و عظمت کی دشمنی میں مسلم سماج کو تقسیم کر دیا۔ دیہی اور شہری زندگی کی فطری کیفیت اور نوعیت کے مطابق منصوبہ بند کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان و عمل پر حملے کیے، تین رکعت وتر کو ایک رکعت اور بیس رکعت تراویح کو ۸ رکعت رواج دینے لگے۔ قرآن کریم کو رحل کی بجائے دونوں قدموں اور پنڈلیوں پر رکھ کے تلاوت کی راہ نکال دی، کرتا پا جامہ یا فل پائٹ شرٹ کی جگہ ٹی شرٹ اور ہاف پینٹ (گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک) اور بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنے کی گستاخیاں شروع کی۔ اسلام میں داڑھی نہیں، اس خود ساختہ دلیل کا سہارا لے کر داڑھیاں ختم کرانے کی عملی تحریک شروع کی، یہاں تک کہ جس وہابی نے داڑھی میں اسلام دیکھ لیا، اس نے ناف کے نیچے تک داڑھی بڑھائی اور نماز میں ناف پر یا، ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی

ہمارے عقائد کی کتابوں پر پابندی لگوا دی، ہر جگہ وہابی عقائد کے امام منتخب کر دیے اور سنی مسلمان انہی کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور ہو گئے۔ حیدر آباد، دہلی، ممبئی، کلکتہ، ہری پور، شہر کی قدیم تاریخی اور شاہی مسجدوں میں ان کے امام منتخب ہونے لگے۔

اب بتائیے کہ ہماری ذاتی زمین پر کوئی ظالمانہ اور غاصبانہ طریقے سے قبضہ کرتا ہے تو ہم قانونی اور سماجی ہر طریقے سے لڑائی لڑتے ہیں، مقدمہ بازی کرتے ہیں اور اپنا حق حاصل کرنے کا ہر حیلہ اور طریقہ اپناتے ہیں تو پھر ہندوستان میں سنی مسلمانوں کی مساجد، مقابر، مناصب اور حقوق پر وہابیوں نے غاصبانہ طریقے سے قبضہ کر لیا ہے تو کون آئے گا ہماری لڑائی لڑنے؟ ہمیں کھڑا کرنا ہے اور تیاری اور منصوبہ بندی کے ساتھ لڑنا ہے۔ یاد رکھئے کہ ظلم اور غصب و تسلط کے خلاف آواز بلند کرنے میں جتنی تاخیر ہوتی ہے، اتنی ہی زیادہ قربانی دینی پڑتی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے قربانی دینے کا، کیوں کہ وہابیوں اور بدعتیوں کے عناد و غصب اور تعصب و تنگ نظری کے خلاف ہماری خاموشی کے دن کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ آج ایک بے باک سنی نے قربانی دینے کی ٹھان لی ہے تو ہماری دسے داری کیا یہی بنتی ہے کہ ”ملت کو تقسیم کرنے کا وہابی جگاڑ“ اور ”انٹرنیشنل یہودی سازش“ کی دہائی دے کر اپنے بھائی کے بڑھتے قدم روکنے کی کوشش کریں؟ طریقہ کار میں اختلاف ہو سکتا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی مخالفت کر کے اپنی قوم اور ملت کے نقصان کا گناہ کیا جائے۔

ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان وہابیوں نے اس سے بھی خطرناک اور ہمایاںک جرائم کیے ہیں۔ عرب و یورپ کے ملکوں میں صوفی اور تصوف کے نام پر جب کوئی سمپوزیم، سیمینار، کانفرنس ہوتی ہے تو یہی لوگ قشتندی، صابری، چشتی اور مجددی شیخ اور صوفی بن کر شریک ہوتے ہیں۔ بتائیے کہ اب تک انہوں نے صوفی مشرب سنی بن کر اور مذہبی منافقت کر کے تصوف کو بیچنے کا کام نہیں کیا ہے؟ شیعوں کے مقابلے میں سنی بننے کا حیلہ نہیں اپنایا ہے؟ یہی جعلی صوفی جب سعودی عرب جاتے ہیں تو پکا وہابی ہو جاتے ہیں۔ یہ صوفیت اور سنییت کی خرید و فروخت نہیں ہے؟ ان جعلی صوفیوں اور نقلی سنیوں کے چہرے سے منافقت کا پردہ ہٹانے کے لیے ہمارا کوئی سنی بھائی حکومت کی حمایت سے عالمی پیمانے پر صحیح اور حقیقی صوفیت اور سنییت کی پہچان کرانے کی ہمت کرتا ہے تو ہم آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور مخالفت شروع

ہے، اعتقادی مسائل میں کسی طرح کا سمجھوتہ کوئی نہیں دکھا سکتا پھر یہ کہ رسول پاک کے گستاخوں اور بد مذہب وہابیوں کے ساتھ معاملاتی رویہ رکھنے کا طریقہ مختلف بھی ہو سکتا ہے اور مشترک ملی مسائل کے لیے متحد ہونے کا طریقہ بھی الگ ہو سکتا ہے، کسی کا سخت اور کسی کا نرم رویہ۔ کسی بھی طرح کی بات ملاقات میں سخت رویہ ہے تو اعلیٰ حضرت کی سنت اور نرم رویہ ہے تو گلابی سنی کی پہچان۔ اب آج کے ماحول میں جو مسلمان اپنی مذہبی شناخت اور تعلق کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے نہ قیادت قبول“ اور دوسرا مسلمان کہتا ہے کہ یہ ساج کو تقسیم کرنے کا طریقہ اور حالات سے ناواقف ہونے کا نتیجہ ہے تو کون ان میں سے اعلیٰ حضرت کی سنت پر عمل کرتا ہے اور کون اعلیٰ حضرت کی سنت سے انحراف کر کے مسلک اعلیٰ حضرت سے بغاوت کی راہ دکھا رہا ہے؟ فیصلہ ضروری ہے اور دونوں میں جو بھی اپنی کسی ذاتی، سیاسی اور سماجی مصلحت کے نام پر مدافعت سے کام لیتا ہے، اس کی تحقیق اور تادیب بھی ضروری ہے۔

”امامت و قیادت قبول“ نہ کرنے کو ملت کی تقسیم کا سبب قرار دینا بھی عجیب لگتا ہے۔ ہمارے اکابر علما اہل سنت نے ہمیشہ یہی لکھا ہے اور حکم دیا ہے کہ بدعتیوں، بد مذہبوں، وہابیوں اور غیر اسلام کے گستاخوں کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ وہابیوں، گستاخوں اور بدعتیوں کی امامت قبول نہیں؟ رہی بات قیادت کو قبول نہ کرنے کی تو گزشتہ ۶۵ سالوں کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ ان وہابیوں نے اوقاف کی مساجد، اوقاف بورڈ، حج کمیٹی، مسلمانوں سے متعلق سبھی سرکاری محکموں اور شعبوں پر قبضہ کیا ہے اور قیادت کے ساتھ امامت کے منصب پر بھی بیٹھ چکے ہیں بلکہ قیادت کے ساتھ امامت بھی کر رہے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ اسلام خطرے میں ہے، متحد ہو جاؤ! ہم متحد ہو جاتے ہیں اور جب بھی ان کی قیادت میں ہم متحد ہوئے تو ہماری اقتدار کا فائدہ اٹھا کر انہوں نے اپنی فکر ہم پر ہی مسلط کر دی، سرکاری تحفظات اور مراعات کا سہارا لے کر اپنی وہابی آئیڈیالوجی کو خوب پروان چڑھایا، ہمارے بزرگوں کے آستانوں پر بیٹھ گئے، جہاں جانے کو شرک اور حرام کہتے ہیں۔ اس کے بعد صوفی مشرب سنی مسلمانوں کے ذریعہ وقف کردہ اوقاف کی سرکاری زمینوں پر اپنی دعوتی اور تربیتی عمارتیں بنوائی ہیں، حج کے دنوں میں اپنے عقائد کی کتابوں کی تقسیم و ترویج لازم کر دی اور

اتفاق کہ یہ نام ان کو دیا گیا جو صحیح معنوں میں مسلمان اور سنی صوفی ہیں، اسی لیے ہم نے اعلیٰ حضرت کی عقیدت میں قبول بھی کر لیا لیکن نتیجہ غلط نکلا کہ وہابی دیوبندی خود کو اہل سنت اور ہم کو بریلوی کہنے لگے۔ یہاں بھی ہماری حقانیت اور حقیقت چمپائی نہیں جاسکتی کہ ہماری ایک الگ طبقہ شناخت کرانے کی وہابیوں نے جو منصوبہ بندی کی تھی، وہ بری طرح فیل ہو رہی ہے اور پھر ایک دوسری حقیقت دنیا دیکھ رہی ہے کہ بریلوی وہی ہیں جو سچے سچے صوفی مسلمان شرب سنی مسلمان ہیں۔

اس کے باوجود اس وقت جماعت اہل سنت کے ہمارے بہت سے حضرات اسلام کی دعوت، اہل سنت کی خیر خواہی، بددینوں کی بدخواہی اور گستاخ وہابیوں کی تردید و تکفیر کا میدان چھوڑ کر داخلی جنگ اور فتویٰ بازی میں مصروف و مگن ہیں اور لاکھوں مخلص اور جماعتی ہمدرد سنی نوجوانوں پر گنجلہ کسنا چاہتے ہیں کہ فلاں آرہا ہے، دور ہو جاؤ!

حالاں کہ ہماری پہچان یہ رہی ہے کہ جو بھی سنی مفادات کے لیے کام کرتا ہے، ہم اس کی حمایت کرتے اور ساتھ دیتے ہیں اور، دیتے رہیں گے۔ کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے، ہم یہ نہیں دیکھتے، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کون کراتا ہے اور کس مقصد کے تحت کراتا ہے۔ اب ایسے میں کوئی ایسا شخص آرہا ہے جس پر کئی قسم کے فتویٰ دیے گئے ہیں تو ہم اپنی ہمیشہ کی دیرینہ دوستی، ہمدردی کے سابقہ تعلقات ختم کر دیں اور حمایت و تعاون سے دست بردار ہو جائیں؟

ہم ایک بات جانتے ہیں کہ کوئی آئے، کوئی جائے، ہم آپس کی دوستی میں دراڑ نہیں آنے دیں گے۔ آپسی تعاون اور باہمی امداد و ہمدردی کا رشتہ ہم نہیں توڑنے والے۔ اس کو آپ کو جرم کہیں تو کہتے رہیں۔

ایک خاص بات ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فرضی اندیشوں نے ہمارا بڑا نقصان کیا ہے اور ہمارے کان کا کچا ہونا بھی خطرناک ثابت ہوا ہے۔ وقت پر خاموشی اور بے وقت ہماری احتجاجی روش نے بھی ہمیں انتشار، بدگمانی اور غلط فہمی کی کھائی میں ڈھکیلا ہے۔ اسی طرح صرف دوسروں کی اصلاح کی فکر و تدبیر میں ہم خود کو بھول جاتے ہیں۔ یہی بھول ہماری سب سے بڑی بھول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بچوں کے ساتھ قائم رکھے۔ (آمین)

☆☆☆

z.barkati@gmail.com

کر دیتے ہیں کہ یہ تصوف اور صوفیت کی تجارت ہو رہی ہے۔

مقصد سامنے ہے اور ہم تاریخ کے دور اسے پر خود بھی کھڑے ہیں پھر بھی فردی اختلاف کی وجہ سے پورے صوفی سنی اقدام کی مخالفت پر اتر آتے ہیں۔ یہ ہمارا طریقہ نہیں۔ یہ اُن کا طریقہ ہے جن کی پول کھلنے والی ہے اور جن کے چہرے سے نقاب اترنے والا ہے۔

کیا عالمی حالات کے تناظر میں اختیار کی گئی حکمت عملی کے تحت ہو رہی پیش قدمی کے نتائج کا ہمیں احساس نہیں کہ جب ہمارے ہندوستان کی راجدھانی میں ان ملکوں کے صوفیہ اور مشائخ ایک ساتھ جمع ہوں گے جہاں ہندوستان کے وہابی دیوبندی مولوی، صوفی، سنی اور نقشبندی، صابری چشتی شیخ بن کر جاتے ہیں۔ اس وقت جب سبھی ہوں گے اور یہ بہرہ وے نہیں ہوں گے تو میڈیا میں، عوام و خواص میں اور سبھی بیرونی علماء و مشائخ میں یہی پیغام جائے گا کہ صحیح اور حقیقی صوفی مشرب سنی مشائخ بھی لوگ ہیں اور جو لوگ اپنے کو صوفی سنی کہلاتے ہیں، وہ جعلی اور نقلی صوفی ہیں تو پھر ان کی حقیقت کھل جائے گی اور ہم اس حد تک اپنے مقصد کے قریب ضرور ہو جائیں گے کہ سنی کون ہے، وہابی کون ہے۔ دیوبندی کون ہوتے ہیں اور سنی کون ہوتے ہیں، اس تاریخی حقیقت سے قوم بھی واقف ہو جائے گی۔ یہ لوگ جب صوفیوں سنیوں کے اس عالمی اجتماع میں نہیں ہوں گے تو یہ بھی صاف ہو جائے گا کہ سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کے نمائندے کون ہیں پھر بڑی خاموشی سے ہندوستانی مسلمان بھی دیکھ لیں گے اور محسوس کر لیں گے کہ حقیقی اور جعلی صوفی سنی میں فرق کیا ہوتا ہے۔

ایک اہم فائدہ تو بہر حال یہ بھی ہوتا ہے کہ اہل تصوف کی افرادی قوت، شخصیتی اجتماع، امن پسندوں کی کثرت، صحیح اسلامی نمائندوں کی وحدت اور عالم گیر حیثیت کا مظاہرہ ضرور ہوگا۔

ہم سنی صحیح العقیدہ اور خوش فکر مسلمان ہیں، سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کے ہم ہی نمائندے اور ترجمان ہیں۔ وہابی دیوبندی اہل حدیث غیر مقلد، قادیانی سب دائرۃ اسلام اور دائرۃ اہل سنت سے خارج ہیں۔ البتہ یہ سب بنام مسلم پہچانے جاتے ہیں۔ ان سب کو گزشتہ سو سال میں سب سے زیادہ جس شخصیت اور فقیہ و مفتی سے نقصان پہنچا ہے، وہ ہمارے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری ہیں، اس لیے ان بد مذہبوں نے ہمیں بڑی چالاکی سے ”بریلوی“ نام دے دیا۔ حسن

سات سات کی آغوش میں

☆ محمد علی قاضی مصباحی

صدیوں نے سراپائی (لمبی اور بڑی سزا دیدے۔ بزرگوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی وہ ہرگز کبھی معمولی اور چھوٹا نہیں سمجھتے ہیں اس لئے اُس کے ارتکاب سے بھی وہ ایسے ہی پرہیز کرتے ہیں جس طرح کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے نفرت و نفور اختیار کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ میں ایک بکری گم ہو جانے پر سات سال تک بکری کے گوشت سے پرہیز کیا، صرف اس لئے کہ جو گوشت وہ کھائیں کہیں اُسی گم شدہ بکری کا نہ ہو۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے شب قدر کو رمضان میں چھپا رکھا ہے تاکہ لوگ اسے پانے کی فکر میں پورے رمضان کی راتیں جاگ کر اس کی عبادت کریں۔ بلاشبہ جمہور ائمہ اسلام نے، علمائے کرام نے اور اکابر اولیائے امت نے شب قدر کی تعیین پر بڑی مدلل، علمی اور پر مغز گفتگو فرمائی ہے۔ سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔ اسی لئے اس پر اکثر کام عمل بھی ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ مراجعہ کسی حدیث میں تاریخ متعین نہیں فرمائی گئی ہے اس لئے صحابہ و علمائے اپنے علم کے اعتبار سے مختلف تاریخیں بیان فرمائی ہیں۔

ہمارے آقا مدنی تاجدار ﷺ کے فرمان عالی شان کا مفہوم ہے کہ شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس لئے عبادت گزار بندے رمضان میں صرف ایک طاق رات کا اہتمام نہیں کرتے بلکہ وہ ہر طاق رات میں اپنے قلوب کو طاعات و عبادات سے منور و روشن کرتے ہیں اور اپنی پیشانیوں کو سجدوں سے آراستہ کرتے ہیں کہ ہلکی سے غفلت کی وجہ سے کہیں وہ شب قدر کی نعمت عظیمہ و دولت بے بہا سے محروم نہ رہ جائیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے اپنا اسم اعظم اپنے تمام اسماء میں چھپا رکھا ہے تاکہ لوگ اسے پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ کے

عربی و اسلامی نصاب کی مشہور زمانہ کتاب قلیوبی میں بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سات سات کو سات سات ہاتوں میں چھپا رکھا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا و خوشنودی اپنی اطاعات میں سے کسی اطاعت میں چھپا رکھا ہے تاکہ لوگ اسے پانے کی جستجو میں ہر اطاعت کی بجا آوری کریں۔ اللہ تعالیٰ بڑی سے بڑی نیکی پر کچھ نہ دے مگر کسی قلیل عمل خیر پر بہت کچھ عطا کر دے، یہ اس کی قدرت و رحمت کے فیصلے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی زندگی بھر راہ خدا میں جہاد کرے کچھ نہ پائے مگر دوسرا ایک گنہگار راستہ سے کاٹا ہٹا کر انعام ربانی و عطا رحمانی کا حقدار ہو جائے۔ اس کی مثالیں کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔

شب قدر کی مختصر عبادت کو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ امتوں کی ہزار مہینوں کی عبادات سے بہتر قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔ یہ سب اس کے کرم کے فیصلے اور اس کی نوازش کے انداز ہیں۔ اسی طرح رب تعالیٰ نے تَحَمُّلٌ مِنْ فِقَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِقَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ۔ (البقرہ ۲۴۹) کہہ کر بتلایا کہ وہ چاہے تو بظاہر قلیل و کمزور کو کثیر و طاقتور پر غلبہ عطا کر دے۔

بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہر چھوٹی بڑی اطاعت کی فرمانبرداری میں لگا رہے اور اپنی کسی اطاعت پر فخر نہ کرے بلکہ رب کی رحمت سے آس لگائے رہے۔ وہ کب، کیسے اور کس بات پر نوازے گا بتایا نہیں جاسکتا ہے۔ ذَا لِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنی ناراضگی کو معاصی میں سے کسی ایک معصیت میں چھپا رکھا ہے تاکہ لوگ اس کی ناراضگی سے بچنے کے لئے اس کی ہر نافرمانی سے اجتناب کریں۔ بڑے بڑے گناہوں کو اللہ رحیم و کریم زدن میں معاف کر دے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک چھوٹی سی معصیت پر بندے کو (بقول شاعر لحوں نے خطا کی تھی

ہے۔ ان کی زندگی کا واحد مقصد خدا کو راضی کرنا اور مخلوق خدا کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ہر دلی خدا کی تعظیم و تکریم کریں، ان کی دعاؤں سے فیض حاصل کریں اور ہمیشہ ان کی ناراضگی سے بچتے رہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کی گھڑی روز جمعہ میں چھپا رکھی ہے تاکہ لوگ جمعہ کی تمام گھڑیوں میں دعا کرتے رہیں۔ جمعہ کا دن ہو کہ جمعہ کی شب دونوں ہی مبارک و مسعود ہیں۔ جمعہ کو سید الایام کہا گیا ہے اور حق یہ ہے کہ جمعہ کا دن روز عید و روز بقرعید سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس دن پر دروگہ اپنے بندوں پر خصوصی نوازش کرتا ہے، حضور ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس پورے یوم کامل میں ایک ساعت اللہ نے ایسی رکھی ہے کہ اس وقت بندے کی دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ خصوصاً امام کے خطبے کے لئے بیٹھنے سے لے کر ختم نماز تک۔ ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ جمعہ کو کوئی بھی وقت دعا سے خالی نہ رہے۔ نامعلوم کب اور کس گھڑی کی دعا قبول ہو جائے۔

(۷) اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) کو پانچوں نمازوں میں چھپا رکھا ہے تاکہ لوگ ساری نمازوں کی نگرانی کریں۔ (القلوب) ارشاد ہوتا ہے: حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلَوةِ الْوُسْطٰی۔ (البقرہ آیت ۲۳۸) یعنی پانچوں نمازوں کی نگرانی کرو خصوصاً درمیان والی نماز۔ اس سے مراد جمہور صحابہ اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک نماز عصر ہے مگر درمیان والی نماز فجر بھی ہو سکتی ہے اور مغرب بھی ہو سکتی ہے یا کوئی اور نماز بھی ہو سکتی ہے۔ رب قدر ہمیں سب نمازوں کی پابندی کی توفیق رفیق عطا کرے۔

☆ نوری فاؤنڈیشن بنگلور Cell.9448063144

حجاز مقدس کی تاریخی اور مذہبی معرفت کے لیے مطالعہ کریں

تاریخ مدینہ

جذب القلوب الی دیار المحبوب
مصنف: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

تاریخ نجد و حجاز

مصنف: مفتی عبدالقیوم ہزاروی

ساتھ اس کی بارگاہ میں دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں اس کا ارشاد ہے: وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَلَا تُعْذِرُ بِهَا۔

(الاعراف ۷ آیت ۱۸۰)

یعنی اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اُسے اُن سے پکارو۔ ابو جہل نے کہا تھا کہ محمد (ﷺ) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور جن دو کو کیوں پکارتے ہیں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔ اُسے کسی نام سے یاد کیا جاسکتا ہے مگر اس کے کچھ نام تائید کے اعتبار سے عجیب و غریب طاقت رکھتے ہیں۔ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نزدیک اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اسم اعظم ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم ہے جس کے ساتھ جو بھی دعا کی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور اس کے ساتھ جو بھی اللہ سے سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیتا ہے (پاکستانی شیخ سورہ ص ۳۱۶)

بہر کیف اسم اعظم کو اللہ نے اپنے اسماء مبارکہ میں چھپا رکھا ہے تاکہ بندے اس کے تمام اسماء کو یاد کریں، ہر نام سے اُسے پکاریں اور اس طرح سے اس کے اسم اعظم کی تلاش میں رہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیائے کرام کو اپنی مخلوق میں چھپا رکھا ہے تاکہ لوگ کسی بھی دلی کی توہین و تحقیر نہ کریں اور ان کی دعاؤں کی برکت سے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ان میں سے ہر ایک کے ذریعے دعا کریں۔ کہتے ہیں: ولی را دلی می شناسد، ظاہر ہے کہ کوئی اہل نظری کسی اہل نظر کو پہچان سکتا ہے۔ جو خود تہی دست و تنگ دامن، ہو، وہ کیسے کسی صاحب دست و فراخ و وسیع دامن کی کشادہ دستی و فراخی دلی کا اندازہ لگا سکتا ہے؟ اللہ کے محبوب بندے بھی عام بندگان خدا کے درمیان ہی ہوتے ہیں مگر وہ اپنے کو مخفی و روپوش رکھتے ہیں تاکہ لوگ انہیں پہچان نہ سکیں اور اس طرح وہ انہیں پریشان نہ کر سکیں۔ اولیاء اللہ کو معرفت و قرب الہی کا ایک خاص درجہ ملا ہوتا ہے۔ اکثر شریعت کے مطابق ریاضت و عبادت کرنے کے بعد انہیں ولایت کا درجہ ملتا ہے اور کبھی ابتداء بلا ریاضت و مجاہدہ کے بھی مل جاتا ہے۔ جب وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں ان کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور جب وہ کسی سے خفا ہو جاتے ہیں زمانہ بھی اُس شخص سے روٹھ جاتا

فتنہ و ہابیت کی حقیقت۔ ماضی اور حال

☆ محمد صلاح الدین رضوی

اور یہ وہی قبیلہ ہے جس کو سرکارِ دو جہاں ﷺ ہمیشہ ناپسند فرماتے رہے۔ ترمذی شریف میں ہے: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ تین قبیلوں کو تاحیات ناپسند فرماتے رہے ایک ثقیف، دوسرا بنو حنیفہ اور تیسرا بنو عامیہ۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پورب کی جانب سے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے (کتر کر) نکل جاتا ہے پھر وہ کبھی دین میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ واپس آجائے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی پہچان کیا ہوگی؟ فرمایا سرمنڈانا۔ (صحیح بخاری، ج ۲، باب قراءة الفجر والناقی)

اس حدیث پاک میں باطل فرقے کی بتائی ہوئی نشانیاں پورے طور سے وہابیوں پر صادق آتی ہیں کہ ان کے سب سے بڑے پیشوا محمد بن عبدالوہاب کا وطن ”نجد“ مدینہ شریف سے بالکل مشرق کی سمت پرواقع ہے اور اس کے ماننے والوں میں ہی سرمنڈانے کا رواج بھی بہت عام ہے جیسا کہ فتوحات اسلامیہ میں ہے:

”حضور سید المرسلین ﷺ نے جو سرمنڈانے کو باطل گروہ کی نشانی بتائی ہے تو یہ نجدی گروہ کے حق میں بالکل صراحت ہے کیوں کہ یہی لوگ اپنے جمعین کو سرمنڈانے کی تلقین کرتے ہیں اور یہ نشانی خوارج و گزشتہ بد دین فرقوں میں سے کسی بھی فرقہ میں موجود نہ تھی، یہ شعار صرف اسی فرقہ کا ہے۔“ (ص ۲۲۸، ج ۲)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے: حضور سید المرسلین ﷺ نے (باطل فرقے کی شناخت کراتے ہوئے) فرمایا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو انہیں ایسے ہلاک کروں جیسے قوم عاد ہلاک

دنیا میں آج تک وہابی فتنہ سے بڑھ کر کوئی دوسرا فتنہ ظہور پذیر نہ ہوا کیوں کہ اسلامی لباس، کلمہ اور قرآن وحدیث کی آڑ میں جتنا اُس نے اسلام وسنت کو نقصان پہنچایا ہے، اتنا کسی اور سے سننے میں بھی نہیں آیا۔ اس فتنے کی زد میں وہی انسان آسکتا ہے جو، اعلیٰ عبادت کا غفلت والا پرواہ، فکر و شعور سے خالی اور اندامی تقلید کا حامل ہو، ورنہ آقائے دو جہاں ﷺ نے اس کی اتنی واضح نشانیاں بیان فرمادی ہیں کہ جن کو جان لینے کے بعد اس سے کمال نفرت کا پیدا ہو جانا یقینی ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

ایک دن آقائے دو جہاں ﷺ نے شام و یمن کے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمارے شام و یمن میں برکت نازل فرما۔ وہاں نجد کے بھی کچھ لوگ موجود تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں برکت کے لیے بھی دعا فرمادیں تو پھر حضور نے شام و یمن ہی کے لیے دعا فرمائی۔ نجد کے لوگوں نے دوبارہ درخواست کی یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی برکت کی دعا فرمادیں تو پھر سرکار نے وہی دعا فرمائی یہاں تک کہ تیسری بار نجد والوں کی اس درخواست پر سرکار نے فرمایا ”میں نجد کے لیے دعا کیسے کروں؟ وہ تو زلزلوں اور قتلوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطانی گروہ نکلے گا۔“

(مشکوٰۃ باب ذکر الیمن والاشام)
معلوم ہوا کہ نجد پر ہمیشہ کے لیے بد بختی کی مہر لگ چکی تھی اس لیے سرکار نے اسے دعائے خیر سے محروم رکھا۔ اس حدیث پاک میں جس فتنے سے لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے یقیناً وہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ہی کی شکل میں ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوا کہ اس کا تعلق نجد میں واقع قبیلہ بنو حنیفہ سے تھا۔ مولوی مسعود عالم ندوی رقم طراز ہیں:

”شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) کی جائے پیدائش عینیہ اور دعوت کا مرکز دونوں اسی وادی (بنو حنیفہ) میں واقع ہے۔“ (حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب، ص ۱۶)

کبھی نہیں رنگے۔ جس قدر بھی خوں ریزی انہوں نے کی ہے، وہ صرف مسلمانوں کی کی ہے۔“ (ایضاً، ص ۱۰۵)

آج بھی ان کا یہی حال ہے کہ اسلام و کفر کی جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دینے کی بجائے ہمیشہ امریکہ و برطانیہ ہی کا ساتھ دے کر اپنی غلامی کا حق خوب ادا کرتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک سے روایت ہے: حضور سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں اختلاف و تفریق کا واقع ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ پس میری امت میں ایک ایسا گروہ بھی نکلے گا جس کی باتیں بظاہر بڑی دل فریب ہوں گی لیکن اس کا کردار و عمل بہت برا ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے ہی نکل جائیں گے جیسے قید شکار سے نکل جاتا ہے پھر دین کی طرف وہ نہیں لوٹ پائیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے، وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے حالاں کہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا۔ جو ان سے جنگ لڑے گا وہ خدا کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی خاص پہچان کیا ہوگی فرمایا سر منڈانا۔ (مشکوٰۃ، ص ۳۰۸)

حضرت علی المرتضیٰ سے روایت ہے:

میں نے حضور سید المرسلین ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اخیر زمانے میں نو عمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی جو باتیں بظاہر اچھی کریں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پس تم انہیں جہاں پانا نکل کر دینا کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲، ص ۲۲۲)

ان دونوں احادیث کریمہ میں غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ سرکار دو جہاں ﷺ نے باطل فرقے کی جو پہچان بتائی ہے کہ وہ باتیں بڑی اچھی اچھی کریں گے لیکن کردار و عمل کے بُرے ہوں گے تو یہ پہچان بھی وہابیوں میں بہت نمایاں ہے کہ ان کی باتیں بظاہر بڑی اچھی معلوم ہوتی ہیں لیکن اگر ان سے قریب ہو کر دیکھا جائے تو کردار و عمل کے لحاظ سے اتنے بُرے نظر آئیں گے کہ حیرت سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔ پہلی روایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو

ہوئی۔ (صحیح بخاری جلد ۱، کتاب الانبیاء، ص ۴۷۲)

مسلمانوں کو قتل کرنے اور کافروں کو چھوڑ دینے والی نشانی بھی اسی گروہ میں پائی جاتی ہے۔ علامہ شامی رقم طراز ہیں:

”جیسے کہ ہمارے زمانے میں محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں کا حال ہوا کہ ان لوگوں نے نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر غلبہ حاصل کر لیا، وہ اپنے کو حنبلی کہتے تھے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں۔ جو لوگ ہمارے عقائد کے خلاف ہیں وہ مشرک ہیں، اس لیے انہوں نے اہل سنت و جماعت کے قتل کو جائز سمجھا یہاں تک کہ ان کے علماء کو بھی قتل کیا۔“ (رد المحتار، ج ۳، باب البغاة)

مولانا محمد علی جوہر نے حجاز مقدس سے واپس ہو کر اپنا چشم دید واقعہ اس طرح بیان کیا:

”میں خدا کے گھر میں بیٹھا ہوں اور اس کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں نہ مجھے ابن مسعود سے ذاتی عداوت ہے نہ میری مخالفت ذاتی غرض پر ہے۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہی کہوں گا اور صاف صاف کہوں گا خواہ اس سے کوئی جماعت خوش ہو یا ناخوش۔

”نجد اور نجدیوں کا یہی کارنامہ ہے کہ مسلمانوں اور صرف مسلمانوں کے خون میں ان کے ہاتھ رنگے ہیں۔“

(مقالات محمد علی، ج ۱، ص ۳۷)

جب ہندوستان میں یہ خبر پھیلی کہ وہابیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کر دیا ہے جس سے وہاں کے تبرک مقامات کو سخت نقصانات پہنچے ہیں تو ہندوستان کی خلافت کمیٹی نے حالات کا جائزہ لینے کے لیے چند افراد پر مشتمل اپنا ایک وفد وہاں بھیجا تھا جس کی رپورٹ میں ہے:

”مدینہ منورہ کے ایک اجتماع میں نجد کے قاضی نے علمائے مدینہ کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ اے جاز یو!

تم ہامان و فرعون سے بھی بڑھ کر کافر ہو۔ ہم تمہارے ساتھ اسی طرح قتال کریں گے جس طرح کافروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تم امیر حمزہ اور عبدالقادر کے پجاری ہو۔“ (رپورٹ خلافت کمیٹی، ص ۸۵)

اس میں یہ بھی ہے: ”ملک گیری کے لیے جو آلہ قوم نجد کے پاس ہے وہ یہی ہے کہ انہیں ایک صدی سے زیادہ سے بھی سکھایا گیا ہے کہ ان کے علاوہ سب مسلمان مشرک ہیں۔ اور نجدیوں کی گزشتہ صدی کی تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ ان کے ہاتھ کفار کے خون سے

انہیں روکا جائے تو کہنے لگتے ہیں کہ ان کے یہاں بچوں کو عالم بنانے میں حرج ہے، حافظ بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ جس کو دین و سنیت کی فکر ہوگی، اللہ رب العزت کا خوف اور سرکار دو جہاں ﷺ کی محبت ہوگی وہ بد مذہبوں سے بہت دور بھاگے گا کہ شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی، ہو سکتا ہے کہ ان کے مکر و فریب کے جال میں پھنس کر وہ برباد ہو جائے۔

☆☆☆

☆ استاذ جامعہ ضیائیہ فیض الرضا، دوری، سیٹامڑی (بہار)

رابطہ نمبر: 8051565474

آج وہابیوں کے یہاں شادی کرنے اور ان کے مدارس میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے سے دین و سنیت کو بہت زیادہ نقصان پہنچ رہا ہے کہ جہاں لڑکی کو اپنے شوہر کی محبت میں وہابی بننے کا امکان بہت زیادہ رہتا ہے اور اس منحوس رشتے کے اثرات لڑکی کے والدین اور بھائی وغیرہ بھی متاثر ہو سکتے ہیں، وہیں بیوی سالہ اور سرسری محبت سے لڑکے کو بھی بد مذہب ہونے کا امکان رہتا ہے بلکہ اس کو بد مذہب ہوتے ہوئے دیکھا بھی گیا ہے یہاں تک کہ اس محبت کا اثر لڑکے کے گھر والوں پر بھی پڑنے کا امکان رہتا ہے۔

پھر بھی اگر ان کے مدارس میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے سے

طلبہ جماعت سابعہ، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کا عظیم تاریخی کارنامہ

جامع مسانید الامام الاعظم کی جدید طباعت و اشاعت

سراج الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی روایت کردہ احادیث کا مجموعہ ”جامع مسانید الامام الاعظم“ جو مجلس دائرۃ المعارف نظامیہ حیدرآباد سے ۱۳۳۳ھ میں شائع ہوئی تھی۔ اب جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے طلبہ جماعت سابعہ (فضیلت سال اول ۲۰۱۵ء۔ ۱۶ء) کی کاوشوں سے، جامعہ اشرفیہ میں منائے جانے والے سالانہ جشن ”یوم مفتی اعظم ہند“ منظر (منعقدہ: ۱۷، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۵، فروری ۲۰۱۶ء) کے حسین موقع سے، نئے رنگ و آہنگ، عمدہ کاغذ اور معیاری طباعت کے ساتھ مطر عام پر آچکی ہے۔

اس کتاب پر کیے گئے کام حسب ذیل ہیں

(۱) تقدیم (۲) علامات ترقیم (۳) عنوانات کی نشاندہی (۴) پیرا گرافنگ (۵) سابقہ مناسب حواشی کو غور و فکر کے بعد باقی رکھنا اور غیر ضروری حواشی کو خارج کرنا (۶) پرانے نسخے کے اختلاف کو تحقیق کے بعد متن میں جگہ دینا اور حاشیہ میں اس کی صراحت کرنا۔ (۷) اول تا آخر دونوں جلدوں پر نظر ثانی اور اسماء الرجال کی تحقیق کر کے غلطیوں کی اصلاح (۸) ضرورت کے مطابق نئے حواشی لگانا (۹) احادیث کی نمبرنگ۔

قیمت: 1000

جلدیں: ۲

حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو پی) 8400129121

مکتبہ باغ فردوس، بڑی ارجنٹی، نزد ڈیوڑ محل، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو پی)

7408802756-8577827185

مکتبہ حافظ ملت، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو پی) 9044401887

محمدی بک ڈپو، میا محل، جامع مسجد، دہلی۔ 011-23253473

معراج مصطفیٰ ﷺ اور تحفہ معراج نماز

جنت میں بکثرت پودے لگائیں، کیوں کہ وہاں کی مٹی بڑی پاکیزہ ہے، وہاں کی زمین بہت وسیع ہے

حافظ محمد ہاشم قادری صدیقی مصباحی ☆

تک پہنچے جو، انوار باری تعالیٰ کی تجلی کا تھی جس کی کیفیت الفاظ میں نہیں لکھی جاسکتی اور بیان نہیں کی جاسکتی۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت اور اس کی شان کبریائی پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کو اللہ کا سچا رسول مانتے ہیں ان کے لئے تو واقعہ معراج کی صداقت پر قرآن کی آیتوں کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

واقعہ معراج کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب بندے اور برگزیدہ رسول ﷺ کو زمین و آسمان بلکہ ان سے بھی ماورائے قدرت و کبریائی کا مشاہدہ کرایا۔ حضور فرماتے ہیں، بے شمار چیزوں کا مشاہدہ فرمایا، جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ کیا۔

جنت میں پیڑ لگائیں: آپ ﷺ فرماتے ہیں، میں آگے بڑھا، ساتویں آسمان پر اپنے جدا محمد حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے اپنے فرزند محمد ﷺ کو آپ کی امت کے لئے یہ پیغام دیا ”اپنی امت کو حکم دیجئے کہ جنت میں بکثرت پودے لگائیں کیونکہ وہاں کی مٹی بڑی پاکیزہ ہے اور وہاں کی زمین بہت وسیع ہے۔“ حضور ﷺ نے اپنے جدا محمد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ جنت میں کون سے پودے لگانے کے قابل ہیں؟ آپ نے جواب دیا: لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم یعنی اس کلام سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کیا کرو کہ میرے پاس نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت بجز اللہ کی ذات کے جو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ اپنے فرزند محمد ﷺ کو فرمایا ”اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہئے اور انہیں بتائیے کہ جنت کی مٹی بہت پاکیزہ ہے، وہاں کا پانی بہت میٹھا ہے اور وہاں جو پودے لگانے چاہئیں وہ کلمات یہ ہیں: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر۔ اللہ تعالیٰ ہر شریک اور ہر عیب سے پاک اور منزہ ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے

سفر معراج حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ عظیم معجزہ ہے جس پر انسانی عقل آج بھی حیران ہے۔ انتہائی کم وقت میں مسجد حرام سے بیت المقدس و سدرۃ المنتہی تک ایسی مسافت طے ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم اس کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے:

(ہر عیب سے) پاک ہے وہ ذات جس نے میری کرائی اپنے بندے کو راتوں رات کے قلیل حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ بابرکت بنا دیا ہم نے گرد و نواح کو تاکہ ہم دکھائیں اپنے بندے کو اپنی قدرت کی نشانیاں۔ بے شک وہی سب کچھ سننے والا خوب دیکھنے والا۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر ایک)

اس آیت مقدسہ پر غور کریں تو ٹھوک و شبہات کے تمام راستے خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ عقلی اور نقلی سوالات ایک دم ختم ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اس عظیم معجزہ کو جس مخصوص انداز سے بیان کیا ہے اس میں غور کرنے کے بعد عقل سلیم کو بلا چوں و چراں ماننا پڑتا ہے کہ یہ واقعہ جس طرح قرآنی آیات اور احادیث مجھ میں مذکور ہے وہ بالکل سچ ہے اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

حضور ﷺ ایک رات خانہ کعبہ کے پاس حطیم میں آرام فرما رہے تھے کہ جبرئیل امین حاضر ہوئے اور نیند سے بیدار کیا، ارادہ خداوندی سے آگاہ کیا۔ حضور اٹھے، چاہہاں دم زم کے قریب لائے گئے۔ سید مبارک چاک کیا گیا، قلب اطہر میں ایمان و حکمت سے بھرا ہوا طشت انڈیل دیا گیا پھر سید مبارک درست کر دیا گیا۔ حضور حرم سے باہر تشریف لائے تو سواری کے لیے براق پیش کیا گیا۔ اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں نگاہ پڑتی تھی وہاں قدم رکھتا تھا۔ حضور مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے جہاں تمام انبیائے سابقین حضور کے لئے چشم براہ تھے۔ حضور ﷺ کی اقتدا میں سب نے نماز ادا کی پھر حضور ﷺ آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہی

العبادات ہے۔ نماز تحفہ معراج ہے۔ ایمان کے بعد شریعت کا پہلا حکم نماز ہے۔ حضور ﷺ پر اول بار جس وقت وحی اتری اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی، اسی وقت حضور نے بہ تعلیم جبرئیل امین علیہ السلام نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیم حضور اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی کہ ابھی سورہ مزل بھی نازل نہ ہوئی تھی۔ تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲، ص ۱۰۸)

سفر معراج میں حضور ﷺ کا گزرا یہی قوم پر ہوا جن کے سروں کو کاٹا جا رہا تھا۔ وہ پہلے کی طرح درست ہو جاتے۔ یہ سلسلہ لگا تار جاری تھا۔ حضور نے پوچھا، اے جبرئیل، یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز کی ادائیگی نہیں کرتے تھے۔ (سبل المہدی جلد ۳، ص ۱۱۶، سیرت الرسول ضیاء النبی جلد ۲، ص ۵۰۷) نماز نہ پڑھنے پر بہت سی وعیدیں قرآن وحدیث میں وارد ہیں اور نماز پڑھنے کے بے شمار فوائد قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ نماز پڑھنے سے بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔

رب العالمین اپنے حبیب پاک کے صدقہ و طفیل میں قوم مسلم کو ہدایت کاملہ کی روش پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆☆

☆ امام و خطیب مسجد ہاجرہ رضویہ اسلام نگر، کپالی، وایا: ناگلو،

جمشید پور (جمہار کھنڈ) رابطہ: 09386379632

E-mail: hhmhashim786@gmail.com

لیے ہیں اور کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ (سیرت الرسول ضیاء النبی جلد ۲، ص ۵۲۹، سبل المہدی ص ۲۶، انسان العیون جلد اول، ص ۳۷۹)

بہ عمل خطیبوں کا حال: آگے بڑھتے رہے۔ سلسلہ جاری رہا پھر یہ بیت ناک منظر دکھائی دیا کہ قنچی کے ساتھ ایک قوم کی زبانیں اور ان کے ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں اور وہ زبانیں اور ہونٹ کٹنے کے بعد پھر جوں کے توں ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ حضور ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: یہ حضور کی امت کے قند باز خطیب ہیں جو دوسروں کو کہتے ہیں اس پر عمل خود نہیں کرتے۔ (سبل المہدی جلد ۳، ص ۱۱۷، سیرت الرسول ضیاء النبی جلد ۲، ص ۵۰۸)

نماز مومن کی معراج اور خدائی تحفہ: قاعدہ ہے کہ جب آنے جانے والا کسی کے گھر جائے تو کوئی نہ کوئی تحفہ لینا دینا ہوتا ہے۔ جب حضور ﷺ قاب قوسین سے زیادہ قرب پر فائز ہوئے تو رب العزت نے اپنے محبوب کو نماز کا تحفہ عطا فرمایا۔ نماز مومنین کے لئے بارگاہ خداوندی کا ایک عظیم تحفہ ہے جو سید عالم ﷺ کی معراج کے طفیل مسلمانوں کو عطا کیا گیا۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: الصلاة معراج المؤمنین۔ (نماز مومنین کی معراج ہے۔ الحدیث)

کاش کہ مسلمان اس عظیم تحفہ ربانی کی دل و جان سے قدر کرتے اور نماز کی ادائیگی میں پوری پوری کوشش کرتے تو آج یہ بد حالی اور ذلت و رسوائی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔ نماز اسلام کا اہم رکن ہے۔ نماز افضل

بنگلور میں حضرت حسان ثابت حمد ونعت مقابلہ

برادران اسلام وعاشقان غوث وخواجہ رضا کو یہ خوش خبری دی جاتی ہے کہ امام احمد رضا مومنت بنگلور کی جانب سے امام احمد رضا کانفرنس 12 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام روہروئے مرکز اہل سنت جامعہ حضرت بلال، ٹیپانری روڈ، بنگلور 45 منعقد ہوئی۔ حضرت الحاج محمد فاروق خان رضوی مقرر خصوصی تھے، صدر سنی خفی آرگنائزیشن، ناگپور۔ بعنوان آپ نے ”امام احمد رضا اور دو ہدایت“ پر خطاب کیا۔ مولانا حافظ وقاری الحاج محمد ذوالفقار رضا نوری۔ خطیب و امام مرکزی مسجد جامعہ حضرت بلال، بنگلور نے افتتاحی خطاب کیا۔ بلبل باغ مدینہ مہراج خیر الانام ثانی اویس رضا قادری اور محترم محمد تابد جمال اللہ قادری نے نعت خوانی کی۔ امام احمد رضا مومنت، بنگلور کی جانب سے ہی بین المدارس اہل سنت بنگلور کے طلباء کے درمیان حضرت حسان بن ثابت حمد ونعت مقابلہ 21 فروری 2016ء بروز اتوار صبح 10 بجے سے بمقام مسجد حضرت توکل مستان شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، کاشن پیٹ، بنگلور میں منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد اسلم مصباحی، سرپرستی حضرت مولانا الحاج سید قمر اللہ شاہ قادری، زیر حمایت ہمدرد قوم ملت الحاج ایبے، امیر جان قادری، اختتامی خطاب مولانا شبیر احمد رضوی اور جلسے کی نظامت سید ذبیح اللہ صاحب نے کی۔ مقابلے میں کامیاب اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو ثرائی و نقد انعامات سرٹفکٹ اور تمام شرکاء کو ٹوٹل و سرٹفکٹ سے نوازا گیا۔

دعوت: امام احمد رضا مومنت، بنگلور

مجلس شرعی مبارک پور کے فیصلے

جو ۲۸، ۲۹، ۳۰ نومبر ۲۰۱۵ء کو ۲۳، ۲۴ ویں فقہی سیمینار میں مذاکرات کے بعد نوٹ کیے گئے

☆ مفتی محمد نظام الدین رضوی

اور استعمال میں عام امت کا اہل ہے جس سے عوام و خواص کا بچنا حرج عظیم کا باعث ہے اور ایسا اہل عام موجب تخفیف و اباحت ہوتا ہے۔ اس کی دلیل جانوروں کے گوشت کا مسئلہ ہے:

جانوروں کے گوشت سے عموماً کھیتوں کی کھاد کے طور پر فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اور مال کی حیثیت سے اسے جمع بھی کیا جاتا ہے، اس لیے اسے مال سمجھا جاتا ہے اور اس کی خرید و فروخت کی جاتی ہے، فقہائے حنفیہ بیچ کو فائدہ عامہ کے تابع مانتے ہیں اس لیے وہ جانوروں کے گوشت اور اس کی کھاد کی خرید و فروخت کو جائز و درست قرار دیتے ہیں، کثیر کتب فقہ میں اس کی تصریحات موجود ہیں ایک، دو تصریحات یہاں بقدر حاجت پیش کی جاتی ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عبارت کے متحد و کلمات پر کچھ ضروری نوٹ بھی قلم بند فرمائے ہیں انھیں رد المحتار میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ان عبارات سے یہ اقادات حاصل ہوتے:

(الف) گوشت سے عام طور پر انشاع کیا جاتا ہے اور مسلمان اسے مال سمجھتے ہیں۔ (ب) الانشاع کالبیع۔ انشاع بیچ کی طرح ہے، لہذا جب انشاع جائز ہوگا تو بیچ بھی جائز ہوگی مگر یہ اس وقت ہوگا جب انشاع کا عام عرف و عادت ہو۔ (ج) مال وہ ہے جس کی کوئی قیمت ہو اور وقت حاجت کے لیے اسے ذخیرہ بنا کر رکھا جائے۔ یہ تعریف گوشت پر صادق آتی ہے، لہذا وہ مال ہے۔

اور کھلی ہوئی بات ہے کہ ناپاک کھال کو بھی وقت حاجت کے لیے ذخیرہ کیا جاتا ہے، اس کا دام بھی عرف عام کے مطابق طے کر کے دیا، لیا جاتا ہے اور اسے اصطلاح ناس میں مال بھی سمجھا جاتا ہے، اس لیے آج کے حالات میں یہ ضرور مال ہے اور اس کی خرید و فروخت جائز و درست ہے۔ حضرات شافعیہ مردار کی کھال کو مال نہیں تسلیم کرتے تاہم اسے حق ثابت کا درجہ دیتے ہیں اور مالک کی اجازت کے بغیر اسے لے لینا

دباغت سے پہلے ناپاک کھال کی خرید و فروخت ہمارے مذہب حنفی میں مردار کی کھال کی بیچ دباغت و طہارت سے پہلے باطل ہے اور یہی مذہب جمہیر فقہائے امصار کا ہے۔ اس کے برخلاف امام ابن شہاب زہری اور امام لیث بن سعد اور بعض شوافع کا مذہب جواز کا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگ مردار کی کھال کی خرید و فروخت سے بچتے تھے۔ اب تو ایک عرصہ سے اس میں ابتلا سے عام ہو چکا ہے، عام طور پر مردار کی کھال خریدی بیچی جاتی ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے، عالمی سطح پر مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اس میں مبتلا ہے اور اس کی مصنوعات کو عوام و خواص سبکی دانستہ استعمال کرتے ہیں۔ آج کل چمڑے سے ایسی بہت سی چیزیں تیار ہو رہی ہیں جنھیں ہم روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں، کچھ چیزیں یہ ہیں:

(۱) جوتے، چمچل (۲) ٹوپ، ٹوپیاں (۳) جیکٹ (۴) اسکرٹ (۵) پتلون (۶) بیلٹ، گھڑی کا فیتہ (۷) دستانہ (۸) چرمی موزہ (۹) دف، ڈھول، ڈمرہ، ڈگڈگی (۱۰) کتابوں کی جلد (۱۱) چمڑے کا اشتہاری وال پیپر (۱۲) قمیلا، پرس، ہوا (۱۳) بیک (۱۴) صوف، عمدہ (۱۵) موبائل، کمپیوٹر وغیرہ کا کور (۱۶) پورٹ فولیو (جزدان) (۱۷) لیڈر بورڈ (۱۸) کٹری (ٹیکسٹائل کے اوپر بچھانے کے لیے) (۱۹) گھوڑے کی زین (۲۰) برتن، اوزار (۲۱) گاڑی وغیرہ کی سیٹوں کا غلاف (۲۲) جانوروں کو پکڑنے کا پھندا۔ (۲۳) سریش (ایک قسم کا گوند جس سے پلائی وغیرہ کی لکڑیوں کو چمکاتے ہیں۔)

یہ سب کھال کی مصنوعات دباغت و طہارت کے بعد ہی تیار ہوتی ہیں مگر کیا اس سے بیچ باطل کی بھی تطہیر صحیح ہو جاتی ہے؟ ایسا تو ہرگز نہیں، بیچ باطل کھال کی دباغت کے بعد بھی باطل ہی رہتی ہے اور مفید ملک نہیں ہوتی۔ تو ناپاک کھال کی بیچ باطل میں اصحاب معاملات کا ابتلا ہے اور بیع باطلہ سے حاصل شدہ کھالوں کی مصنوعات کی خرید و فروخت

فَعَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ. وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ. [پارہ ۲۰، البقرہ: ۲، آیت: ۱۸۵]

ترجمہ: تو تم میں جو کوئی یہ (رمضان کا) مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

لہذا اگر ایسی صورت حال سامنے ہو جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو بالاتفاق روزے کی حالت میں گلوکوز یا انسولین لینا یا جس دوا کی بھی ضرورت ہو، اسے استعمال کرنا جائز ہوگا۔

سوال (۲): روزے کی حالت میں گلوکوز یا انسولین لینے سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟ **جواب:** گلوکوز لینے یعنی اسے عام دواؤں کی طرح کھانے، پینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔ چاہے وہ گلوکوز پاؤڈر ہو جسے پانی میں گھول کر پیا جاتا ہے، یا گلوکوز ٹبلٹ ہو جسے منہ میں رکھ کر نگل لیا جاتا ہے، یا گلوکوز سیرپ ہو جسے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ایک یا دو چمچے پیا جاتا ہے۔ ہاں انجکشن سے انسولین یا گلوکوز لینے کی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لیے کہ مفید صوم وہ دوا یا غذا ہے جو منافع اصلیہ یا غیر اصلیہ کے ذریعہ دماغ یا معدہ تک پہنچے اور اگر مسامات کے ذریعہ کوئی چیز دماغ یا معدہ تک پہنچے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اور ظاہر ہے کہ انجکشن کے ذریعہ جسم میں جو سوراخ ہوتا ہے وہ محفوظ نہیں ہوتا بلکہ مصنوعی مسام ہوتا ہے، اس لیے کہ مسام، مَسْمُ الْإِبْرَةِ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے ”سوئی کا سوراخ“ لہذا انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوگا چاہے گوشت میں لگا یا جائے یا رگ میں لگا یا جائے۔ جمہور فقہائے اہل سنت کا یہی موقف ہے۔

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ”انجکشن“ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”فی الواقع انجکشن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیوں کہ انجکشن سے دوا جوف میں نہیں جاتی۔“

[فتاویٰ مفتی اعظم، ج ۳، ص ۲۰۳، امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف]

سوال (۳): روزے کی حالت میں ڈائلیس (خون کی صفائی) کرانے سے روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

جواب: ڈائلیس (خون کی صفائی) کے دو طریقے ہیں

(۱) ہیوڈائلیس۔ (۲) پیروی ٹوٹیل ڈائلیس۔

جائز نہیں قرار دیتے۔ خلاصہ کلام یہ کہ:

ناپاک کھال کی بیج اصل مذہب خفی میں ناجائز و باطل ہے جس کی صراحت کثیر کتب فقہ میں موجود ہے۔ عامہ فقہائے اعمار کا بھی اصل مذہب یہی ہے۔

آج کے زمانے میں ناپاک کھال بھی بڑی منفعت بخش چیز ہوگئی ہے، عام طور پر اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے، لوگ اس کو مال سمجھتے اور اپنے عرف میں اس کا دام بھی طے کرتے اور دیتے لیتے ہیں، اور اب اس کی مصنوعات میں عوام و خواص سب کا اعتلا بھی ہو چکا ہے، لہذا بوجہ عرف و عادت ناس و اعتلا سے عام ناپاک کھال بھی شرعاً مال منکوم ہے جیسے گوہر کو اسی بنیاد پر مال منکوم کا درجہ پہلے ہی سے دیا جا چکا ہے تو اس بنا پر اس کی بیج جائز و درست ہے۔ اس کی دوسری نظیر کچھ پھلوں کے ظہور سے پہلے ان کی بیج کے جواز کی ہے کہ عادت ناس و اعتلا سے عام کی بنا پر اسے بھی فقہانے جائز قرار دیا جب کہ وہ اصل مذہب میں باطل تھی۔ بناءً علیہ مردار کی کھال آج کے زمانے میں شرعاً مال ہے اور اس کی خرید و فروخت جائز و درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

روزہ کی حالت میں علاج کچھ کچھ نئے مسائل:
دور حاضر میں علاج و معالجے کے کچھ ایسے جدید طریقے رائج ہیں جن کا ذکر کتب فقہ میں صراحت کے ساتھ نہیں ملتا، یا ان کے بارے میں فقہائے کرام کے درمیان اختلاف نظر آتا ہے، اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسے مسائل سیمینار میں لائے جائیں اور فقہائے کرام کی بحث و تحقیق کے بعد جو امور طے ہوں ان سے اپنے دینی بھائیوں کو آگاہ کیا جائے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ ان پر عمل کر سکیں۔ طے شدہ امور سوال و جواب کی شکل میں حسب ذیل ہیں:

سوال (۱): روزے کی حالت میں گلوکوز یا انسولین لینا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** کتب فقہ میں ان امور کی صراحت ہے کہ اگر کوئی ایسا مریض ہے جو روزہ نہیں رکھ سکتا، یا روزہ سے اسے ضرر ہوگا، یا مرض بڑھے گا، یا دیر میں اچھا ہوگا اور اس کی کوئی علامت ظاہر ہو یا یہ بات تجربہ سے ثابت ہو یا مسلم طبیب حاذق، غیر فاسق کے بیان سے معلوم ہو تو جتنے دنوں تک یہ حالت رہے، اسے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے اور بعد صحت ان کی قضا کرے۔ اس صورت میں کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

کرنے سے ان کے لیے چارہ کار نہیں تو وہ روزے نہ رکھیں اور جب انہیں سہولت کے ایام میسر ہوں تو روزے کی قضا کریں۔ بالفرض ایسے ایام میسر نہ ہوں اور عمر کے لحاظ سے انہیں آئندہ ایسے دن ملنے کی امید نہ ہو تو وہ روزے کا فدیہ دیں۔ قنאו کی رضویہ میں ہے:

”طاقت نہ ہونا ایک تو واقعی ہوتا ہے اور ایک کم ہمتی سے ہوتا ہے، کم ہمتی کا کچھ اعتبار نہیں، اکثر اوقات شیطان دل میں ڈالتا ہے کہ ہم سے یہ کام ہرگز نہ ہو سکے گا اور کریں گے تو مر جائیں گے، بیمار پڑ جائیں گے، پھر جب خدا پر بھروسہ کر کے کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ادا کر دیتا ہے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچتا، معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا دھوکا تھا۔ ۷۵ برس کی عمر میں بہت لوگ روزے رکھتے ہیں۔

ہاں ایسے کمزور بھی ہو سکتے ہیں کہ ستر ہی برس کی عمر میں نہ رکھ سکیں تو شیطان کے دوسوں سے بچ کر خوب صحیح طور پر جانچ چاہیے، ایک بات تو یہ ہوتی۔

دوسری یہ کہ ان میں بعض کو گرمیوں میں روزہ کی طاقت واقعی نہیں ہوتی مگر جاڑوں میں رکھ سکتے ہیں، یہ بھی کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ گرمیوں میں قضا کر کے جاڑوں میں روزے رکھنا ان پر فرض ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ ان میں بعض لگاتار مہینہ بھر کے روزے نہیں رکھ سکتے، مگر ایک دودن بچ کر کے (ناغہ کر کے) رکھ سکتے ہیں تو جتنے رکھ سکیں اتنے رکھنا فرض ہے، جتنے قضا ہو جائیں جاڑوں میں رکھ لیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت نہیں، بلکہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر قبل شفا موت آجائے تو اس وقت کفارہ کی وصیت کرویں۔

غرض یہ ہے کہ کفارہ اس وقت ہے کہ روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگاتار نہ متفرق، اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو اس عذر کے جانے کی امید نہ ہو، جیسے وہ بوڑھا کہ بڑھاپے نے اسے ایسا ضعیف کر دیا کہ گڈے دار روزے متفرق کر کے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں، ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے، ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں انہی اوپر بریلی کی تول سے یا ساڑھے تین سیر جو ایک روپیہ بھراؤ پر۔

اسے اختیار ہے کہ روزہ کا (کفارہ/ فدیہ) روزہ دے دے یا مہینہ

ہیہو ڈالے بس میں خون سے قاسد مادوں، اضافی نمک اور زائد پانی مشین کے ذریعہ نکال لیا جاتا ہے پھر دواؤں اور کیمیائی و غذائی مواد کے اضافہ کے ساتھ رگوں کے ذریعہ خون جسم میں واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں کوئی چیز مفید سے جسم کے اندر نہیں جاتی اور نہ ہی خوف معذہ یا دماغ میں جاتی ہے، اس لیے اس سے روزہ قاسد نہیں ہوگا۔

پیری ٹوٹیل ڈاکٹرس میں مریض کے پیٹ میں موٹی تہ تک سوراخ کر کے اندر معدے سے متصل پیرونی جھلی تک ایک پائپ ڈالا جاتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ ایک خاص قسم کا پانی ”پیری ٹوٹیل فلوڈ“ پیٹ کی جھلی میں ڈالا، پھر باہر نکالا جاتا ہے۔ تو جزا حق اور دوا سانی کا یہ عمل جائزہ (ذمہ شکم) میں دوا سانی کے عمل کی طرح ہے جس کا حکم مذہب امام اعظم پر فسادِ صوم ہے۔ بہار شریعت میں ہے:

”دماغ یا شکم کی جھلی تک زخم ہے، اس میں دوا ڈالی، اگر دماغ یا شکم تک پہنچ گئی روزہ جاتا رہا (خواہ وہ دوا تر تھی ہو یا خشک، اور اگر معلوم نہ ہو کہ دماغ یا شکم تک پہنچی یا نہیں اور وہ دوا تر تھی جب بھی جاتا رہا، اور خشک تھی تو نہیں۔“ ہندیہ۔ [حصہ پنجم، ص: ۸۹، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، مکتبہ المدینہ]

ان فقہی عبارات کے پیش نظر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ گردے کا مریض پہلے تو یہ کوشش کرے کہ پیری ٹوٹیل ڈاکٹرس بس رات میں ہوتا کہ روزے کے فساد پھر قضا کا سوال ہی نہ اٹھے، اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے دن میں ہی یہ ڈاکٹرس کرانے تو احتیاطاً روزے کی قضا بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۴): روزے کی حالت میں دمہ کے مریض کا اہمیل استعمال کرنا مفسد صوم ہے یا نہیں؟ بصورتِ فسادِ صوم قضا لازم ہوگی یا فدیہ دینا کافی ہوگا؟ جواب: مریض کی قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ جو رات کے اوقات میں اہمیل استعمال کر لیں تو دن روزے کے ساتھ بخوبی گزار سکتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے روزے کے دن میں اہمیل کا استعمال جائز نہیں۔ بلا اضطراب و پریشانی دن میں استعمال کی صورت میں روزے کی قضا کو کفارہ دونوں لازم ہوگا۔ ایسا مریض اگر کسی وجہ سے سخت اضطراب کا شکار ہو جس کی وجہ سے اہمیل کا استعمال ضروری ہو تو اس کے لیے اجازت ہے، مگر روزے کی قضا کرنی ہوگی۔

وہ مریض جن کا مرض شدید ہے اور دن کو بھی ان اہمیل استعمال

اینا کرانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، اور قضا لازم ہوگی۔

سوال (۷): بحالت روزہ دل کے مریضوں کا زبان کے نیچے نکلیا رکھنا مفسد صوم ہے یا نہیں؟ جواب: تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ وہ نکیا منہ میں گھلتے ہی لعاب سے مل جاتی ہے اور لعاب حلق سے نیچے اترنے پر دوا کا مزہ بھی حلق میں بخوبی محسوس ہوتا ہے؛ اس لیے باتفاق رائے یہ فیصلہ ہوا کہ بحالت روزہ اس طرح کی نکیا زبان کے نیچے رکھی اور کچھ دوا گھلنے کے بعد تھوک نکل گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔

اس کی ترجمانی بہار شریعت میں ان الفاظ میں ہے:

”شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے کھل جاتی ہیں، منہ میں رکھی اور تھوک نکل گیا روزہ جاتا رہا۔... یا دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اتر اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر تھا یا کم تھا، مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا، تو نہیں۔“ [حصہ پنجم، ص: ۹۸۶، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، مکتبۃ المدینہ] واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۸): مصنوعی بے ہوشی یا بے حسی مفسد روزہ ہے یا نہیں؟ اگر بے ہوشی دو تین دنوں تک رہ جائے تو اس صورت میں اس کے لیے کیا حکم ہے؟ جواب: اس امر پر تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ بے ہوشی بذات خود مفسد صوم نہیں خواہ وہ بے ہوشی مصنوعی ہو یا غیر مصنوعی۔ ہاں! مصنوعی بے ہوشی کے اسباب و ذرائع کے لحاظ سے اس کے احکام مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثلاً انجکشن لگانے سے مصنوعی بے ہوشی طاری ہوئی تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا؛ اس لیے کہ اس صورت میں کوئی شے مفذ اصلی سے جوف معدہ میں نہیں جاتی ہے جیسا کہ سوال نمبر دو کے جواب میں اس کی وضاحت ہے۔

اور اگر سلیڈر کے ذریعہ ناک میں گیس سوگھانے یا منہ کے راستے گیس پہنچانے سے مصنوعی بے ہوشی طاری ہوئی تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا؛ کیوں کہ اس صورت میں بے ہوش کرنے والی دوا ناک یا منہ کے راستے حلق یا دماغ تک ضرور پہنچتی ہے۔

اب اگر یہ بے ہوشی دراز ہو تو انجکشن کے ذریعہ بے ہوش کرنے کی صورت میں پہلا روزہ صحیح ہوگا اور باقی کی قضا لازم ہوگی اور سلیڈر کے ذریعہ حلق یا دماغ تک گیس پہنچانے کی صورت میں بے ہوشی کے تمام ایام کی قضا لازم ہوگی۔

بھر کا پہلے ہی ادا کر دے یا ختم ماہ کے بعد کئی فقیروں کو دے یا سب ایک ہی فقیر کو دے، سب جائز ہے۔“ (جلد چہارم، ص: ۶۱۲، رضا اکیڈمی، ممبئی) اسی میں ہے ”اگر صائم اپنے قصد و ارادہ سے اگر کو بان خواہ کسی شے کا ذمہ یا غبار اپنے حلق یا دماغ میں عمدائے حالت نسیان صوم داخل کرے، مثلاً بخور سلگائے اور اسے اپنے جسم سے متصل کر کے ذمہوں نوٹھے کہ دماغ یا حلق میں جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہوگا۔“ فتاویٰ رضویہ میں ہے ”فدیہ صرف شیخ قانی کے لیے رکھا گیا ہے جو بہ سبب پیرانہ سالی روزہ کی قدرت نہ رکھتا ہو، نہ آئندہ طاقت کی امید، کہ عمر جتنی بڑھے گی ضعف بڑھے گا اس کے لیے فدیہ کا حکم ہے۔“ [ج: ۴، ص: ۲۰۶، رضا اکیڈمی، ممبئی] اسی میں ہے:

سوال (۵): روزے کی حالت میں مریض کے پیشاب کی نالی میں کچھ قطر داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا باقی رہے گا؟

جواب: روزے کی حالت میں مرد کے پیشاب کی نالی میں کچھ قطر داخل کرنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا، کیوں کہ پیشاب کی نالی سے دوا زیادہ سے زیادہ مثلاً تک پہنچے گی اور مثلاً نہ جوف معدہ کے درمیان کوئی مفذ نہیں ہے۔ اس کی ترجمانی بہار شریعت میں ان الفاظ میں ہے:

”مرد نے پیشاب کے سوراخ میں پانی یا تیل ڈالا تو روزہ نہ گیا اگرچہ مثلاً تک پہنچ گیا ہو، اور عورت نے شرم گاہ میں ٹپکا یا تو جاتا رہا۔“

عالمگیری۔ [حصہ پنجم، ص: ۹۸۷، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، مکتبۃ المدینہ]

بہار شریعت میں اس کی ترجمانی ان الفاظ میں ہے:

”عورت نے پیشاب کے مقام میں روئی کا کپڑا رکھا، اور بالکل باہر نہ رہا، روزہ جاتا رہا، اور خشک انگلی پاخانے کے مقام میں رکھی، یا عورت نے شرم گاہ میں تو روزہ نہ گیا، اور بھیگی رکھی یا اس پر کچھ لگا تھا تو جاتا رہا۔ بشرطے کہ پاخانے کے مقام میں اس جگہ رکھی ہو جہاں عمل دیتے وقت قحط کا سرا رکھتے ہیں۔“ [بہار شریعت ج: ۱، حصہ ۵، ص: ۹۸۶، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، مکتبۃ المدینہ] واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۶): روزہ دار یواسیر کے علاج یا قبض توڑنے کے لیے اپنا کرائے تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

جواب: اپنا (Enema) کی صورت میں مقعد میں دوا ڈالی جاتی ہے، یہ جھنڈ کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے؛ لہذا روزے کی حالت میں

جاتا ہے اور قابلاً اگر نماز میں مشغول ہونے پر ضائع ہونے کا اندیشہ ہے نماز کی تاخیر کرے۔ (۴) نماز پڑھتا ہے اور اندھا کنویں کے قریب پہنچا، اگر یہ نہ بتائے وہ کنویں میں گر جائے نہایت توڑ کر مٹانا واجب ہے۔

سوال (۱۰): بحالت روزہ معدہ، جگر یا آنت میں مظار وغیرہ داخل کر کے چپک کرنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: اس طریقہ کار کو ڈاکٹروں کی اصطلاح میں "انڈواسکوپ" کہا جاتا ہے اس کے لیے جو پائپ سنگل یوز (ایک بار استعمال) کے لیے ہوتا ہے اس میں پہلے سے چھپچھاٹ لانے کے لیے رطوبت یا جیلی لگی ہوتی ہے اور جو ٹیٹی یوز (متعدد بار استعمال) کے لیے ہوتا ہے اسے بھی لیس دار بنانے کے لیے ڈاکٹر عام طور سے کوئی نہ کوئی جیلی اس پر لگا دیتے ہیں۔ اندرونی معاینے کے لیے پائپ ڈالنے سے پہلے اس کی گزرگاہ (مداخل) کو بے حس کر دیا جاتا ہے، پھر منہ کے راستے معدے میں پائپ داخل کیا جاتا ہے، اس پائپ کے اوپر اعضا میں بے حس پیدا کرنے کے لیے ڈایلوکین (XYLOCEIN) وغیرہ لکھو ڈگا دی جاتی ہے جو پائپ کے ساتھ حلق سے نیچے اتر جاتی ہے۔ اس پائپ کو ایک ٹی وی نما مشین سے جوڑ دیا جاتا ہے، پائپ میں ایک لائٹ بھی لگی ہوتی ہے، معدے کے اندر لائٹ روشن ہو جاتی ہے اور اندر کی پوری تصویر مشین کی اسکرین پر نظر آتی ہے، اگر کہیں کوئی دھندلا پن ہوتا ہے تو اسی پائپ کے ذریعہ لکھو ڈ بھی ڈالی جاتی ہے جس سے معدے کا دھندلا پن دور ہو جاتا ہے اور اندر کی تصویر صاف صاف اسکرین پر نظر آنے لگتی ہے۔ اس تفصیل کی روشنی میں انڈواسکوپ کا حکم یہ ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ بہار شریعت میں ہے:

”کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں رکھی، اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہا تو نہیں ٹوٹا، ورنہ جاتا رہا، لیکن اگر وہ تر ہے اور اس کی رطوبت اندر پہنچی تو مطلقاً جاتا رہا۔۔۔ یوں ہی اگر ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی، اگر ڈورے کا دوسرا کنارہ باہر رہا اور جلد نکال لی کہ گلنے نہ پائی تو نہیں گیا اور اگر ڈورے کا دوسرا کنارہ بھی اندر چلا گیا، یا بوٹی کا کچھ حصہ اندر رہ گیا تو روزہ جاتا رہا۔“ [حصہ پنجم، ص: ۹۸۶، مکتبۃ المدینہ] واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۱۱): روزے کی حالت میں آرسی ٹی کرانا، دانت اکھڑانا، یا دانتوں کی اصلاح کرنا بلا کراہت صحیح ہے، یا مکروہ ہے یا مفید صوم؟ **جواب:** دانت کا مریض اگر ممکن ہو تو رات میں آرسی ٹی

سوال (۹): کیا روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کرنا یا بلڈ بینک میں عطیہ دینا، یا ایمر جنسی کی صورت میں کسی کی جان بچانے کے لیے خون دینا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** اس سوال کے تین اجزاء ہیں: (۱) روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کرنا۔ (۲) بلڈ بینک میں خون کا عطیہ دینا۔ (۳) ایمر جنسی کی صورت میں کسی کی جان بچانے کے لیے خون دینا۔

ان کے جوابات ترتیب وار درج ذیل ہیں:

[۱] روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی کراہت بھی نہیں ہے؛ کیوں کہ ٹیسٹ کے لیے معمولی خون لیا جاتا ہے جس سے ضعف کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔

[۲] روزے کی حالت میں بلڈ بینک میں خون کا عطیہ دینا مکروہ و ممنوع ہے؛ اس لیے کہ عطیہ دینے کی صورت میں ۲۵۰ سے ۳۰۰ ملی لیٹر تک خون نکال لیا جاتا ہے جس سے روزہ دار کو کمزوری لاحق ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

[۳] کسی کی جان بچانے کے لیے بحالت روزہ خون دینا جائز ہے؛ اس لیے کہ شریعت میں جس طرح سے اپنی ضرورت کا لحاظ رکھا گیا ہے اسی طرح دوسرے مسلمان کی ضرورت کا بھی لحاظ ہے۔ ہاں! اگر اس کے علاوہ کوئی غیر روزہ دار خون دینے کے لیے مل جائے اور اس کا خون مریض کے لیے کافی ہو، یا رات میں بھی خون دینے کی گنجائش ہو تو اس صورت میں بحالت روزہ خون دینا مکروہ ہوگا۔

بہار شریعت میں ہے ”رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضعف آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو۔ لہذا نافرمانی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ (در مختار) یہی حکم معمار و موزر دور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کریں کہ روزے ادا کر سکیں۔“

(حصہ پنجم، ص: ۹۹۸، مکتبۃ المدینہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے ”پھر اپنی ضرورت تو ضرورت ہے ہی، دوسرے مسلم کی ضرورت کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔ مثلاً: (۱) دریا کے کنارے نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ڈوبنے لگا اور یہ بچا سکتا ہے لازم ہے کہ نیت توڑے اور اسے بچائے، حالاں کہ ابطال عمل حرام تھا۔ قال تعالیٰ: لَا تَجِدُوا أَعْمَالَكُمْ۔ (۲) نماز کا وقت تنگ ہے ڈوبنے کو بچانے میں نکل جائے گا، بچائے، اور نماز قضا پڑھے اگرچہ قصد اقصا کرنا حرام تھا۔ (۳) نماز کا وقت

رکھیں تو وہی تکلیف مالا یطاق ہوتی ہے یا وقت ضرورت باوصف حصول مفطر روزہ باقی جائیں تو بقاءے شے مع انقضا حقیقت یا اجتماع ذات و منافی ذات لازم آئے اور یہ باطل ہے، ہم ابھی کہہ آئے ہیں کہ دربارہ حقائق ضرورت کارگر نہیں ہوتی ولہذا شرع مطہر سے ہرگز مجہود نہیں کہ کسی شے کو مخصوصہ مفطر قرار دے کر بعض جگہ بظہر ضرورت حکم افطار ساقط فرمایا ہو، مثلاً کتب فقہیہ پر نظر ڈالے:

اولاً: بیمار قربہ مرگ ہو گیا مجبور ادواپی، ضرورت کیسی شدید تھی جس نے روزہ توڑنا جائز کر دیا، مگر روزہ ٹوٹنے کا حکم مرتفع نہ ہوا۔

ثانیاً: ظالم تلوار سر پر لیے کھڑا ہے کہ نہیں کھانا تو قتل کر دے گا، کسی سخت ضرورت ہے، حکم ہوگا کھالے، مگر یہ نہ ہوگا کہ روزہ نہ جائے۔

ثالثاً: مختصہ والے مضطر کی ضرورت سے زیادہ کس کی ضرورت ہے، جس کے لیے مردار سے مردار، حرام سے حرام میں اثم زائل اور بقدر حفظ رتق، تناول فرض ہوا، مگر یہ نہیں کہ یہ حالت بصورت صوم واقع ہو تو ضرورت کے لحاظ سے روزہ نہ ٹوٹے۔ دوا بھٹا، سوتا، مرابمیر ہوتا ہے النوم، الموت، سوتے کے پاس بچنے کا کیا حیلہ، احتراز کا کیا چارہ، مگر یہ ناممکن الاحترازی، بقاء صوم کا حکم نہ لائی، سوتے میں حلق میں کچھ چلا جائے گا تو روزے پر وہی فساد کا حکم آئے گا۔

غرض خادم فقہ کے نزدیک بدیہات سے ہے کہ شرع مطہر کبھی کسی چیز کو مفطر مان کر ضرورت و عدم ضرورت کا فرق نہیں فرماتی، لحاظ ضرورت صرف اس قدر ہوتا ہے کہ افطار جائز بلکہ کبھی فرض ہو جائے، مگر مفطر مفطر نہ رہے یہ ناممکن۔ تو ثابت ہوا کہ اس اصل اجتماعی عقل و نقل و قاعدہ شرعیہ آیہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نے واجب کیا کہ قسم ثانی بھی راساً تعدا مفطرات سے مجبور، اور مفطر شرعی صرف ثالث میں محصور ہو۔

بجہ تعالیٰ اس تقریر منیر سے روشن ہوا کہ مفطر نہ ہونے کے لیے جس طرح قسم سوم کی ضرورت نادرہ کا اتفاق بعض صائین کو بعض احوال میں لاحق ہو جیسے مطر و مکرمہ و نائم و مریض کی مجبوری کافی نہیں ہو سکتی، یونہی قسم اول کی ضرورت دائرہ لازمہ غیر متفقہ بھی درکار نہیں، بلکہ صرف قسم دوم کی ضرورت عامہ فعلیہ بس ہے اور جب اس کی بنا پر وہ شے شمار مفطر سے خارج رہی تو اب تفصیل و تفریق اوقات و حالات ضرورت، نہیں کر سکتے ورنہ وہی استحالة لازم آئے گا جسے ہم ابھی عقلاً و نقلاً باطل کر چکے۔ [جلد چہارم، ص: ۵۹۰، رضا اکیڈمی ممبئی]

کرائے، دانت اکھڑائے یا اس طرح کی کوئی اور اصلاح کرائے، رمضان کے دنوں میں اس طرح کے علاج سے بچے؛ اس لیے کہ اگر خون یا دوا کا کچھ حصہ بھی حلق کے نیچے اتر گیا تو بلاشبہ اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اگر احتیاط کرے کہ کوئی چیز حلق کے نیچے نہ جانے پائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن پھر بھی ایسا کرنا مکروہ ہوگا کہ جانے کا اندیشہ ضرور ہے۔ نیز دوا کا مزہ محسوس ہوتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

”مسواک مطلقاً جائز ہے اگرچہ بعد زوال اور منجن ناجائز و حرام نہیں جب کہ اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جز و حلق میں نہ جائے گا، مگر بے ضرورت صحیحہ کراہت ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۲۱): روزے کی حالت میں آکسیجن ماسک لگانا مفید صوم ہے یا نہیں؟ جواب: روزے کی حالت میں آکسیجن ماسک لگانا مفید صوم ہے، اس لیے کہ اس میں خارج سے جوف صائم میں ایسی معنوی آکسیجن کا بالقصد ادخال ہوتا ہے جس سے انسان کا بچنا ممکن ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے ”اب ہم ان اشیاء کو جو خارج سے جوف صائم میں داخل ہوں نظر کریں تو انہماکے مختلفہ کے پاتے ہیں:

(۱) ان میں بعض وہ ہیں جن سے کسی وقت صائم کو احتراز ممکن نہیں، جیسے ہوا۔ (۲) بعض وہ جن سے احیاناً تلبس ہر شخص کو ضرور، اور ان سے تحرز کلی نامقدور، جیسے دخول غبار و دخان کہ کسی نہ کسی طرح انسان کو ان سے قرب کی حاجت ضروری ہے اور وہ اپنی حد ذات میں ممکن الاحتراز نہیں، آدمی کو کلام سے چارہ نہیں، اور کلام نہ بھی کرے تو بے شخص کیوں کر گزرے، اور ہوا کہ ان کی حامل ہوتی ہے تمام فضا میں بھری اور متحرک رہتی، جا بجا لیے پھرتی ہے، آدمی منہ بند بھی رکھے تو یہ ناک کی راہ سے داخل ہو سکتے ہیں۔

(۳) اور بعض وہ جن سے ہمیشہ تحرز کر سکتا ہے اگرچہ نادرا بعض اشخاص کو بعض حالات ایسے پیش آئیں کہ تلبس پر مجبور کریں، جیسے طعام و شراب، اور ان ہی دخان و غبار کا بالقصد ادخال کہ یہ تو اپنا فعل ہے انسان اس میں مجبور محض نہیں۔

شرع مطہر نے کہ حکیم و رحیم ہے جس طرح قسم اول کو مفطرات سے خارج فرمایا کہ اگر اسے ملحوظ رکھیں تو صوم ممتنع اور تکلیف روزہ تکلیف بالحال ظہرے، اسی طرح قسم ثانی کو مطلقاً شمار مفطرات میں نہ رکھا، کہ اگر مفطر مائیں تو دو حال سے خالی نہیں، یا تو حکم فطر ہمیشہ ثابت

اس کا جواب یہ ہے کہ جب مشینوں کے ذریعہ قدرتی ہوا سے آکسیجن کو الگ کر کے سلینڈر میں محفوظ کیا جاتا ہے تو وہ آکسیجن پانی بن جاتی ہے، اور اس طرح اس کی حقیقت بدل جاتی ہے، پھر بوقت ضرورت اسے گیس بنالیا جاتا ہے، تو آکسیجن ماسک کے ذریعہ جو آکسیجن اندر جاتی ہے وہ مصنوعی آکسیجن ہے، وہ نہیں جو کھلی فضا میں سانس لینے میں اندر جاتی ہے۔ قدرتی ہوا سے بچتا ممکن نہیں، اس لیے اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا اور مصنوعی گیس سے بچتا ممکن ہے کہ اسے بندہ اپنے قصد و اختیار سے جوف میں داخل کرتا ہے، اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

☆☆☆

☆ ناظم مجلس شری و صدر المدین و صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور

ایک اشکال اور اس کا جواب: یہاں ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہوا تو گیسوں کا مجموعہ ہے جس میں ۸ فیصد نائٹروجن گیس، ۲۱ فیصد آکسیجن اور ایک فیصد دوسری گیس ہوتی ہے۔ جب مریض کو آکسیجن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے تو اسے اس کا کام نہیں چلا؛ کیوں کہ اس میں ۱۲ فیصد ہی آکسیجن ہے تو اس کو سلینڈر سے مصنوعی گیس دی جاتی ہے جس میں ۶۰ فیصد آکسیجن اور ۴۰ فیصد نائٹروجن گیس ہوتی ہے اور دوسری گیسوں کو اس سے بالکل الگ کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جب کھلی ہوا میں سانس لینا مقصد صوم نہیں تو آکسیجن ماسک لگانا بھی مقصد صوم نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی قدرتی ہوا ہے، بس فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں آکسیجن کی مقدار بڑھادی گئی ہے۔

سَلَفِیٰ اور سِلَفِیٰ

اس وقت ہم ایک ایسے مادی دور سے گزر رہے ہیں جو صرف اہل سنت و جماعت کے لیے نہیں بلکہ سب کے لیے بڑا مہر آزما، اعصاب شکن ہے۔ مادی زندگی کی اس کڑی دھوپ میں سب ہی سکون کی ایسی چھاؤں کی تلاش میں ہیں جہاں کچھ دیر کے لیے آرام کا موقع مل سکے، دل و دماغ کو راحت میسر آ سکے۔ مطلوبہ سکون و اطمینان قرآن و سنت کے فخر سایہ دار کے علاوہ کہیں نہیں مل سکتا۔

حد ہوگئی کہ برائیاں بے حیائیاں بہت دور تک پہنچ گئیں۔ سلف عربی لفظ ہے، بے ادبوں اور بے حیائی لوگ اپنے کو سلفی کہنے لگے اور سلف سے بے زار، یہ لوگ اہل سنت و جماعت کو گمراہ و بے دین کہنے کی جرأت کر رہے ہیں اور عقیدہ بگاڑ رہے ہیں ”ما انا علیہ واصحابی“ کا کیا مفہوم ہوگا؟ اب ایک نیا فتنہ شروع ہوا ہے ”سلفی“ یہ انگریزی لفظ ہے جو لوگ حج و عمرہ و زیارت کا شرف پاتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اب موبائل کیسرہ نے سلفی کے نام سے ایک نئی بدتمیزی شروع کی ہے۔ شوہر و بیوی حرم مکہ میں کھڑے ہیں، کعبہ شریف کو پیٹھ کر کے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے فوٹو بنا رہے ہوتے ہیں، کعبہ کی بے ادبی اور لوگوں سے شرم و حیا کا پاس نہ رکھتے ہوئے۔ یہی حال مدینہ منورہ میں ہے کہ موجد شریف کی طرف پیٹھ کر کے فوٹو بنا رہے ہوتے ہیں۔ یہ بدتمیزی دیکھ کر درد سے دل کانپ جاتا ہے۔ اللہ پاک ایسے لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین اگر کوئی کہے کہ سلفی عقیدہ بگاڑ رہے ہیں اور سلفی کا استعمال کرنے والے بے ادبی کا مظاہرہ کر کے اعمال صالحہ اور عبادتوں کا لو رکھ رہے ہیں تو غلط نہیں ہوگا کہ بے ادب بے مراد ہو رہے ہیں۔ علمائے کرام و ائمہ عظام جمعہ مبارک کے موقع پر اپنی تقریروں میں لوگوں کو پیغام دیں کہ ادب سے حاضری دو۔ اپنے حج و عمرہ و زیارت کو برباد نہ کرو۔ مسجدوں میں موبائل بند رکھیں اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کریں اور اپنی آخرت بنائیں اور ”سلفی“ دونوں کے فتنہ سے بچو اور حج و عمرہ و زیارت کی برکتیں پاؤ شاید کہ دل میں اتر جائے میری بات۔ (محمد فہیم اشرف، ماریشش)

فتاویٰ قادریہ

مفتی: مولانا محمد عبدالقادر رضوی اشفاقی

رہبر نامہ (اردو ترجمہ) سکندر نامہ

ترجمہ: مفتی ولی محمد رضوی

فتاویٰ رحمانیہ

تصنیف: مفتی ولی محمد رضوی

۱۰ مارچ ۲۰۱۶ء رمضان مصطفیٰ کانفرنس، بانی میں رونمائی ہوگی۔

رابطہ کریں: محمد اسلم رضا قادری اشفاقی بانی، ناگور شریف 09461380418, 09024254532

منظر عام پر آچکے ہیں

نکاح سے بھلائیاں وجود میں آتی ہیں

خطاب: مفتی محمد ضیاء الدین نقشبندی ————— جمع و ترقیب: محمد یونس برکتی ☆

اس کو دردناک عذاب کا مزدہ دے دیجئے، کہ دردناک ہوگا، اب عذاب بھگتنے کے لیے آپ تیار ہو، دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہے۔

آج وہ اولاد جو ہمارے ایسے نکاح کی وجہ سے ہو رہی ہے، وہ اپنے باپ کو ڈھکیل رہی ہے، ماں کا دل دکھا رہی ہے، آخرت میں تو عذاب ہے ہی، دنیا میں کیا یہ کم عذاب ہے۔ اب رو رہے ہیں کہ حضرت دعا کر دیجئے بیٹا نا فرمان ہو گیا، بچی بگڑ گئی، آوازیں کس رہی ہے۔ ارے تم نے تو اس کو اپنے ہاتھوں سے خریدا تھا، روپے پیسے دے کر خریدا تھا، شادی کے وقت تو تم کو بھوت سوار ہو گیا تھا، اب کہتے ہو بلاؤں نے گھیر لیا، بلاؤں کو تم نے ہی پیسے دے کر بلایا تھا، اب حضرت کیسے بھگائیں گے، مذاق کرنا چاہتے ہو بزرگوں سے، ارے وہ ناچنا گانا کیا ہے؟ گناہوں، بلاؤں کو دعوت دینا اور گلے لگانا ہے۔

میرے عزیزوں سنو! رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان سنو، تم ناچ رہے ہو، نچا رہے ہو، اللہ کے حبیب فرماتے ہیں، تفسیرات احمدیہ میں یہ روایت ہے جو انسان ناچتا ہے، گانے بجاتا ہے اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَيْطَانًا مِّنْ اِلٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِيك فَيَسُوْغِيْهِمْ دُوْشَيْطَانُوْنَ كَوَانِ كِه كُنْدُوْنَ پَر مَسْلُوْ كَر دِي تَا هِي، کتنے پیسے دے کر شیطان کو بلا تے ہیں کہ آج آ جا، یہاں بیٹھ جا تیری مسند یہ ہے، اے اس مسند کے مسند نشین آ، ہم تیرا پر تپاک استقبال کرتے ہیں پھر بھی نہیں آتا تو پیسے دے کر بلا تے ہیں کہ آ جا، پیسے دے کر بلا رہے ہیں اور آ کر کہاں بیٹھتا ہے بولے۔ اَحْذَرْنَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْكَبِ وَالاْخَرُ عَلٰى هٰذَا الْمَنْكَبِ ایک شیطان اس شانے پر ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے شانے پر، دو کندھوں پر دو شیطان مسلط ہوتے ہیں، وہ آ کے بیٹھا ہے کیا؟ نہیں اللہ بھیجتا ہے تب وہ آ کر بیٹھتا ہے۔ کیوں اس کو ناراض کر دیا تم نے، اس کے حبیب کے طریقہ کو بھلا دیا، فراموش کر دیا، پھر اس کے بعد آگے کیا ہوتا ہے۔ وَلَا يَزِلَانِ يَضْرِبَانِ بِأَرْجُلِهِمَا تَمَادُّرًا نَّاج

نظر بن حارث لاتا تھا اور عورتوں سے کہتا تھا تم ناچتی رہو، تم گانے گا کر ناچو، نچا تا تھا اور خوش ہوتا تھا، میں تم کو خوش کر رہا ہوں، تو یہ اس کا طریقہ ہے اور قرآن کہتا ہے: وَيَتَخَذَهَا هٰذَا اس کا مذاق بناتا تھا، اب ان لوگوں سے پوچھو کہ تم کیا کر رہے ہو جناب! تو کہتے ہیں کہ خوشی کا موقع ہے، ایسی خوشیوں کے موقع پر تھوڑا ہمارا ذہن تفرق کر لیتا ہے، ہمارے ذہن کو تھوڑا سکون مل جاتا ہے، ٹینشن کی زد مگ ہے، ذہن کی تھوڑی تفرق ہو جاتی ہے، ہم لوگ دل پر اس کا کوئی اثر نہیں لیتے، ہم دل بہلانے کے لیے سن اور دیکھ لیتے ہیں، اس سے ہٹ کر کوئی اور بات نہیں ہے۔ مذہب میں جو عبادات ہیں ان میں ہم کوئی کمی نہیں کریں گے، رمضان کے روزے رکھیں گے، سحری بھی کریں گے اور اظہار بھی کرائیں گے، ماہ ربیع الاول میں اعلیٰ پیمانے پر جشن عید میلاد النبی بھی منائیں گے، گیارہویں شریف بھی کریں گے، خواجہ اعظم کا لنگر بھی چلائیں گے، یہ بھی کر لینے دیجئے، ایک آدھ کام تو یہ بھی ہونا چاہیے، شادی بار بار تو نہیں ہوتی ہے نا، ایک بار میں کم سے کم کچھ چھوٹ ہونی چاہیے۔

مسلمانو! یہ دین اسلام ہے یہ ہماری اور آپ کی خواہش کا مقام نہیں، یہاں اپنی خواہش کو ہمیں قربان کرنا ہوگا، اسی لیے اللہ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اللہ نے بتلایا کہ یہ اس غیر کا طریقہ ہے جو مذاق اڑاتا تھا، خوش بختیاں (گپیاں) کرتا تھا اور قرآن سننے سے روکتا تھا، تو گانا بجانا کس کا طریقہ ہوا، بولے؟ اسلام کے دشمن کا ہوا، اسلام کے باغی کا ہوا، آقا کی بارگاہ سے دور کرنے والے کا ہوا۔ اب فرمان خدا سنو: اِذَا تَتْلٰى عَلَيْهِ آٰیٰتُنَا وَلٰی مُسْتَكْبِرًا۔ کہ جب ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو روگردانی اختیار کرنا، پیٹھ پھیر کر بھاگتا تھا۔ تَاَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْ اُذُنَيْهِ وَقْرًا۔ جیسے کہ اس نے سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کانوں میں روئی کی کوئی چیز رکھی ہوئی ہے۔ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تو میرے حبیب

جناب، اللہ کے حبیب نے فرمایا کہ ناچنے والے پر شیطان حاوی ہو کر ناچنے والے کو لاتوں سے مارتا رہتا ہے۔ حتیٰ یكون هو الذی یسکت وفي رواية اخرى یسقط۔ یہاں تک کہ وہ لات کھا کھا کر مار کھا کھا کر گر جاتا ہے اور جب وہ گر گیا تو شیطان نے کہا چلو میرا کام پورا ہو گیا، تجھے گرانا تھا جو گرا دیا، ہم سمجھتے ہیں کہ اب جنون اترے گا، پوری خوشی کا مل ہو گئی، باجے بجانے والا بجار ہا ہے اس پر بھی شیطان اتنا کیسے بجار ہا ہوگا؟ دیکھئے ایک آدمی اپنے دوسرے ہاتھ سے کام کر رہا ہے تو تھک جاتا ہوگا نا، مارنے والا مار رہا ہے، مار رہا ہے تو ہاتھ کیوں نہ تھکتا ہوگا، کہاں کی طاقت آگئی، ذرا کسی کا کام کرو تو ہاتھوں میں درد ہوتا ہے لیکن بجانے والوں سے پوچھو، کیا ہاتھوں میں درد ہوتا ہے، ان کے اندر سرایت کر گیا نا، تو درد کہاں ہوگا، اس نے تو اُس کو اپنا آلہ کار بنالیا اور قرآن میں اللہ نے فرمایا شیطان سے:

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَعْظَمَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا۔ شیطان سے فرمایا اُس نے کہا تھا، لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَأَخْتِنَنَّكَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا۔ اے اللہ قیامت تک بھیج دے، مجھے موقع دے دے، میں اولاد آدم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گا، جاہ و تاراج کروں گا، اللہ نے بے نیازی کی شان ظاہر کی، فرمایا: قَالَ اذْهَبْ جَاءَ اے مردود بہکا دے فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ جَوْتِیرے پیروکار ہوں گے فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُكُمْ جَزَاءً مُّؤَفَّقًا۔ تو بیک جہنم تم سب کی بھرپور جزا ہوگی۔ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَعْظَمَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ اپنی آواز نکال کر میرے بندوں میں جس کو چاہتا ہے بہکا لے۔

شیطان کی فوج کیا ہے؟ یہ گانے کی آواز شیطان کی آواز ہے، یہ بجانے کی آواز شیطان کی آواز ہے، یہ ڈی۔ جے کی آواز شیطان کی آواز ہے، اللہ نے فرمایا کہ اپنی اس آواز کے زہر سے جس کو متاثر کر سکتا ہے کر لے، واجلب علیہم ان پر اپنی فوج کو بھیج دے، اپنے لشکر کو حملے کے لیے چھوڑ دے، بخیلک اپنی سوار فوج کو بھیج، ورجلک پیادہ فوج کو بھیج اور حملہ کروادے، وشارکھم فی الاموال والاولاد ان کے مالوں میں تو حصہ دار بن جا، اولاد میں تو حصہ دار بن جا، مال ہم کما لیں، شیطان کی مرضی کے مطابق خرچ

رہے ہو اور شیطان ادھر لات مارتا رہتا ہے، تم کو ہاتھ سے نہیں مارتا، طمانچے رسید نہیں کرتا، اس کا طمانچہ بھی کوئی کم ذلت کی چیز نہیں۔ تمہارے لیے۔ حبیب پاک نے وَلَا يَزِلَانِ يَضْرِبَانِ باید ہما نہیں فرمایا بار جلعہما فرمایا کہ وہ شانے پر بیٹھ کر لات مارتا رہتا ہے خوب مارتا ہے، پاؤں میں جوتے ہوتے ہیں اور مارتا رہتا ہے مارتا رہتا ہے، پھر اس کو جوش آتا ہے تو اور مارتا ہے، ارے اتنا اپنے بدن کو کیوں ہلارے ہو؟

بے وقوف تو اشرف المخلوقات ہے، آسمان تیرے لیے، زمین تیرے لیے، چاند و سورج تیرے لیے، کہکشاں تیرے لیے ہے، ارے بے جان ہاجے کے سامنے ناچنے والے تو اپنے مقام کو پہچان، اگر تو اشارہ کر دے تو کائنات کی کایا پلٹ جائے، تو اپنے مقام کو پہچان، اس کے سامنے تجھے ناچنے کے لیے بھیجا گیا ہے؟ تیرا مقام کیا ہے؟ تو کون ہے؟ تو خلیفۃ اللہ ہے۔ اللہ نے تجھ کو وہ مقام اور عزت بخشی ہے، خیر امت کا تاج تجھ کو پہنایا ہے، بہترین امت کی خلافت فخرہ تجھ کو بخشی ہے پھر تو ایک ہاجے کے سامنے ناچ رہا ہے، گانے والوں کے سامنے ڈانس کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اچھا موخ ہے اور ناچتا ہے تو پیسے بھی لٹائے جاتے ہیں، نوٹ لٹائے جاتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک) کتنی بے غیرتی کی بات ہے، کتنی بے شرمی کی بات ہے، سوچنے اور تنہائی میں جا کر کچھ غور کیجئے کہ ہم نے کیا کیا، اس کے اوپر شیطان کو مسلط کر دیا جاتا ہے، یہ ناچتا رہتا ہے اور وہ مارتا رہتا ہے جب وہ مارتا ہے تو اس کو جوش آتا ہے، آپ سمجھ رہے ہیں کہ کتنا اچھا ناچ رہا ہے، نہیں! جب وہ لات مارتا ہے تب اس کو جوش آتا ہے، کبھی سینے پر مارتا ہے ادھر سے پیٹ پر مارتا ہے، کبھی آگے سے مارتا ہے اور کبھی پیچھے سے مارتا ہے اور اس وجہ سے اس کا سرور جاتا نہیں، مست رہتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد مردہ کی طرح پڑ جاتا ہے ظالم، کیوں؟ لاتیں جو اس کی لگی ہیں اس کا بھی تو درد ہوتا ہے، جسم دکھتا ہے تکلیف ہوتی ہے، اس لیے وہ لیٹ جاتا ہے، پھر وہ لات کا مزہ ایسا ہوتا ہے جو اترتا نہیں، اگر کہیں کی آواز سنائی دیتی ہے تو بھاگتا ہے لات کھانے کے لیے (نعوذ باللہ من ذلک)

کس قوم کے ہوتے؟ کس نبی رحمت کے امتی ہوتے، ذرا سوچو اپنے مقام و مرتبہ کو پہچانو جناب۔ آنکھیں کھولو اور شعور آگئی میں آؤ

إِذَا اتَّخَذَ الْعَيْنِيُّ ذُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزُّكُوفَةُ
مَغْرَمًا وَتَعَلَّمَ لِغَيْرِ الذِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ وَعَنْ أُمَّةٍ
وَأَذْنَى صَدِيقَةٍ وَأَقْضَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصَوَاتُ فِي
الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسْقَهُمْ وَكَانَ رَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْدَاهُمْ
وَأَكْرَمُ الرَّجُلِ مَخَافَةُ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْغِيثَاتُ وَالْمَعَارِفُ
وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَلْيَزِنُوا
عِنْدَ ذَلِكَ رَيْحًا حَمْرًا وَزُلْزَلَةً وَخَسْفًا وَ مَسْخًا وَقَذْفًا
وَآيَاتٍ تَتَابَعَتْ كُنْظَامَ بَالٍ قَطَعَ سِلْكَهٖ فَتَتَابَعَتْ.

اللہ کے حبیب نے فرمایا، جب میری امت میں یہ بربادی
آئے گی کہ جو مال غنیمت، مشترکہ جو مال ہے اس کو ذاتی ملکیت سمجھا
جانے لگے گا، امانت کو غنیمت کا مال سمجھا جانے لگے گا، زکاۃ کو تادان
سمجھا جانے لگے گا اور دین کو چھوڑ دیا جائے گا، دنیا کا علم حاصل کیا
جائے گا، بیٹا ماں کا نافرمان ہوگا، بیوی کا اطاعت گزار ہوگا، باپ کو
دور کرے گا، دوستوں کو قریب کرے گا، شراب نوشی عام ہوگی، گانے
والیاں عام ہوں گی، بجانے والیاں عام ہوں گی، بجانے کے
آلات مضامین موسیقی کے سارے انتظامات چلنے لگیں گے،
فروخت ہونے لگیں گے، مسجدوں میں آوازیں اونچی ہونے لگیں
گی، اس امت میں بعد میں آنے والے پہلے آنے والوں پر لعن و
طعن کریں گے، جب ان برائیوں میں میری امت مبتلا ہوگی، تو ان
کو مطلع کرنا ہوگا قہر الہی کا، زلزلے آئیں گے، مصیبتیں آئیں گی،
بلائیں آئیں گی، عذاب آئیں گے۔

میرے عزیزو! ان میں سے دو تین چیزیں آج سماج سے متعلق
ہیں خاص طور سے عنوان سے متعلق ہیں، کیا ہے؟ گانے والیاں عام
ہوں گی، بجانے والے ہوں گے، بجانے کے آلات ہوں گے اور
جب یہ سارے قص و سرور کے انتظامات پھیلیں گے تو اللہ کی طرف
سے عذاب آئے گا، تہذیب تباہ و تاراج ہوگی، عذاب آئے گا اور آج
شادی بیاہ کے موقع پر شراب عام ہوگئی ہے۔ شراب یہ ام الخبائث
ہے، قرآن مجید میں اس کو طعی حرام قرار دیا۔ اللہ کے حبیب نے فرمایا
جامع ترمذی میں ہے کہ جو شخص شراب کی ایک بوند پئے گا تو اللہ تعالیٰ
اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرمائے گا اور دوزخ میں ڈال
کر بھی دوزخیوں کا پیپ اس کو پلائے گا کیونکہ وہ ام الخبائث ہے۔

کریں، اولاد ہماری ہو اور شیطان کے اشارہ پر ناجتنی رہے، فرمایا، تو
کر لے اور جھوٹے وعدہ کر لے، بزرگ کہیں کہ مت کرو، نہیں ابوی
خوشی ہوگی اور سارے لوگوں میں عزت بڑھ جائے گی، لوگ کہیں گے
وہ کیا ناپنے میں ماہر ہو گیا، گانے پر اس کو کتنا جوش آ رہا ہے، ارے دنیا
کے ساتھ چلنے کا ڈھنگ آیا، یہ دنیا نوی ذہن کا نہیں، قدامت پسند
نہیں ہے، پرانے طور کے لوگ نہیں، نئی تہذیب کے دلدادہ ہیں، جیسے
حالات کے تقاضے ہیں ویسے ہی ہمارے بچے چل رہے ہیں،
خوش ہو رہے ہو۔ کیونکہ شیطان جھوٹے وعدے دے رہا ہے، اس
سے تمہارا نیوچہ اچھا ہوتا ہے، اس سے لوگوں میں وقار بڑھتا ہے، اس
سے آج آپ عام سماج میں پرانے لوگ نہیں قرار پاتے بلکہ نئی
تہذیب والے لوگ قرار پاتے ہو، اچھے لوگوں میں تمہارا شمار ہوتا ہے،
رائیز فیملی والے تم قرار پاتے ہو۔

مگر اللہ فرماتا ہے: وَمَا يَعْبُدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا. سنو!
اس کے سارے وعدے جھوٹے ہیں، دھوکے کے وعدے ہیں، محشر
میں وہ تمہارا ساتھ نہیں دے گا، بجانے اور گانے والے پر لعنت اللہ
کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے، سنو! آج مصیبتیں آرہی
ہیں کہ نہیں؟ زلزلے بھی آرہے ہیں کہ نہیں؟ یلغار ہو رہی ہے کہ نہیں؟
بمباری ہو رہی ہے کہ نہیں؟ بربادی ہو رہی ہے کہ نہیں؟ یہ کیوں ہو رہی
ہے؟ کبھی آپ نے سوچا؟ سنو!

میں تم کو ایک حدیث پاک سناتا ہوں اور اسی پر اپنی بات ختم
کرتا ہوں، مولائے کائنات، شیر خدا، علی مرتضیٰ، حیدر کرار ﷺ سے
روایت ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، جامع ترمذی
میں ہے، ایک میں پندرہ کا ذکر ہے اور ایک میں سولہ کا ذکر ہے، جب
میری امت ان خصلتوں میں مبتلا ہوگی نا، تو زلزلے بھی آئیں گے،
پتھر پھینکے جائیں گے، زمین میں دھنسائے جائیں گے، اور تیز ہند
ہوائیں چلیں گی، مسلسل یلغار ہوگی انسانوں کی طرف سے، ایسی
نشانیوں ظاہر ہوں گی جو زکیں کی نہیں، بے درپے آتی رہیں گی، جیسے
موتیوں کا ہار ہوتا ہے اس کی لڑی توڑ دی جائے تو وہ تسلسل سے گرنے
لگتی ہیں، ویسے ہی عذاب آتے رہیں گے، مصیبتیں آتی رہیں گی، تو
کیا خرابیاں ہوں گی، جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کیا، اس
میں سے ایک یہ ہے:

28

قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، امام التارکین امیر المؤمنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق کی روحانی زندگی، اسلامی خدمات

منظر محسن نعیمی ☆

حضرت مولانا شیخ حشام کہانی اس وقت دنیا میں یورپ و عرب کے معروف عالم دین اور نقشبندی سلسلہ طریقت کے شیخ ہیں۔ دنیا کے اکابر علمائے اسلام میں گنے گئے جاتے ہیں۔ انہیں حضرت عبداللہ فیض دہلوی اور مولانا شیخ ناظم سے خلافت و اجازت حاصل ہیں۔ دنیا کے ۵۰۰،۰۰۰ اہم ترین اسلامی شخصیت میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے۔ بیروت لبنان سے آپ کا تعلق ہے لیکن ابھی ۱۹۹۰ء سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ امریکہ اور یورپ میں کل کر وہابی تشدد کی مخالفت اور اہل سنت کی بھرپور نمائندگی کرتے ہیں۔ دیگر علمائے اہل سنت و مشائخ طریقت کے ساتھ آپ کی انفرادی خدمات کی بدولت آج امریکہ اور یورپ میں اہل سنت کی سینکڑوں مسجدیں، خانقاہیں اور سماجی ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ ان کے مریدین لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں جن میں زیادہ تر امریکہ، کناڈا، ایران، یورپ، ملیشیا، انڈونیشیا میں ہیں۔ دہلی میں انٹرنیشنل صوفی کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لارہے ہیں، ان کے استقبال میں ان کے سلسلہ کے شیخ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر یہ مضمون نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

طیبہ کے چند گوشے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔
ولادت مبارکہ: سیدنا ابوبکر صدیق کی ولادت مبارکہ واقعہ فیل (جب حبشہ کا بادشاہ ابرہہ، مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا، تاریخ تھی 17 محرم الحرام) سے تقریباً دو سال چار ماہ بعد ہوئی، [2] آپ رسول اللہ ﷺ سے دو سال چند ماہ چھوٹے تھے۔ [3] رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ عام الفیل میں ہوئی۔ [4] تب تاریخ تھی 22 اپریل 571ء۔ [5]
حافظ ابن عساکر، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب ابوبکر صدیق کی ولادت باسعادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ حبشہ عدن سے مخاطب ہوا، فرمایا ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم، اے حبشہ عدن! تجھ میں صرف ان ہی لوگوں کو داخل کروں گا جو اس بچے (ابوبکر) سے محبت رکھے گا۔ [6]
قام و نسب: سیدنا صدیق اکبر کا نام زمانہ جاہلیت میں عبد الکعب تھا، رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے عبداللہ تجویز کیا۔ [7]
آپ کے والد ماجد کا نام ”ابوقحافہ عثمان تھا جن کا تعلق بنو تیم قبیلہ سے تھا۔ آپ کا نسب مڑہ بن کعب پر رسول اکرم ﷺ سے جاملتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر کے نسب میں مڑہ تک 6 پشتیں ہیں۔ والدہ ماجدہ کا نام، اُمّ الخیر سلویٰ تھا۔ اُن کا نسب یوں ہے: سلویٰ بنت مضر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم۔ [8]

امام حافظ ابوالفیم احمد بن عبداللہ اسفہانی نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت و شخصیت کی اپنے لفظوں میں یوں تصویر کھینچا ہے:
”سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے تصدیق نبوت میں سبقت حاصل کی ہے، ان کا لقب ”حق“ ہے، انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت و توفیق عطا ہوئی، آپ سرفرد حضرت رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مشرف رہے، آپ ہر لحاظ سے اُن کے لیے پُر شفقت رفیق ثابت ہوئے۔ وفات کے بعد بھی انہیں روضہ پُر نور میں رسول اللہ ﷺ کے ہم خواب ہونے کا دائمی شرف حاصل ہوا۔ قرآن کریم کی آیات میں آپ کی قابلِ فخر باتوں کا خصوصی تذکرہ ہے، اس سلسلے میں آپ تمام اختیار و ابرار پر برتری رکھتے ہیں۔ آپ کا یہی شرف ہے جس پر صدیاں بیت چکیں مگر آپ کے مرتبے کی بلندی تک کسی صاحبِ قوت و بصیرت کو رسائی نصیب نہ ہو سکی۔ اسی لیے رازوں اور مجیدوں کا جاننے والا رب العزت خود فرماتا ہے کہ ”وہ تو دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں غار میں تھے، اس کے علاوہ بھی آپ کی شان میں آیات و احادیث کی نصوص وارد ہوئی ہیں۔“ [1]

یہ بیانیہ تصویر ایک ایسے امام حدیث نے پیش کی ہے جو طریقت کی دنیا میں بلند مقام رکھتے ہیں، ان الفاظ میں ان تمام ابواب و فصول کی طرف اشارے ملتے ہیں جن سے سیرت صدیقی جھلکتی ہے۔ اب ہم ان کی حیات

جاہلیت میں بھی بت پرستی سے محفوظ رہے۔

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ خدمت میں انصار و مہاجر صحابہ کرام حاضر تھے، سیدنا ابوبکر صدیق نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کی حیات مقدس کی قسم! میں نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا، یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے کہا ”زمانہ جاہلیت میں بت پرستی سے حفاظت کا دعویٰ کیوں کر ممکن ہے؟“ اس پر حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے بچپن کے اُس واقعہ کا ذکر کیا جب آپ کے والد ماجد ابوقحافہ آپ کو بت خانہ لے گئے مگر آپ نے بڑی حکمت و دانائی اور ذہانت و فطانت کا ثبوت دیتے ہوئے بت کو توڑ دیا، اس کی پوجا بھی نہیں کی۔

حضرت ابوبکر صدیق نے جب واقعہ سنایا تو سیدنا جبریل علیہ السلام آئے اور تین مرتبہ حضرت ابوبکر کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا ”ابوبکر نے سچا واقعہ بیان کیا ہے۔“ [15]

قبول اسلام: 18 سال کی عمر میں آپ نے حضور پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ بغرض تجارت شام کا سفر اختیار فرمایا، اس موقع پر بحیرہ رابہ کے یہاں اور راستہ میں پیغمبر اسلام ﷺ کی برکات کا مشاہدہ فرماتے رہے۔ [16] اعلان نبوی سے پہلے آپ نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا، آسمان پر چودھویں کا چمکتا ہوا چاند اچانک پھٹ گیا، اس کے ٹکڑے مکہ کے گھر گھر بکھر گئے، پھر یہ ٹکڑے سمٹ کر اکٹھے ہوئے اور یہ چمکتا ہوا چاند آپ کی گود میں آ گیا۔ آپ نے اپنا یہ خوبصورت خواب تعبیر بتانے والے عالم کو سنایا تو اس نے تعبیر بتائی کہ ”وہ نبی مخشتم جن کا انتظار ہے، اس آخر الزماں نبی کے آپ معاون و مددگار ہوں گے“ جب حضور اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی تو آپ نے بغیر کسی پس و پیش کے اسلام قبول کر لیا۔ [17]

”یلو غلو“ نہ محبوب کہے لیے سب فتنوں: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی دولت، غلامان اسلام کی آزادی، اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کے لیے وقف کر رکھی تھی، آپ اسلام لائے تو آپ کے پاس چالیس (40) ہزار (درہم یا دینار) تھے، 35 ہزار آپ نے ہجرت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیے اور جب مدینہ منورہ پہنچے تو آپ کے پاس صرف پانچ ہزار (5000) باقی تھے۔ مدینہ منورہ میں بھی آپ کے ہاتھ کھلے رہے اور آپ غریبوں، بے کسوں کی مدد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا سارا سرمایہ راہ

القاب: آپ صدیق اور شفیق کے لقب سے ممتاز ہیں، جب کہ کنیت آپ کی ابوبکر ہے۔ ”صدیق“ لقب کی کئی وجوہات ہیں جن میں دو یہ ہیں: دہلی، اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ سَمَّاكَ الصَّدِيقَ۔ [9] اے ابوبکر! اللہ نے آپ کا نام ”صدیق“ رکھا ہے۔ حافظ ابن عبدالبر اس کی توجیح یوں بیان کرتے ہیں کہ ”آپ نے ہر معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے میں پہل کی اس لیے آپ کا لقب صدیق رکھا گیا۔“ [10] ”شفیق“ لقب کی بھی کئی وجہیں علما نے بیان کی ہیں جن میں سے دو یہ ہیں ”حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى وَجْهِ أَبِي بَكْرٍ بَنِي أَبِي قَحَّافَةٍ۔ جو شخص دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھنا چاہے وہ ابوبکر بن ابوقحافہ کی زیارت کرے۔ عطا کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ آپ کے حسن و جمال اور خوب صورتی کی وجہ سے آپ کو شفیق کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ [11]

حلیہ مبارک: امام ابن الجوزی نے سیدنا ابوبکر صدیق کا حلیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”آپ دُبلے پنکے انسان تھے، آپ کا چہرہ گھٹتہ تھا، رخسار بھی ہلکے ہلکے تھے، پیشانی کشادہ تھی، منحنی جسم تھا، کندھے سینے پر جھکتے ہوئے دکھائی دیتے تھے، ہاتھوں کی انگلیاں نازک اور باریک تھیں، داڑھی کو مہندی سے رنگا کرتے تھے، آپ کا رنگ گورا تھا۔ [12] آپ کی نشوونما مکہ مکرمہ میں ہوئی، کبھی کبھی تجارت کے لیے باہر جاتے، قریش میں اخلاق و عادات، فضل و شرف اور احسان کے لحاظ سے اہم مقام کے حامل تھے۔ [13]

میں شراب نوشی اور بت پرستی نہیں کی: سیدنا ابوبکر صدیق شروع ہی سے سلیم الفطرت تھے، شراب نوشی سے عمر بھر محفوظ رہے۔ ایک بار صحابہ کرام نے پوچھا کہ زمانہ جاہلیت میں کبھی شراب نوشی کی ہے؟ آپ نے فرمایا ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں“ صحابہ نے وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا ”مجھے اپنی عزت اور مال کی حفاظت مطلوب تھی، شراب نوشی عزت و آبرو کے لیے باعث نقصان ہے، رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے دوسرے فرمایا: صدق ابوبکر۔ [14] ابوبکرؓ کہتے ہیں واقعی انہوں نے کبھی شراب نوشی نہیں کی۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں کھلے عام بتوں کی پوجا کی جاتی، آپ دور

قرآن رکھتے تھے، حالات سے مقابلہ کرنے اور اس کی اصلاح کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر کو اپنے رفیق معظم ﷺ کی جدائی کا جو غم تھا، اس کی کیفیت وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی مگر ان سب باتوں کے باوجود، حد سے بڑھ چال دلوں کی تعزیت و تسلی کا سامان آپ نے کیا، اگر نہ کرتے تو شاید کسی بھی عاشق کو سنبھالنے کا موقع نہ ملتا۔

خلافتِ حیدر یقی: رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ان کی خلافت کے لیے تمام لوگوں میں بہتر و برتر ان کے اصحاب تھے جن کی دو قسمیں تھیں، مہاجرین و انصار، مہاجرین نے کہا کہ ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں کیوں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قرابت مند اور ان کے ساتھی ہونے کے علاوہ ان کے ساتھ دینے میں اپنے وطن کو چھوڑ کر، اپنے عزیز و اقارب سے بے تعلق ہو کر رہے ہیں۔

انصار کہتے تھے نہیں بلکہ ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، اس لیے کہ ہم نے اپنے شہر میں رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی اور ان کے لیے اپنی جائیں فدا کیں۔ ایسے نازک وقت میں حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے ایک معلمانہ و مدبرانہ خطبہ دیتے ہوئے پہلے انصار کے محاسن و فضائل پر آیات و احادیث پیش کیا پھر ان سے ایک حدیث رسول بیان فرمایا جس کو رسول اکرم ﷺ نے ان میں سے بہت سے لوگوں کے سامنے بیان فرمایا تھا۔ وہ حدیث یہ تھی ”حکومت کے حق دار قریش ہیں“ اس حدیث رسول کو سن کر انصار بالکل خاموش ہو گئے اور سب نے سر تسلیم خم کر لیے پھر آپ نے خلافت کے لیے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ”تم ان میں سے جس سے چاہو بیعت کر لو میں تم سے خوش ہوں“ یہ سن کر حضرت عمر فاروق نے کہا خدا کی قسم! اگر میری گردن مار دی جائے تو مجھے پسند ہے، بہ نسبت اس کے کہ میں اس قوم پر حکمرانی کروں جس میں ابو بکر جیسے شخص موجود ہوں۔

پھر حضرت عمر فاروق اور بڑے بڑے مہاجر و انصار صحابہ نے اپنی رضا اور خوشی کے ساتھ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ان کی اطاعت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر پیش قدمی کرنے لگے۔ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا کہ اے ابو بکر! آپ کو ہمارے آقا تاجدار کائنات ﷺ نے دین کے کام میں آگے رکھا اور اپنے سامنے نماز میں امام بنایا۔ ہم آپ کو دنیا کے کام میں بھی اپنے آگے رکھیں گے، آپ ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں بیعت کروں۔ [24]

اللہ اور عبدالرحمن اور آپ کی صاحبزادیاں عائشہ، اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمن اور نواسے حضرت عبداللہ بن زبیر، یہ سب مومن اور شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔ آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کو یہ فضیلت حاصل ہو۔ [22]

فراقِ جانِ جاناں میں اسیرانِ حسنِ مصطفیٰ کا حال: سنن ترمذی میں ہے کہ جانِ جاناں ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا عمر فاروق ﷺ جیسے قوی اعصاب عاشق بھی حواس کھو بیٹھے اور شدتِ فراقِ محبوب میں ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر مدینے کی گلیوں میں دیوانہ وار کہتے پھر رہے تھے کہ اگر کسی سے میں نے یہ سن لیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو اس کا سر اس کے بدن سے جدا کر دوں گا، دوسرے تمام صحابہ پر بھی ایک اضطرابی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ صحابہ کرام کی اضطرابی کیفیت کی خبر جب حضرت صدیق اکبر ﷺ تک پہنچی تو آپ فوراً صحابہ کے درمیان پہنچے اور بڑی دانش مندی اور دور اندیشی سے صحابہ کو مطمئن کیا۔ جب حضرت صدیق اکبر ﷺ لوگوں کے پاس آئے تو لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے، حضرت صدیق اکبر ﷺ نے حمد و صلاۃ کے بعد فرمایا ”تم میں سے جو آدمی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ وفات پا چکے اور جو آدمی اللہ کی عبادت کرتا ہے تو یہ جان لے کہ اللہ زمرہ ہے اسے موت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”محمد (نبی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا) آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مسیحیت اور تکلیفیں جھیلنے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں پھر اگر آپ ﷺ وفات فرما جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اپنے (پچھلے مذہب کی) لٹے پاؤں پھر جاؤ گے (یعنی کیا ان کی وفات یا شہادت کو معاذ اللہ! دین اسلام کے حق نہ ہونے پر محمول کر دو گے؟) اور جو کوئی اپنے لٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا۔ اللہ تعالیٰ عنقریب (مسیحیتوں پر ثابت قدم رہ کر) شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا۔ (آل عمران: 144)

راوی حدیث کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! حضرت صدیق اکبر کے پڑھنے سے پہلے گویا لوگوں کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمایا ہے، جب آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی تو لوگوں نے بہت کچھ سیکھ لیا، اس وقت کوئی ایسا بندہ نہیں تھا جو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت نہ کر رہا ہو۔ [23] معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق صحابہ میں سب سے زیادہ دانش مند اور بقول ابن کثیر سب سے زیادہ علم

خراق یار میں وصال یار : حاکم نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی موت کا اصل سبب رسول اللہ ﷺ کی وفات تھی، اس صدمہ سے آپ کا جسم گھٹنے لگا، یہی آپ کی وفات کا باعث ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے بیان کیا ہے کہ والد محترم کی علالت کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ آپ نے سات 7 جمادی الآخر بروز پیر غسل فرمایا۔ اس روز بہت سردی تھی جس کی وجہ سے آپ کو بخار آگیا، چند روز تک آپ بیمار رہے۔ اس درمیان میں آپ نماز کے لیے بھی باہر تشریف نہ لے جاسکے۔ اسی بخار کے باعث 63 سال کی عمر میں پیر اور منگل کی درمیانی شب 22 جمادی الآخر 13ھ میں اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ فرما گئے۔ وصیت کے مطابق آپ کی اہلیہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا، حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھایا، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ نے قبر میں اتارا، حجرہ عائشہ میں رسول اللہ ﷺ کے پہلے مبارک میں اس طرح دفن کیے گئے کہ ان کا سر مبارک محبوب رب العالمین ﷺ کے شانہ کے مقابل رہا۔ [27]

ازواج (بیویاں) و اولاد : حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کے 6 بچے تھے، تین بیٹے، تین بیٹیاں، یہ بچے چار بیویوں سے تھے۔ تفصیل یوں ہے عبداللہ اور اسماء ان دونوں کی والدہ کا نام قتیلہ تھا۔ عبد الرحمن اور حضرت عائشہ دونوں کی والدہ کا نام ام رومان تھا۔ محمد کی والدہ اسماء بنت عمیس تھیں اور ام کلثوم کی والدہ کا نام حبیبہ بنت خابجہ تھا۔

صدیق اکبر کے فضائل و خصائل کا تذکرہ سننا سنت مصطفیٰ ہے: حافظ ابن عساکر بیان کرتے ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ سے پوچھا کیا تم نے ابوبکر کے بارے میں بھی کچھ (منقبت کے اشعار) کہے ہیں؟ حسان نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ نے کچھ منقبت کے اشعار سنائے جنہیں سن کر آقا ﷺ بہت خوش ہوئے۔ چند اشعار کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں (1) جب تم اپنے سچے بھائی کے دکھ درد کو یاد کرنے لگو تو اپنے بھائی ابوبکر کے کارناموں کو یاد کر لینا (2) آپ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں، آپ سب سے زیادہ متقی، عادل اور حقوق و ذمہ داریوں کو نبھانے میں سب سے زیادہ وقار دار ہیں۔ (3)

آپ رسول اللہ ﷺ کے ثانی، آپ کے فرماں بردار، ہمیشہ ساتھ رہنے والے اور مدد و مرجع خلایق ہیں۔ آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں

خلیفہ اول کا بے مثال پہلا خطبہ خلافت : خلافت کی بیعت لینے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے جو خطبہ پڑھا وہ اسلام کی اصل حقیقت کی تصویر کشی رہا ہے اور اس راز کو ظاہر کرتا ہے جس کے سبب سے اسلام نے اتنی تیزی کے ساتھ پوری روئے زمین پر اپنا سایہ پھیلا دیا، وہ خطبہ یہ ہے:

”اے لوگو! میں تمہارا امیر مقرر کیا گیا ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میں اس قائل نہیں تھا، میں تم سے بہتر نہیں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا، میں پھر جاؤں تو سیدھا کرنا، سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے، تم میں سے جو کمزور ہے وہی میرے نزدیک طاقت ور ہے، یہاں تک کہ میں اُس کو اُس کا حق لے کر دوں، تم میں جو طاقت ور ہے وہی میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کر لوں، تم میں سے کسی کو جہاد ترک نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ جب بھی کوئی قوم جہاد کو چھوڑ دے گی اللہ تعالیٰ اس قوم کو ذلت میں مبتلا کر دے گا۔ جب تک میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کروں تو میری فرماں برداری کرنا، اگر مجھ سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب ہو تو تم سے فرماں برداری کروانے کا مجھے کوئی حق نہیں۔“

حضرت سیدنا صدیق اکبر کا یہ خطبہ ان کی متوازن شخصیت اور کردار کا آئینہ دار ہے اور دنیا بھر کے امرا و سلاطین، بالخصوص مسلم حکمران و قائدین کے لیے اس خطبہ میں بڑا سبق ہے۔ [25]

خلافت صدیقی کے ذوقین اور اہم کارنامے : حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے دور خلافت میں مخالفین دین کا خوب محاسبہ فرمایا، آپ کے زمانہ خلافت میں اسلامی فوج شام و عراق وغیرہ ملکوں کو فتح کرنے اور ان کے دفاع میں مصروف رہی۔ جو صدقات و زکوٰۃ اور جزیہ وغیرہ عہد رسالت میں لیا جاتا تھا حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں بھی تمام عرب سے وصول ہوتا رہا۔ مسلحہ کذاب جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اسود غسی جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا جس کی وجہ سے بہت بڑا فتنہ برپا ہو گیا، تقریباً اسی (80) ہزار آدمی اس کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے۔ آپ کی حکمت و تدبیر اور مجاہدانہ کردار سے یہ فتنہ ختم ہوا۔ [26] حضرت ابو بکر صدیق کی مدت خلافت کل ڈھائی سال کی تھی۔ 12 یا 13 ربیع الاول، 11ھ کو خلافت کی بیعت ہوئی، تیسرے سال 22 جمادی الآخر 13ھ میں وصال ہوا۔

ہمارا حال سنو جائے، ان کی بے داریاں دیکھ کر کچھ ہماری غفلت دور ہو، ان کی گریہ و زاری دیکھ کر ہمیں رونے کا طریقہ آئے، محبوب کے لیے ان کی بے قراریاں دیکھ کر ہم نفس کے قید سے چھٹکارا پائیں اور ان کی مستیاں اور مشاہدے دیکھ کر کچھ ہم لذت دید کے طالب بنیں۔

حوالے

- (1) حلیۃ الاولیاء 1/29، (2) مختصر تاریخ دمشق 37/13 (3) تاریخ الخلفاء، ص 30 (4) المواہب اللدنیہ مع زرقانی 130/1 (5) رحۃ اللطیفین، قاضی محمد سلمان منصور پوری، جلد 1، ص: 40 (6) مختصر تاریخ دمشق 69/13 (7) الاستیعاب 1/329 (8) الکافی فی التاریخ 402/2 (9) سنن الہمدی، 252/1 (10) الاستیعاب 1/331 (11) الریاض النضر 1/78 (12) مدۃ الصلوٰۃ 243 (13) تاریخ الخلفاء 31/14 (14) الریاض النضر 1/201 (15) ارشاد الساری شرح صحیح البخاری 6/210-209 (16) المواہب اللدنیہ، 197/1۔ مدارج النبوة، 26/2 (17) سنن الہمدی والرشاد، 303/2 (18) الاماہب 2/334 (19) صحیح بخاری، کتاب الناقب (20) تذکرے اور محبتیں، ص 29+28، بحوالہ: کتاب الزہد (21) کشف الکجب، 109 (22) تفسیر مظہری، ج: 8، ص 404+405 (23) صحیح بخاری، کتاب الجہاد (24) حضرات القدس، شیخ بدرالدین نقشبندی سرہندی، (خلیفہ اول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی) (25) تاریخ تمدن اسلام، 66، مصنف: جرجی زیدان (26) حضرات القدس، بحوالہ: تاریخ الخلفاء (27) بخاری شریف کے ایمان افروز واقعات، تاریخ الخلفاء (28) الاستیعاب، 320/29 (29) کنز العمال، ج: 6، ص 320+318

☆ امام و خطیب مکہ جامع مسجد، ارشد گمر، جمشید پور، جھارکھنڈ

07070281510

جنہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ کی تصدیق کی۔ [28]
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”صدیق کی منقبت کہو میں سننا چاہتا ہوں“ حضرت حسان بن ثابت سنا چکے تو حضور اکرم ﷺ خوش ہو کر مسکرا پڑے، مسکراہٹ سے آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا حسان! تو نے سچ کہا ہے واقعی میرے صدیق ایسے ہی ہیں جیسے تو نے بیان کیا۔ [29]

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نعت مصطفیٰ کی طرح منقبت صدیق اکبر سننا سنت مصطفیٰ ہے اور سننا سنت صحابہ ہے نیز حضرت سیدنا صدیق اکبر کی مدح سرائی فضائل و خصائل پر اظہار مسرت، ہمارے آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ اور اللہ کے نیک اور محبوب بندوں کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء کرام اور ان امتوں کے حالات و واقعات کو بہت سی جگہوں پر تفصیل سے بیان کیا ہے، مگر کئی جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں انبیاء و مقبولین کے ذکر کو ہی عنوان کلام بنایا گیا ہے یہاں تک کہ کئی سورتوں کے نام بھی اس کے محبوب و مقبول بندوں کے نام پر ہیں جیسے محمد، ابراہیم، لقمان، مریم، انبیا وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام کے ہر دور میں صحابہ کرام سے لے کر آج تک اللہ کے محبوب و مقبول بندوں کا ذکر کرنا ان کے حالات، واقعات، ریاضت و عبادات، مشاہدات و کمالات اور اقوال و فرمودات کا بیان کرنا ہر صاحب ایمان و محبت کا محبوب عمل رہا ہے۔

ائمہ محدثین، علمائے کالمین اور اولیائے عارفین سب اپنے اپنے ذوق کے مطابق ان تذکروں کو لکھتے، پڑھتے سناتے اور سنتے رہے ہیں تاکہ اس سنت الہیہ پر عمل کی برکتیں نصیب ہوں اور اس کے محبوب بندوں کی بات سن کر کچھ ہماری بات بن جائے، ان کا حال جان کر کچھ

الجامعہ القادریہ رحمانیہ و مدرسہ گلشن فاطمہ چھتیس گڑھ

یہ صوبہ مدھیہ پردیش سے کٹ کر بنا ہے جو بہت ہی پچھڑا علاقہ ہے جہاں پر اچھے مدرسے کی ضرورت تھی، کوئی صحیح ادارہ نہ تھا۔ صوفی ملت خلیفہ سرکار حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مولانا صوفی الشاہ عبدالرحمن رضا قادری کا اس علاقہ میں دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں ۱۹۸۰ء میں آنا ہوا۔ بہت سے لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔ ایک اچھے دینی مدرسہ کی ضرورت تھی، حضرت نے ایک ایکڑ زمین پر الجامعہ القادریہ رحمانیہ اور مدرسہ گلشن فاطمہ (نسواں) کی بنیاد رکھی جس کی تعمیر و ترقی میں اب تک ساٹھ لاکھ روپے لگ چکے ہیں۔ ۵۰ طلبہ اور ۱۰۰ طالبات زیر تعلیم ہیں جن کے لیے قیام و طعام کا بھی انتظام ہے۔ اس کا سالانہ جلسہ چار سال سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ امسال بھی ۱۹، ۲۰، مارچ ۲۰۱۶ء میں ”آل چھتیس گڑھ کانفرنس“ کے نام سے ہو رہا ہے۔ ۱۹، مارچ کو عورتوں کا دینی جلسہ ہوگا۔ دوسرے دن شب میں کانفرنس کا اجلاس ہوگا۔ حضرت صوفی ملت نے اس علاقہ میں بہت سے مدرسے قائم کیے اور مسجدوں کی بنیاد رکھی۔ جملہ اسلامی بھائیوں سے شرکت کی گزارش ہے۔

ہند میں اسلام کی باغ و بہار خواجہ غریب نواز کی دعوت و تبلیغ کا ثمرہ

☆ عطاء الرحمن خوری

اسلام کی شمع روشن ہو چکی تھی۔ مالا بار کے راہِ زمون سامری نے محیر العقول معجزہ ”شق القمر“ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کچھ دن بعد اسلام قبول کر لیا۔ ہند سے ایک وفد بارگاہ رسالت میں زنجیل (سوٹھ) کا تحفہ لے کر حاضر آیا تھا (مستدرک، حاکم، ج ۳ ص ۳۵، بحوالہ: سلطان الہند، ص ۱۳، از: ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی)

ہندوستان پر کئی مجاہدین نے فوج کشی کی۔ غزوہ ہند کا یہ ذوق محض کشور کشائی کے جذبے سے نہیں تھا بلکہ انہوں نے جہاد ہند کے لیے پیش رفت ارشاد نبوی کی تکمیل کے لیے کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت امین مریم کا ساتھ دے گا۔ (مرجع سابق، ص ۱۳)

مسلم فاتحین و سلاطین نے طاقت و قوت کے زور پر ہندوستان میں شمع اسلام کو روشن کیا۔ تاج و تخت کے مالک بنے اور شاہانہ مطہرات کے جلوے دکھا کر رخصت ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی شمع اسلام ٹٹم کر ماند پڑ گئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سرزمین ہند پر مجاہدین آئیں، تاجروں کے قافلے آئیں، داعیانِ دین تشریف لائیں، مگر اسلام کو استحکام کیوں حاصل نہ ہوا، اسلام کے اثرات لحاتی کیوں تھے؟ درحقیقت قدرت خداوندی نے ہندوستان کی فتح اور یہاں اسلامی اقتدار کا قیام ایسے فرزندِ توحید کے نام لکھ دیا تھا جس نے للہیت، ربانیت، عشقِ خدا، ذوقِ اتباعِ سنت، حبِ رسول، دل سوزی، بلند ہمتی، تازگیِ فکر، نورِ بصیرت، فراستِ ایمانی، حقیقت پسندی، اعتقادِ صحیح، عملِ صالح، وسعتِ قلب و نظر اور اخلاص و ایثار کی متاعِ گراں بہا سے شمع اسلام کو بھاک کی تابندگی عطا کی۔

اسے دنیا قطب الاقطاب، معین الملتہ والحق، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے نام سے جانتی ہے۔ مجاہدین، تاجروں، خود مختار حکمرانوں سے اسلام کو وہ استحکام نہ مل سکا جیسا نائبِ النبی فی الہند نے عطا فرمایا۔ آپ نے صبحِ قیامت تک کے لیے اسلامی

ہندوستان کبھوں، کبھوں، رعنائیوں، خوشبوؤں اور باغ و بہار کی سرزمین ہے۔ سرزمین ہندوستان متعدد وجوہ سے اہمیت و خصوصیات کی حامل ہے۔ بھلا وہ دھرتی جہاں سب سے پہلے نبی البلیغ سیدنا آدم علیہ السلام اتارے گئے، بابا آدم نے اسی سرزمین پر ایک عداوت بہائے، تین سو سال تک دوتے رہے اور آسمان کی طرف آپ نے حیا کی وجہ سے سر نہیں اٹھایا، آپ نے دعائیں اسی جگہ مانگیں، آپ کی توبہ یہیں قبول ہوئی، پیارے مصطفیٰ ﷺ کا وسیلہ رب کی بارگاہ میں آپ نے اسی دھرتی پر پیش کیا، محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پاک کا نعرہ و غلغلہ زمین پہ سب سے پہلے یہیں بلند ہوا، بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کا مزار پاک بھی ہندوستان میں ہے (اجودھیہ میں بتایا جاتا ہے) بقولہ و تامل کا سلسلہ بھی غالباً یہیں سے شروع ہوا گویا کہ ہندوستان تمام مسلمانوں اور انسانوں کا آبائی وطن ہے۔ سید الملائکہ جناب جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں سب سے پہلے سرزمین ہند پائے۔

سب سے پہلے اذان بھی یہی ہوئی ہوئی۔ سب سے پہلی نماز بھی یہیں ہوئی، جو آپ نے قبول توبہ کے شکرانے میں ادا فرمائی۔ آپ نے چالیس حج اور ایک ہزار عمرے بھی اسی سرزمین ہند سے مکہ پیدل جا کر ادا فرمائے، کعبہ چوں کہ آپ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے فرشتوں کے ذریعے تعمیر ہو چکا تھا۔ جنتی اوزار بھی یہی اتارے گئے۔ جنتی برگ و ثمر اور خوشبوئیں یہیں اتاری گئیں (حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ انجیر کے پتے، گجورہ کھجور، کیلا اور لیموں وغیرہ اتارے گئے تھے) فصلِ گل و شبنم، بیڑ پودے اور کھیتیاں سب سے پہلے اسی دھرتی پہ لہلہائیں۔ حضور ﷺ لوگوں کو ہندوستانی بڑی بوٹی ”عود ہندی“ کے استعمال پر زور دیتے تھے کہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے۔

جس ملک سے پیغمبر اسلام کی والہانہ محبت کا عالم یہ ہے کہ وادیِ حجاز میں ہند کی خوشبوئے محبت کو محسوس کرتے ہوئے مقدس سرزمین اسلام کی دعوت و تبلیغ سے کیسے محروم رہ سکتی تھی۔ دور رسالت ہی میں یہاں

اولیائے کرام کے مزارات پر حاضر ہو کر سلام نیاز پیش کرتا ہے اور اپنے من کی مراد پاتا ہے۔ اولیائے کرام ہی دین کے سچے پاسان و علم بردار ہیں، یہی گروہ فرمان باری تعالیٰ و کونو امع الصدقین کی گہی تفسیر ہے۔ ان نفوس قدسہ کی طرف ہمارا قلبی لگاؤ ہوتا اس پر فتن دور میں نہایت ضروری ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں آکر اسلام کو خوب پھیلایا، اسلامی شریعت سے لوگوں کو آشنا کیا، ظلمت کدہ ہند کو دین مصطفیٰ کے نور سے روشن کیا، آپ نے اس تبلیغی مشن کو ۴۵ سالوں تک جاری رکھا۔ آپ کے دم قدم سے اسلامیات و بینات کا خوب فروغ ہوا، جسے تاریخ میں کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔

غریب نواز ہندوستان کیا تشریف لائے، اسلام آیا، ایمان کی باد بہاری چلی۔ محبت و اخوت، صداقت و دیانت، عدل و انصاف، مساوات و رواداری کا نظام برپا ہوا۔ نہ تیراٹھانہ تلوار اٹھی، نہ توبت پرستی کی مذمت کی، نہ تو جتوں اور بت خالوں کو چھو، نہ چھیڑا۔ یہ تو محض ان کی نگاہ کیسا گر کی کشش تھی۔ ترشول برداروں کا جھٹکا جھٹکا آیا، جب نظر اٹھی، سب اس نظر پر تاثیر کا اسیر ہو کر رہ گئے۔ وہ ہندوستان جہاں بت پرستی عام تھی وہاں توحید پرستی عام سے عام تر ہو گئی پھر ایک دن وہ آیا، غریب نواز ہندوستان کا طغرائے افتخار قرار پائے۔ اب حکمران کوئی بھی ہو، ان کی چوکت پر جہیں سائی کرتا دکھائی دیتا۔ یہ نہ صرف ہندوستان تک محدود تھا، دنیا کے تاجوروں کا تانتا بندھ گیا جو اس تاجدار ہند کی دیوڑھی جان و دل کا نذرانہ لیے حاضر آیا۔ ہندوستان میں مذہبی مقامات اور مذہبی تہواروں کی کمی تو نہیں، مگر مختلف قوموں کا اجتماع امراء و رؤساء، دُور و محکراں کی جو بھیڑ یہاں اکٹھی ہوتی ہے وہ کہیں اور نظر نہیں آتی۔

مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ کی دعوت و تبلیغ پر نوے لاکھ سے زیادہ کفار و مشرکین نے اسلام قبول کیا۔ یہ حضرت خواجہ کا ایسا کارنامہ ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج ہندوستان میں ایمان و اسلام کی جو بہاراں اور نور نظر آ رہا ہے یہ سب حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی دعوت و تبلیغ ہی کا ثمرہ ہے۔ آپ نے تقریباً ۴۵ سال تک سر زمین ہند پر دعوت توحید اور تبلیغ دین فرمائی اور ظلمت کدہ ہند میں اسلام کا اُجالا پھیلایا۔ قطب الاقطاب سید الانبیاء، نیر آسمان معرفت معین الملئ والحق والدین کا اسم گرامی معین الدین ہے والدین حسن کہہ کر پکارتے۔ آپ نجیب الطرفین سید تھے۔ شجرہ نسب بارہویں پشت میں امیر المومنین

بنیادوں کو مضبوط و مستحکم فرمادیا۔ ہم ہندوستانیوں کو بھی چاہئے کہ رسول اکرم ﷺ کی نگاہ خاص کے فیوض و برکات کو حاصل کرتے ہوئے مقصد خواجہ پر عمل کریں، دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیں اور بزرگان دین سے محبت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ ان کے مشن کو عام کیا جائے۔

اللہ پاک نے سلطان الہند، عطاءے رسول حضرت خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری قدس سرہ (۶۳۳/۵۳۳ھ) کو وہ عزت و عظمت اور رفعت و بلندی سے سرفراز کیا کہ اہل تاریخ و سیر کی توبات دیگر ہے، ارباب سیاست و حکومت بھی غریب نواز کی حکومت و سلطنت کو اب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز ہندوستان کیا آئے بہار آگئی، اسلام کی رونق و روشنی نے کفر و ضلالت اور نفاق و جہالت سے لوگوں کے قلوب کو چمکائی و مٹھائی کیا۔ آج دین کی جو باغ و بہار نظر آ رہی ہے وہ حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی ہی تبلیغی کاوشوں اور بے پناہ دینی مشقتوں کا ثمرہ ہے، کیوں نہ ہو کہ خود ہمارے آقا حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنے دربار اقدس میں حاضری کے وقت یہ بشارت سنائی:

”اے معین الدین! تو میرے دین کا معین ہے، میں نے تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کی، وہاں کفر و ظلمت پھیلی ہوئی ہے۔ تو اجمیر جا، تیرے وجود سے ظلمت و کفر دور ہوگی اور اسلام کی رونق بڑھ جائے گی۔“ (سیر الاقطاب، ص: ۱۲۴)

اسی طرح حج کے دوران کعبہ میں حضرت خواجہ یاد الہی میں مشغول تھے تو آپ نے ایک غیبی آواز سنی ”اے معین الدین! ہم تجھ سے خوش ہیں، ہم نے تجھے بخش دیا جو کچھ چاہے مانگ عطا کروں۔“

(اہل سنت کی آواز، مارہرہ شریف، ص: ۱۵۸)

یہ تمام بشارتیں اور خوش خبریاں حضرت غریب نواز کی بارگاہ الہی میں مقبولیت کی واضح روشن دلیلیں ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے ساری کائنات اس کے تابع ہو جاتی ہے۔ خود خالق کائنات اس بندہ کی مدد و اعانت فرماتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ (سورہ محمد، ۷۲/۷۱)

حقیقت یہ ہے کہ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ و اشاعت، اس کی عبادت و ریاضت اور تقویٰ و طہارت کو اپنا اوڑھنا، چھوٹا بنالیا تو خداوند قدوس نے انہیں وہ عزت و عظمت عطا فرمائی جو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔ آج ہر ایک دکھ درد کا مارا،

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ مادرزاد ولی ہونے کے ساتھ بلند پایہ عالم، مصنف اور شاعر بھی تھے۔ دلیل العارفین، زبدۃ العقائد اور دیوان آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔ ”فوائد السالکین“ آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جسے حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا۔ اب نائب النبی فی الہند سرکار غریب نواز علیہ الرحمہ کے کچھ ارشادات و تعلیمات نقل کیے جاتے ہیں جو بڑے بامعنی اور زندہ گیوں میں انقلاب برپا کرنے والے ہیں:

خدا شناسی: (۱) خدا کی شناخت اس شخص کو ہوگی جو غفلت سے علاحدہ رہے اور خود کو عارف نہ سمجھے۔ (۲) عارف کی نشانی یہ ہے کہ خدا کے سوا تمام چیزوں کی محبت دل سے نکال دے۔ (۳) خدا جس کو دوست رکھتا ہے اس کے سر پر بلاؤں کی بارش کرتا ہے۔ (۴) عارف وہی ہے جس میں تین رکن پائے جائیں، حیثیت، تعظیم اور حیا۔ (۵) ہر دور میں دنیا میں خدا کے سیکڑوں ایسے مقبول دیارے بندے ہوتے ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا، وہ دم نامی کے گوشے میں انتقال فرما جاتے ہیں۔ لہذا دنیا کو اولیائے کرام سے خالی مت سمجھو۔ (۶) توکل یہ ہے کہ خلعت کا رنج و مصیبت اٹھائے اور کسی سے شکایت اور اظہار نہ کرے۔

فصلی: (۷) ہر روز آسمان سے دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک پکارتا ہے کہ جس سے فرض الہی دانستہ ترک ہوا، وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت سے باہر ہو گیا، پھر دوسرا کہتا ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ترک کیا وہ قیامت کے روز شفاعت سے محروم رہے گا۔ (۸) خدائے عزوجل نے کسی عبادت کے بارے میں اتنی تاکید نہیں فرمائی جتنی نماز کے لیے۔ (۹) نماز مومنین کی معراج ہے اس کی حفاظت کامل طور پر کرنی چاہئے۔ (۱۰) نماز قرب الہی کا زینہ ہے۔ (۱۱) نماز ایک عہدہ ہے، اگر اس عہدہ سے سلامتی کے ساتھ بری الذمہ ہو گیا تو نجات ہے ورنہ خدا کے سامنے شرمندگی کی وجہ سے منہ سامنے نہ ہوگا۔ (۱۲) اگر نماز کے ارکان ٹھیک طور پر ادا نہ ہوئے تو وہ پڑھنے والے کے منہ پر بار دی جاتی ہے۔

نیکی و غیبت: (۱۳) نیک کام کرنے سے بہترین نیکوں کی محبت اور برے کام کرنے سے بدترینوں کی محبت ہے۔ (۱۴) گناہ کرنے سے اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا کہ اپنے کسی بھائی کو حقیر یا ذلیل سمجھنے سے۔ (۱۵) مذہب اہل سلوک میں پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے۔ خواہ وہ چیزیں الگ الگ کیوں نہ دیکھی جائیں (۱) والدین

کو دیکھنا (۲) قرآن مجید کو دیکھنا (۳) علمائے ربانی کو دیکھنا (۴) خانہ کعبہ کو دیکھنا (۵) اپنے بزرگ و اہل بیت کو دیکھنا۔ (۱۶) جو شخص چاہتا ہے کہ محشر کے المناک عذاب سے محفوظ و مامون رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مصیبت زدوں کی فریادیں کرے، عاجزوں کی حاجت روائی کرے اور بھوکوں کو پیٹ بھر کھانا کھلائے۔ (۱۷) جو شخص با وضو سوتا ہے اس کی روح زیر عرش سایہ کنایں رہتی ہے۔ (۱۸) الحمد شریف کثرت سے پڑھنا حاجت روائی کے لیے اکسیر علاج ہے۔ (۱۹) ماں باپ کا منہ دیکھنا اولاد کے لیے عبادت ہے۔ جو لڑکا والدین کی قدم بوسی کرتا ہے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ فرمایا خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے کہ میں نے جس قدر مراحب پائے اپنے والدین سے پائے۔ (۲۰) عالم کی زیارت اور رویہ شوں کی دوستی نزول برکت کا سبب ہوتی ہے۔

اصلاح نفس: (۲۱) چار عمل نفس کے لئے زینت ہیں، بھوکے کو کھانا کھانا، مظلوم کی امداد کرنا اور دشمن سے مہربانی اور سلوک سے پیش آنا۔ (۲۲) چار مصفیت نفس کے جوہر ہیں: حسرت میں غنا کا اظہار کرنا، بھوک کے وقت سیری کا اظہار کرنا، غم کے وقت خوش رہنا، دشمن کے ساتھ دوستی کرنا۔

اصلاحی ہوا میں: (۲۳) محبت کے چار درجے ہیں: ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، ذکر الہی بدرجہ اتم کرنا، اس کے ذکر میں خوش و خرم رہنا، وہ اذکار و اشغال اختیار کرنا جو دنیاوی محبت کے مانع ہوں اور ہمیشہ روتے رہنا۔ (۲۴) محبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ بری محبت سے بُرا اثر اور نیک محبت سے اچھا اثر ہوتا ہے۔ (۲۵) شقی وہ ہے جو گناہ کرے اور امید رکھے کہ میں مقبول بندہ ہوں۔ (۲۶) جھوٹی قسم کھانے والے کے گھر سے برکت جاتی رہتی ہے اور وہ برباد ہو جاتا ہے۔ (۲۷) قبرستانِ عبرت کی جگہ ہے وہاں جا کر ہنسنا یا قہقہہ لگانا یا کھانا پینا یا کوئی اور دنیاوی فعل نہیں کرنا چاہئے۔ (۲۸) موت سے پہلے توشیح آخرت تیار کرو اور موت کو ہر وقت سر پر رکھو۔

اللہ پاک ہمیں بزرگوں کے دامن سے وابستہ رکھیں اور اوصافِ حمیدہ سے مزین ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

☆ مبلغ سنی دعوت اسلامی (جرنلسٹ) مالیکاؤں، ضلع ناسک

مہاراشٹر (انڈیا) موبائل نمبر: 9270969026

حضرت شیخ الاسلام اور فن خطابت

۱۳، ۱۴، ۱۵ جنوری ۲۰۱۵ء کو بیلاگام، کرناٹک میں ہوئے ”کل ہند حضرت شیخ الاسلام سیمینار“ میں پڑھا گیا یہ مقابلہ

صادق رضا مصباحی ☆

سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں۔ آپ أَفْصَحُ الْقَوْبِ وَالْعَجْمُ تھے۔ آپ جیسا خطیب بھلا چشم فلک نے کب دیکھا ہوگا۔ یہ آپ کی نطق کی ساحری اور گویائی کا اعجاز ہی تھا کہ تیس سال کی لیل مدت میں صحراے عرب میں کم و بیش لاکھ چوبیس ہزار مردان خدا اسلام قبول کر چکے تھے۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی میاں کچھ چھوٹی مدظلہ العالی کی شخصیت خطابت کے اسی تسلسل پیہم کا نام ہے جس کا سراسر سلسلہ بسلسلہ ہمارے آقائے کائنات ارواحنا فداه ﷺ کی مبارک گویائی سے جاملتا ہے۔ حضرت مدنی میاں دور حاضر میں عنوان خطابت کا ایک جلی عنوان ہیں اور اہل سنت کی ایک عظیم ترین علمی شخصیت جو نہ صرف خطیب بلکہ ایک دانشور، محدث، مفسر، عالم دین، مدبر، مفکر اور شیخ طریقت کی حیثیت سے بھی برصغیر کے علما و مشائخ کی صلب اول میں شہ نشین ہیں۔ آج اہل سنت میں آپ کو مقام امتیاز و اعتبار حاصل ہے۔

کچھ چھہ مقدسہ کے مبارک خانوادے خاتواہ اشرفیہ میں پروان چڑھنے والا یہ شاہ زادہ، کسے معلوم تھا کہ ایک دن آسمان خطابت پر نیر تاہا بن کر چمکے گا اور اس کی تابناکیوں سے نہ جانے کتنوں کے خاتمہ دل میں ایمان کے ققمے روشن ہوا نہیں گے۔ حضرت شیخ الاسلام کی خطابت کی گوہر فشانیاں نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط ہیں۔ ان کے خطابات سننے اور ان کے خطابات کے مجموعے کے مطالعے کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ خطابت کی سارح خوبیاں حضرت کے اندر بدرجہ اتم موجود ہیں۔ خطابات برطانیہ، خطابات حیدرآباد، خطابات نظامیہ اور خطابات شہادت وغیرہ میرے اس دعویٰ کی دلیل کے لیے بہت کافی ہیں۔ یہ خطابات محض خطابات نہیں بلکہ علم و فکر اور معانی و مفہیم کا ایک بحر موج ہے جو ذہن و فکر کے ساحل سے ٹکرا رہا ہے۔ خطابات برطانیہ کے مطالعے کے بعد مجھے حیرت ہوئی کہ اس میں ایسی یکسانیت اور ربط و تسلسل ہے جو تحریروں کا خاصہ ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ

خطابت ورعہ پیبری ہے اور نہایت عظیم ترین فن، ایسا فن جس کی تاریخ دراصل حیرت ناک یوں اور فنوں کا ریوں سے عبارت ہے۔ خیال رہے کہ میں خطابت کی بات کر رہا ہوں تقریر کی نہیں کیوں کہ میرے فہم ناقص میں تقریر اور خطابت الگ الگ ہیں۔ ہاں تقریر کو خطابت کا اردو لفظ کہا جاسکتا ہے۔ تقریر اور خطابت کے درمیان ایک لطیف سا فرق ہے جو دونوں کے درمیان ایک باریک سی لکیر کھینچ دیتا ہے جس کا احساس صرف ذوق لطیف ہی کو ہو سکتا ہے۔ ورنہ ہمارے معاشرے میں تو ہر مقرر کو خطیب الہند، خطیب اہل سنت اور نہ جانے کس کس خطاب سے ملقب کیا جاتا ہے اور جناب ”خطیب“ بھی اپنے تئیں خوش گمانی میں زندگی گزارتے ہیں۔

خطابت دراصل لہجے کے اتار چڑھاؤ، آواز کے زیر و بم اور احساسات کے مد و جزر کا نام ہے۔ چیخ و پکار، گلے پھاڑنے اور دھاڑنے کا نام خطابت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تقریر تو ہر کوئی کر سکتا ہے مگر خطابت خوش نصیبوں کے ہی مقدر میں لکھی ہوتی ہے۔ خطابت صحیح معنوں میں جادوگری ہے، ساحری ہے، پانی میں آگ لگا دینے کا عمل ہے، شہباز کو مولے سے لڑا دینے کا ہنر ہے اور ظالم مالک کے سامنے مردود کو قوت حوصلہ عطا کرنے کا فن ہے۔ دنیا بھر میں جب بھی، جتنے بھی، جہاں کہیں بھی اور جو بھی انقلابات آئے ہیں، خطبا کی ساحری اور جادوگری کی لہروں پر ہی آئے ہیں۔

قرآن کریم نے بالکل صحیح فرمایا ہے: إِنَّ الْبَيَانَ لَيْسَ خَوْفِي بَيَان (خطابت) جادو ہے۔ واقعہ یہی ہے کہ یہ جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔ انبیاء کرام کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں۔ یہ اپنے دور کے بہترین خطیب تھے۔ اللہ عز و جل نے ان کے اندر خطابت کی سارح خوبیاں ودیعت فرمادی تھیں۔ وہ جب ان قدرتی خوبیوں کو بروئے کار لاتے تھے تو دلوں کی خنجر زمین پر کشت ایمان لہلہا اٹھتی تھی۔ نبی کریم ﷺ کی

اگر ان خطبات کو پڑھے گا یا سنے گا تو اس کا ایمان و اعتقاد پختہ تر ہو جائے گا اور پھر بد مذہبیت کو اس کے قریب گزرنے میں خطرہ محسوس ہوگا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت نہیں ہونا چاہیے کہ اسنے جامع و مانع، علمی، فکری اور سائنٹفک خطبات سے اپنے سامعین کو وہی محظوظ کرا سکتا ہے جو نہایت بالغ نظر عالم دین اور دانشور ہو۔ چالیس سال قبل دیے گئے یہ خطبات آج بھی بالکل تر و تازہ لگتے ہیں اور ان کے دامن پر کھنکی کا ہلکا سا دھبہ بھی نہیں معلوم ہوتا۔ شیخ الاسلام کا نہایت گہرا مطالعہ، وسیع تجربہ اور غیر معمولی مشاہدہ ان خطبات سے جھانکتا نظر آتا ہے۔ خطابت کی جو خوبیاں ہو سکتی ہیں وہ سب کی سب حضرت شیخ الاسلام کے خطبات میں موجود ہیں۔ پہلے ان خوبیوں پر ایک نظر ڈال لیں پھر آگے بڑھتے ہیں۔

موضوعاتی تنوع، کمال نظم، ادیبانہ حسن، صوتی آہنگ، ابلاغ عام، تخلیقی عنصر، تحقیقی اور تحریقی مزاج، عدم رکاکت و ابندال، احترام نفسیات، سائنٹفک طرز استدلال

موضوعاتی تنوع: موضوعات میں تنوع اور وسعت وہی پیدا کر سکتا ہے جس کی شخصیت ہمہ گیر، جس کی نظر وسیع اور جس کا مطالعہ غیر معمولی ہو لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ حالات زمانہ پر بھی عموماً نگاہ رکھتا ہو۔ بلا مبالغہ حضرت شیخ الاسلام کی شخصیت ان خصوصیات سے جگمگا رہی ہے۔ ان کے خطبات ان خوبیوں سے حدود درجہ بالا مال ہیں۔ اس پر قلمونی نے خطبات کو ایک الگ رنگ و روغن عطا کر دیا ہے جس سے سامعین کے اذہان کے بند درتے بچے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام حالات کے اعتبار سے موضوع کا انتخاب کرتے ہیں اور ان میں اپنی علمی و فکری گہرائی و گیرائی کے خوبصورت نقوش مرتب کر کے سامعین کو ایک جہان حیرت میں پہنچا دیتے ہیں۔

ادیبانہ حسن: اسلوب تقریر کا ہوا تحریر کا، جب تک جاذب نہیں ہوتا اپنا اثر نہیں دکھا پاتا۔ کلام کی تاثیر اور مقبولیت کا ایک اہم ترین عنصر ادیبانہ حسن، حسن الفاظ اور زبان و بیان کی چاشنی بھی ہے۔ یہ اگر نہ ہوتا اچھی سے اچھی بات قارئین و سامعین کے دلوں پر اپنا بیج نہیں بوسکتی۔ اس کے برخلاف اگر کوئی بات نسبتاً کم اچھی ہو لیکن سلیقہ اعلیٰ رکھنا چھوڑ دے تو وہ اپنا اثر دکھا جاتی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام کے پاس خوبصورت الفاظ کا وسیع تر ذخیرہ ہے۔ لگتا ہے کہ وہ جسے چاہتے ہیں

حضرت شیخ الاسلام نے یہ خطبات محض وقت گزاری اور عقیدت مندوں سے نذرانہ بنور نے کے لیے نہیں بلکہ پوری پلاننگ اور گہرے مطالعے کے بعد سامعین کے حوالے کیے ہیں۔

آج خطابت کے کئی معانی لے لیے گئے ہیں ان میں ایک تو وہ ہے جسے توسیعی خطبہ کہا جاتا ہے اس کے لیے کسی دانشور کو منتخب موضوع پر گفتگو کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ مہمان دانشور اپنا خطبہ تحریر کر کے تشریف لاتے ہیں اور پھر بعد میں یہ خطبہ یا اس نوع کے خطبات کا مجموعہ مرتب ہو کر شائع ہو جاتا ہے۔ اس ذمرے کی درجنوں کتابیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ بعض مقررین کی تقریروں کی ریکارڈنگ کو نقل کر کے تحریر کا لباس پہنا دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی بھی بہت ساری کتب مارکیٹ میں دعوت نگار دے رہی ہیں اور اپنے اپنے حلقے کو متاثر کر رہی ہیں مگر بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ خطبات برطانیہ کا رنگ و آہنگ ہی الگ ہے اور وہ ان سب میں جدا گانہ ہے۔ اس میں نہ زیادہ تفصیل ہے اور نہ اجمال۔ ازل و خیزد بر دل ریزد کی عملی تعبیر ہیں یہ خطبات۔ خطبات برطانیہ کی فہرست سے اندازہ لگائیے کہ عوامی سطح کے یہ خطبات اپنے اندر کس قدر جہان متحرک رکھتے ہیں۔ یہ خطبات دیے تو عوام الناس کے لیے دیے گئے ہیں لیکن بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگوں کے لیے بھی ان میں معانی و مطالب کے حیرت انگیز دریغ موجود ہیں:

پہلا خطبہ: نور مصطفیٰ، دوسرا: عظمت مصطفیٰ، تیسرا وسیلہ، چوتھا: فضیلت رسول، پانچواں: علم غیب، چھٹا: رحمت عالم، ساتواں: رفعت مصطفیٰ، آٹھواں: محبت اہل بیت، نوواں خطبہ عقائد اہل سنت پر مشتمل۔ خطبات کا یہ مجموعہ نہ جانے کتنی اہمات الکتاب کا خلاصہ ہے۔ حضرت شیخ الاسلام کے سائنٹفک طرز استدلال نے اس میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت شیخ الاسلام کے استدلال اور سائنسی طرز تفہیم نے ان خطبات کو بہت بلند سطح پر پہنچا دیا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام کے ان خطبات نے بتا دیا ہے کہ عقائد اہل سنت محض نقلی اور سامعی نہیں کہ ہمارے اسلاف نے فرما دیا ہے تو اسے قبول ہی کر لینا چاہیے بلکہ یہ عقائد و احکام عقلی اور سائنسی بھی ہیں جو موجودہ ذہن و فکر کو اپیل کرتے ہیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو سائنس سے منافی ہو۔ ایک پڑھا لکھا، جانب دار دانشور شیخ کا انسان

والا ہر آدمی معلومات سے متنبہ ہو سکتا ہے اور حسب ظرف کچھ نہ کچھ اپنا حصہ لے کر ہی اکتا ہے۔ عدم ابلاغ خطابت کا بہت بڑا نقص ہے۔ جب سامع کو یہ معلوم ہی نہیں ہوگا کہ ہمارے سامنے جو خطیب کرسی خطابت پر براجمان ہے وہ کیا کہہ رہا ہے تو ظاہر ہے وہ خالی ہاتھ آیا تھا ویسے ہی خالی ہاتھ واپس ہو جائے گا۔ حضرت شیخ الاسلام کا ابلاغ عام بہت مؤثر ہے اور دلوں میں خود بخود راہ بنانا چلا جاتا ہے۔

تخلیقی عنصر: آپ دنیا کے کامیاب ترین لوگوں کی فہرست اٹھا کر دیکھیں ان سب میں ایک چیز مشترک ملے گی اور وہ ہے تخلیقیت۔ انسان کے اندر اگر علم و فکر کا سمندر موجیں مار رہا ہو، اور اس کی پیچہ فضل و کمال کے بوجھ سے دوہری ہوئی جا رہی ہو لیکن اگر اس نے تخلیقی حراج نہیں پایا تو نہ صرف یہ کہ اس کی تقریر پر غیر متاثر ہوگی بلکہ اس کی شخصیت بھی بے اثر اور بے وزن رہے گی۔ ہمارے کارواں میں انجما کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں تخلیقی مزاج کے لوگ بہت ہی کم ہیں، زیادہ تر کا مزاج تقلیدی اور محی ہے، یہ اسی کا شاخسانہ ہے کہ ہم میں سے اگر کوئی الگ ہٹ کر نئی بات کہتا ہے جو ہمارے خود ساختہ ذہنی پیمانوں یا تقلید کے نام پر بنے ہوئے فکری عملی ڈھانچوں سے متصادم ہو تو ہم اسے قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے بلکہ المیہ تو یہ ہے کہ ہم اس پر چڑھ دوڑتے ہیں۔

اللہ کا بے پناہ فضل ہے کہ ہمارے حضرت شیخ الاسلام کی شخصیت عنصر تخلیقیت کا مظہر اتم ہے۔ وہ ایک پرانی بات کو نئے انداز میں پیش کرنا اور اس کے لیے نئے نئے طریقے وضع کرنا اچھی طرح جانتے ہیں تاکہ سامعین گفتگو کی تہ تک پہنچ جائیں۔ گھسے پٹے عنوانات کو موضوع سخن بنانا ان کی شخصیت اور ذہن کے منافی ہے اس لیے وہ نئی نئی راہوں کا انتخاب کرتے ہیں اور نئے نئے دروا کرتے چلے جاتے ہیں جس سے سامعین ورطہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔

تحقیقی اور تخریجی مزاج: ایک اچھے خطیب کی شناخت یہ ہے کہ وہ جو بات پیش کرے، دلائل اس کی پشت پر کھڑے ہوں، اس کی صحت پر کوئی کلام نہ ہو۔ محض سنی سنائی، غیر معیاری باتوں پر اپنی خطابت کی بنیاد نہ رکھتا ہو۔ تحقیقی و تخریجی مزاج اسی کے اندر پایا جاسکتا ہے جو خود اجمہات الکتاب تک دست رس رکھتا ہو، حسن و قبح کی پرکھ ہو، روایت و درایت سے واقف ہو ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے

اور جیسے چاہتے ہیں اسے اپنے جملوں میں ٹانکتے چلے جاتے ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ واقعی یہ لفظ اسی مقام کے لائق ہے۔ لفظوں کی مرصع کاری ان کے یہاں عام ہے۔ علمی و ادبی زبان ان کے خطابت کا نمایاں پہلو ہے لیکن یہ علمی و ادبی زبان سامعین کے سر سے نہیں گزرتی بلکہ لفظوں اور جملوں کی چاشنی سے سامعین ذائقہ آشنا ضرور ہو جاتے ہیں۔ ان کے مجموعہ ہائے خطابت پڑیے یا سنیے، آپ کو ہر صفحے پر اس کا احساس ہوگا کہ معلومات کے ساتھ ساتھ ادب کی چاندنی لفظ لفظ سطر سطر سے اپنے جو بن پر دکھائی دے رہی ہے۔

صوتی آہنگ: خطابت کو مؤثر ترین بنانے میں صوتی آہنگ کا بھی بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ کون سی بات کس لہجے میں کہنی ہے، اچھا خطیب اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ انہی لہجوں سے ہی جذبات میں غلاطم برپا ہوتا ہے اور وہ براہ راست اس کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جب تک جذبات میں مدوجز نہیں ہوتا سامعین کے رہا بہ دل میں لرزش نہیں پیدا ہوتی۔ صوتی آہنگ ہی ہے جو خطابت کو معانی عطا کر دیتا ہے اور اس کا رنگ، پیرہن حریر نکھار دیتا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی کے دائرۂ خطابت میں صوتی آہنگ کا بھی اپنا ایک منفرد مقام ہے۔ لہجوں کی رنگارنگی اپنے شباب ہے اور لفظوں کی موسیقی فردوسِ ساعت بن رہی ہے۔

حضرت شیخ الاسلام کے لہجے کہیں پر زور ہیں تو کہیں دھیمے، کہیں گرج دار ہیں تو کہیں سبک رو۔ غرض جیسی گفتگو ویسا صوتی آہنگ، جیسا عنوان ویسا لہجہ، جیسا موضوع ویسا انداز۔ علمی موضوعات کے لیے الگ، تعلیمی اصلاحی موضوعات کے لیے ایک الگ رنگ اور اصلاحی موضوعات کے لیے دوسرا آہنگ۔

ابلاغ عام: مسائل کو دقیق کر کے بیان کرنا، طبیعت بھگارتا کمال کی بات نہیں بلکہ ایک اہم بات کو سادہ الفاظ میں سامع یا قاری کے دل میں اتار دینا کمال کی بات ہے تاکہ اس سے ہر سطح ذہن اور ہر سطح فکر مستفید ہو سکے۔ کبھی کبھار دوران خطابت کچھ ایسی گفتگو بھی آ جاتی ہے جنہیں علمی اصطلاحات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے ان اصطلاحات کو دوسرے آسان الفاظ میں ڈھالنا تو ممکن نہیں البتہ تشبیہات و استعارات کی زبان میں اسے سمجھایا جاسکتا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام کے خطابات ابلاغ عام کی عمدہ مثالیں ہیں، ان کے ارد گرد بیٹھنے

کرتا کہ صاحب خطاب کی گفتگو اس کی سمجھ سے پرے ہے۔ احترام نفسیات حضرت شیخ الاسلام کے خطبات کا ایک اہم جز ہے۔

سائنٹفک طرز استدلال: یہ دور سائنٹفک دور ہے۔ باخبری کے اس زمانے میں ایسی کوئی بھی بات قبول کرنے میں تامل ہوتا ہے کہ جو غیر علمی، غیر سائنسی اور غیر معقول ہو۔ آج ہم سب سائنس کی طرف بے تحاشہ دوڑے چلے جا رہے ہیں یہ اسی کا ظاہر ہے کہ جب ہمارا کوئی عالم دین و دانشور دین کی کوئی بات ہمیں بتاتا ہے تو ہماری سمجھ میں کم ہی آتی ہے لیکن جب یہی بات ہمیں مغرب سے سننے کو ملتی ہے تب ہماری آنکھیں کھلتی ہیں اور ہم واہ واہ، سبحان اللہ، ماشاء اللہ کہہ اٹھتے ہیں۔ باشعور حضرات جانتے ہیں کہ احادیث کریمہ میں اسلام کی ساری محبتیں اور مصلحتیں بیان کر دی گئی ہیں ہم وقتاً فوقتاً اسے پڑھتے اور سنتے بھی رہتے ہیں مگر ہمارے ذہن و دماغ اسے قبول تو کرتے ہیں لیکن مطمئن نہیں ہو پاتے۔ میرے خیال سے یہ بھی ایک اچھی علامت ہے کہ جب تک کسی بات کو مکمل طور پر سمجھ نہ لیا جائے، قبول نہ کیا جائے۔ جب تک ہر بات دلیل و برہان کی کسوٹی پر نہ پرکھ لی جائے، تسلیم نہ کیا جائے۔ اس دور میں اس رجحان کو سائنٹفک طرز استدلال کہتے ہیں۔ یہ وہ خوبی ہے جس سے ہر کوئی بہرہ مند نہیں۔ حضرت شیخ الاسلام کے سامعین اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے خطبات اس طرح کے طرز استدلال سے لبالب ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے خطبات انہوں اور خیروں میں یکساں مقبول ہیں۔

یہ وہ خوبیاں ہیں جس کی وجہ سے حضرت شیخ الاسلام اپنی دیگر نمایاں ترین خوبیوں خصوصیات کے ساتھ ایک اہم ترین خطیب کی حیثیت سے بھی سامنے آئے ہیں۔ تاریخ اسلام کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ تبلیغ اسلام کی تاریخ دراصل اپنی نہاد میں خطابت کی ساحتی اور جادوگری کی تاریخ ہے۔ اگر خطابت کی دل آویزیاں کی نہ ہوتیں تو اسلام کبھی بھی بحر و بر کی وسعتوں کا احاطہ نہیں کر پاتا مگر ہمارے زمانے تک آتے آتے خطابت اپنے اصلی معانی و مقاصد سے خالی ہو چکی ہے اور اس کی جگہ تقریر نے لے لی ہے۔ یہ ہماری کم نصیبی ہے کہ اب ہم اسی کو خطابت کو نام سے موسوم کر رہے ہیں۔ یہ ہماری تاریخ زوال کا ایک اہم عنوان ہے۔ اب ہر جگہ تقریریں ہی تقریریں ہی ہیں خطابت نایاب تو نہیں البتہ کم یا ب ضرور ہو گئی ہے۔ خطابت دراصل

کہ کسی مستند کتاب میں کوئی بات لکھی ہے اور دوسری مستند کتاب میں اسی بات کی نفی کی گئی ہے تو اب یہاں وسعت مطالعہ، غیر معمولی بصیرت اور قوت اخذ کام آتی ہے اور مطالعہ کرنے والا درایت سے کام لے کر تمیز کر سکتا ہے کہ کون سی بات مرجح ہے اور کون سی غیر مرجح۔ آج کل کی تقریروں میں اکثر غیر معیاری اور سنی سنائی باتوں کی گونج سنائی دیتی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام نے ماشاء اللہ تحقیق و تخریج کا بہترین مزاج پایا ہے۔ اپنے خطبات میں جو بھی بات پیش کرتے ہیں وہ دلائل و براہین میں کسی ہوئی ہوتی ہے، مخالف ان پر کوئی حرف نہیں رکھ سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ تحقیقی اور تخریجی مزاج ہی اہل علم کا صحیح حوالہ ہے ورنہ جس کے اندر یہ مزاج نہ ہو وہ اہل علم ہی کیا۔

عدم دکاکت و ابتذال: خطابت کی ایک اہم خوبی شائستگی اور شگفتگی بھی ہوتی ہے۔ یہ وہ خوبی ہے جو خطیب کے فکر و مزاج کا آئینہ ہوتی ہے۔ اس آئینے میں خطیب کی شخصیت کے سارے خط و خال پورے طرح نمایاں ہو جاتے ہیں۔ بہت ایسا ہوتا ہے کہ مقرر جذبات کے رو میں ایسی سطح پر آ جاتا ہے جہاں وہ خطابت کی سطح سے گر جاتا ہے۔ رکاکت و ابتذال اس کی تقریر میں در آتے ہیں۔ جب جذبات اٹھان پر ہوں تو اس وقت خطیب کا امتحان ہوتا ہے کہ وہ شائستگی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ حضرت شیخ الاسلام کے خطبات میں مبتذل، غیر شائستہ اور غیر شستہ جملے ہرگز نہیں ملیں گے۔ ردو ابطال میں بھی وہ ذرہ برابر ابتذال و رکاکت کی گہرائیوں میں نہیں جا پڑتے بلکہ بڑی خوب صورتی کے ساتھ بد مذہبوں کا ردِ تبلیغ ہی فرماتے ہیں۔ گویا ان کے خطبات حکمت اور موعظۃ حسنہ کی خوبصورت تفسیر و تشریح ہیں۔

احقوا م نفسیات: سامعین و قارئین کی سطح معلومات کے مطابق گفتگو کرنا بلاغت کہلاتا ہے۔ گفتگو میں اگر سامعین کی نفسیات کا خیال نہ رکھا جائے تو اس کے مطلوبہ نتائج برآء نہیں ہوتے۔ اسی لیے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کلمو الناس علی قدر عقولہم یعنی لوگوں سے ان کے فہم کے مطابق بات کرو۔ حضرت شیخ الاسلام کے خطبات اٹھا کر دیکھ لیں، ہمارے خطبات اس تقاضے پورے اترتے معلوم ہوں گے۔ سامعین جس طرح کے ہوتے ہیں حضرت شیخ الاسلام اسی کے مطابق خطاب فرماتے ہیں۔ ان کا کوئی بھی سامع یہ گم نہیں

مند ہیں وہ حضرات علم و فکر کے کوہ ہمالیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم ترین خطیب بھی ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام کا تعلق دوسرے دوسرے سے ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ جو عالم دین ہو، شیخ طریقت ہو، مصنف ہو، استاد ہو وہ ایک اچھا خطیب بھی ہو مگر خانقاہ اشرفیہ کے بزرگوں کا بے پناہ فیض ہے حضرت مدنی میاں پر کہ ان کی شخصیت میں یہ ساری صفات موجود ہیں اور ہر صفت کی اپنی الگ شناخت ہے۔

صحیح معنوں میں قیادت وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے اندر دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ خطابت کا ملکہ بھی ہو۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ قیادت، خطابت کی کینر ہے۔ عوام الناس کو جتنی جلدی اور جتنے بہتر طریقے سے خطابت کے ذریعے کنٹرول کیا جاسکتا ہے اور ذہان و افکار کو موڑا جاسکتا ہے وہ صرف خطابت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ قائدین عالم کی تاریخ پڑھیں، آپ کو ان میں ایک سے ایک خطابت کے شہسوار بھی دکھائی گئے۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں حضرت شیخ الاسلام کی شخصیت کے اس پہلو کو اجاگر کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ کریم حضرت کا سایہ تمام اہل سنت پر دراز سے دراز تر فرمائے اور ان کے قلمی، فکری اور عملی نقوش ہمارے لیے مشعل راہ بنائے۔

رابطہ نمبر: 09619034199

ای میل: sadiqraza92@gmail.com

مطلوع کی بنیاد پر فی البدیہہ بولنا ہے اور پھر اس میں الفاظ و معانی نیز لہجہ کی رنگ آمیزی کرنا ہے۔ جہاں محض الفاظ و معانی ہوں لہجہ نہ ہوں اسے خطابت نہیں کہا جاسکتا ہے اور جہاں صرف لہجہ اور صوتی آہنگ ہو مگر معانی و مفہیم سے خالی ہو تو اسے بھی خطابت نہیں کہا جاسکتا۔

ہم نے محسوس کیا اور آپ نے بھی یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ فکر اور معلومات دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ محریا مقرر معلومات تو پیش کرتا ہے لیکن فکر نہیں دے پاتا یا، اگر اپنے افکار عالیہ پیش کرتا ہے مگر معلومات کے در نہیں کھول پاتا۔ اگر تقریر و تحریر کے لباس فاخرہ میں افکار کے موتی ناکھنے کے ساتھ ساتھ معلومات کے نقش و نگار بھی بنا دیے جائیں تو اس پیرہن کی افادیت، معنویت، اہمیت اور مقصدیت دو آتھ ہو جائے۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جو اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام کے یہاں دونوں چیزوں کی فراوانی ہے۔ وہاں افکار اور معلومات دونوں کے دریا ایک ساتھ چلتے ہیں اور قاری کو بہت دیر تک اور دور تک سیراب کرتے چلے جاتے ہیں۔

بڑے خوش نصیب ہیں وہ حضرات جن کی شخصیت میں اللہ نے خطابت کی خوبیاں جمع کر دی ہیں اور ان سے بھی زیادہ سعادت

کم مدت میں مخارج حروف کی درستگی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت سیکھنے اور سکھانے والی کتاب

مصباحی قاعدہ

مولف: ضیاء المصطفیٰ مصباحی

مصباحی قاعدہ آپ کیوں پڑھائیں؟ بچوں کی ذہنی نشوونما اور فکری توانائیوں کی بھرپور رعایت کرنے والی کتاب "مصباحی قاعدہ" اس میں درج قواعد و ضوابط کی روشنی میں پڑھادیں تو ہمارے اسلامی نو نہال صرف چند ماہ کی محنتوں سے ہی غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک بن جائیں گے اور اس کے ثبوت نتائج اساتذہ اور گارجین نظر آئیں گے۔ مصباحی قاعدہ میں جدید تعلیمی تقاضوں کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے، عزیز بچوں کی اسباق سے دلچسپی اور از خود تعلیم سے والہانہ وابستگی کے لیے ہر سبق میں مفید معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے اور اساتذہ کے لیے ہر سبق کے شروع میں تدریسی اشاریہ بھی پیش کر دیا گیا ہے۔ آپ اس کتاب کو داخل نصاب کریں اور کسی بھی طرح کی کوئی کمی یا خامی آپ محسوس کریں تو اوّل فرصت میں ہمیں مطلع کریں ہم اس کے نقائص کا بغور جائزہ لے کر نسل بخش حذف و ترمیم کر دیں گے۔ اس کتاب کی ترتیب میں اس جانب خاص توجہ دی گئی ہے کہ شروع ہی سے بچوں کے صاف و شفاف ذہن پر سمیت کا رنگ چڑھتا جائے اور بدعتیہ کی کے ایمان ممکن، مہلک عقائد جراثیم اس کے سادہ مزاج اور صالح فکر و شعور میں سرایت نہ کر سکیں۔ مصنف کی ایک دوسری کتاب "سعدیہ قاعدہ" بھی ہے۔ اس کے پہلے اس کو بھی پڑھائیں۔

صابری پریس، پریہار چوک 9199092786

احمد پبلیکیشنز قطب الدین لین دریا پور سبزی باغ، پٹنہ-۴

بیرون ممالک میں ہندی علمائے اہل سنت کی خدمات

☆ محمد ابو ہریرہ رضوی

کے سوالات کے جوابات عنایت فرمانے لگے اور آج تک اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ہالینڈ میں کئی مدارس و مکاتب آپ کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ وہاں آپ نے کئی مسجدیں قائم فرمائیں۔ ہالینڈ کے علاوہ سرینام، امریکہ میں آپ نے دعوتی و تبلیغی خدمات انجام دیں۔ یہاں کئی مدارس آپ کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ سرینام اور ہالینڈ میں حضرت مفتی صاحب قبلہ کے مریدین و معتقدین کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے۔

قاضی القضاۃ اور مفتی اعظم ہالینڈ کا لقب: ۱۹۸۷ء میں قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی تحریک پر تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا ازہری بریلوی صاحب قبلہ کی قیادت اور مختلف ممالک کے سفر کی موجودگی میں عمائد ملک و ملت نے آپ کے سر پر دستار افتاء و قضا باندھ کر ملک بھر کے کارافتاد قضا کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی۔ ۱۹۹۹ء میں ”اسلامک فاؤنڈیشن“ نیدرلینڈ اور ”مجلس رضا“ نیدرلینڈ کے قیام کے بعد دونوں تنظیموں کے دارالافتاء و دارالقضاء کی ذمہ داری آپ کے سر آگئی اور جب ”مجلس علماء“ کے دارالقضاء کا قیام عمل میں آیا تو اس کے افتاء و قضا کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی۔

اس طرح تقریباً تیس سالوں سے موصوف دعوت و تبلیغ، امامت و خطابت اور افتاء و ارادت کے ذریعے پوری لگن کے ساتھ دیار فرنگ خدمت اسلام و سنیت میں لگے ہوئے ہیں۔

علامہ بدر القادری ہالینڈ

اے مری قوم تجھے عظمت رفتہ کی قسم
تجھ میں احساس کے جذبات فکرتہ کی قسم
اپنی تاریخ کو جو قوم بھلا دیتی ہے
صفحہ دہر سے وہ خود کو مٹا دیتی ہے

بچپن سے مذکورہ شعر سننا آیا تھا اور یہ سوچتا رہتا تھا کہ اتنے اچھے، دل نشیں، معنی خیز اور لوگوں کو ابھارنے والے اشعار کس کے ہو سکتے ہیں؟ بعض لوگوں کی طرح میں بھی اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ مذکورہ

مفتی اعظم ہالینڈ مفتی عبدالواجد قادری:
امین شریعت ثالث، مفتی اعظم ہالینڈ حضرت مفتی عبدالواجد نیر قادری مدظلہ العالی ایک باصلاحیت عالم دین، کہنہ مشوق مفتی اور عمدہ قلم کار و مصنف کی حیثیت سے ہندو پیرون ہند میں متعارف ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۹ فروری ۱۹۴۳ء کو دوگھڑا، ضلع دربھنگہ (بہار) میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی پھر مختلف مدارس سے درجہ علمیت کی تکمیل کے بعد اپنے شیخ طریقت حضرت مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حکم سے منظر اسلام، بریلی شریف سے فضیلت کی تکمیل کی۔ ۱۹۵۷ء میں دستار فضیلت سے نوازے گئے۔ دستار فضیلت کے بعد جامعہ منظر اسلام ہی میں مدرس ہو گئے۔ اس دوران مسلسل گیارہ مہینے تک حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے فتویٰ نویسی کے کرکھے۔ اس کے بعد مختلف مدارس میں تدریس و افتاء کی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۷۷ء میں ریکس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے اصرار پر ادارہ شریعہ، پٹنہ تشریف لائے اور تقریباً پانچ سال تک مسلسل جدوجہد کے ساتھ صدر مفتی کی حیثیت سے افتاء کی ذمہ داری نبھاتے رہے پھر امین شریعت ثانی حضرت علامہ انیس عالم سیوانی علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد آپ کو ”امین شریعت“ ثالث کا عظیم منصب تفویض ہوا۔

مفتی صاحب دیار فرنگ میں: اکتوبر ۱۹۸۵ء میں ریحان ملت حضرت علامہ ریحان رضا علیہ الرحمہ کے مشورے سے آپ ”نیدرلینڈ اسلامک سوسائٹی“ کے ذریعے ہالینڈ تشریف لے گئے۔ ہالینڈ میں سب سے پہلے آپ نے ایک عظیم الشان مسجد ”مسجد نوری“ کی تعمیر فرمائی۔ پھر اس کے ذریعے پورے ہالینڈ اور اس کے قرب و جوار میں وسیع پیمانے پر دعوت و تبلیغ اور رشد و ہدایت کا کام شروع فرمایا۔ سیکڑوں افراد جو یہودیت یا لادہدیت کی زندگی گزار رہے تھے وہ اسلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے پھر آپ نے وہاں افتاء کا کام بھی شروع فرمایا۔ تحریر، فیکس، ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے آئے ہوئے ہر طرح

باب ہے جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اب تک آپ کے ہاتھوں سینکڑوں غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں اور بہت سے لوگ تائب ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے۔ اسلام و شریعت کا دعوت و تبلیغ کا یہ سلسلہ آپ کے یومیہ مصروفیات میں داخل ہے۔

قلمی خدمات: متحدہ موضوعات پر درجنوں کتابیں آپ کے لوک قلم سے منصفہ شہود پر آئیں جن میں فلسفہ قربانی، زمین پر اللہ کا گھر، اشرفیہ کا ماضی اور حال، حیات حافظ ملت، اشک خون، الریحیل اور قطعات بدر وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ ماہنامہ اشرفیہ کی ادارت بھی آپ کی قلمی خدمات میں داخل ہے۔ جولائی ۱۹۸۶ء میں انٹرنیشنل سہ ماہی میگزین وائس آف اسلام انگلش، اردو، نیدر لینڈ زبانوں میں جاری کیا اور مدیر مسئول کی ذمہ داریوں پر بحسن و خوبی کار فرما رہے۔

مفکر اسلام علامہ قمر الزماں خاں اعظمی (انگلینڈ)
مغربی دنیا میں مادیت کا سیلاب آیا، اس کے اثرات دین و مذہب پر بھی مرتب ہوئے۔ مغرب میں فروکش اہل اسلام بھی بے اعتدالیوں سے خود کو محفوظ نہ رکھ سکے۔ اسلامی قدریں روز و رات ہونیں جس پر بند باندھنے کے لیے مکہ کی سر زمین پر ورلڈ اسلامک مشن کی طرح ڈالی گئی۔ اس مہم کو سر کرنے کے لئے علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے جس محور کن شخصیت کو منتخب فرمایا، وہ مفکر اسلام علامہ قمر الزماں خاں اعظمی کی ذات تھی۔ آپ کی مذہبی خدمات کا سلسلہ جامعہ اسلامیہ روناہی سے شروع ہوا جس کی کڑیاں عالم مغرب سے چالیں۔ ۱۹۷۷ء میں برطانیہ پہنچے اور اپنی مدیرانہ صلاحیت سے گرد و نواح کو مخر کر لیا۔

مساجد و مدارس کا قیام: روشنیوں اور فلک بوس عمارتوں والے ممالک آپ کے عمل و حرکت کے رزم گاہ تھے، یہاں لوگوں کی توجہ منعطف کرانا آسان نہ تھا، لوگوں کی نفسانیت کا آپ کو بھرپور ادراک تھا، اس لیے پر شکوہ مساجد و مدارس کی تعمیرات چاہتے تھے، تاکہ لوگ متاثر ہوں، اس جذبے کے زیر اثر مساجد و مدارس کے قیام پر توجہ دی۔ برطانیہ میں چھ سو سی مسجدیں ہیں جن سے ملحق مدارس بھی ہیں، ان میں اکثر آپ کی یادگار ہیں۔ برطانیہ کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی قیام مساجد و مدارس کی تحریک چھیڑ کر دینی بیداری لانے کی کوشش کی۔

اسلامک مشنری کالج اور اسکولوں کا قیام: یہ علامہ ارشد القادری کا

دونوں شعر علامہ اقبال کے ہیں لیکن حقیقت کا انکشاف تب ہوا جب کہ میں مجمع الاسلامی کی کتابی دنیا میں سیر کر رہا تھا، اچانک میری نظر گوشے میں پڑی ایک کتاب ”الرحیل“ پر پڑی، اٹھا کر ورق گردانی کی تو سب سے پہلے میری نظر اسی کلام پر رک گئی جس کے مطلع میں مذکورہ دونوں شعر درج تھے۔ اب آپ جاننا چاہیں گے کہ شاعر کا نام کیا تھا تو لیجئے سن لیجئے وہ علامہ اقبال نہیں تھے بلکہ جامعہ اشرفیہ کے پروردہ اور حافظ ملت کے نظر کردہ علامہ بدر القادری (مقیم حال ہالینڈ) تھے۔ پیش ہیں ان کی حیات کے چند درخشاں پہلو:

ولادت با سعادت: آپ کی پیدائش حافظ محمد رمضان اعظمی کے یہاں محلہ ملک پورہ گھوسی میں ۲۵، اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ہوئی۔

تعلیم و قربیت: آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ ناصر العلوم ملک پورہ اور مدرسہ خیرہ گھوسی میں ہوئی۔ بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پورہ کا سفر طے کیا، اسی دارالعلوم سے ۲۳، اکتوبر ۱۹۶۹ء کو حافظ ملت علامہ عبدالعزیز اشرفی محدث مبارک پوری بانی جامعہ اشرفیہ کی نگرانی میں دستار فضیلت حاصل کی۔

بیعت و خلافت: شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا قادری (بریلی شریف) سے آپ کو بیعت و خلافت حاصل ہے۔

تدریسی خدمات: تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے درس و تدریس کو اپنا مشغلہ بنایا اور دارالعلوم غوثیہ ہبلی (کرناٹک) مدرسہ سیدالعلوم بہرائچ شریف اور مدرسہ فیاض الاسلام اناڈ (یو پی) میں بحیثیت صدر المدرسین تشریف لے گئے اور اس کے فرائض انجام دیے۔

قبلیفی خدمات: ۱۹۷۸ء میں آپ نے تبلیغ اسلام کی غرض سے ہالینڈ کا سفر کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ۱۲ جولائی ۱۹۷۸ء کو نیدر لینڈ اسلامک سوسائٹی اسٹریڈم میں آپ نے مشیر و بینات کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی اور اشاعت اسلام اور تبلیغ دین متین کا کام شروع کیا۔ آپ کی مساعی جیلہ سے ہالینڈ اور گرد و نواح میں کئی اسلامی تنظیموں کو غذائے زیست مل رہی ہے۔ ہالینڈ کے علاوہ بلجیم، فرانس اور جرمنی تک کے اہل علم آپ سے دینی و علمی استفادہ کرتے ہیں۔ طرابلس عالمی کانفرنس، اٹاکا کانفرنس، لندن کانفرنس، ناروے کانفرنس اس کے علاوہ دیگر کانفرنسوں میں آپ کی شرکت خدمت دین کا ایک زریں

مقامات کی خاک چھاننے کے بعد ازہر ہند جامعہ اشرفیہ سے فراغت حاصل کی اور یہیں تدریسی خدمات سے منسلک رہے۔ ۱۹۹۵ء میں افریقہ کا سفر کیا، یہاں آپ کی تبلیغی کادشوں کی بنیاد پر تقریباً ایک سو سے زائد افراد مشرف باسلام ہوئے، ۱۹۹۷ء میں امریکہ تشریف لے گئے یہاں ”اسلامک اکیڈمی“ کی بنیاد رکھی، اکیڈمی کے تحت حفظ قرأت، افتاء و ارشاد اور درس نظامی جیسے اہم شعبے ہیں اور تاحال اس کے سربراہ ہونے کے ساتھ تدریسی فریضہ بھی انجام دے رہے ہیں۔

مذکورہ اکیڈمی کے زیر اہتمام کراہی کی ایک بلڈنگ میں ایک مدرسہ دارالعلوم عزیزیہ قائم کیا۔ ۲۰۰۳ء میں روڈ کے کنارے بچے شہر میں ایک ایکڑ سے زائد وسیع و عریض زمین خریدی اور حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے ۶ مئی ۲۰۰۸ء میں اپنے ہاتھوں سے دارالعلوم کا سنگ بنیاد رکھا اور چند ہی ماہ کے بعد حضرت علامہ قمر الزماں اعظمی جنرل سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن کے مبارک ہاتھوں دارالعلوم کی نئی بلڈنگ کا افتتاح عمل میں آیا، ہمدوستانی کرنی کے اعتبار سے کئی کروڑ روپے خرچ ہوئے۔

اہل سنت والجماعت کی ترویج و اشاعت کے لیے انھوں نے اپنی ایک ویب سائٹ ”اسلامک اکیڈمی“ کے نام سے شروع کی ہے جو وہابیوں اور دیوبندیوں کی بڑی بڑی تنظیموں سے کئی لاکھ نمبر آگے ہے، یہ ویب سائٹ دنیا بھر میں کافی مقبول ہے، اس کے ذریعے کتنے غیر مسلموں نے ہدایت پائی اور مسلمان ہوئے، یہ ویب سائٹ کے متعدد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ہے بقیہ شعبہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مدرسۃ البنات (۲) دارالافتاوی (یہاں انٹرنیٹ، خط و فون، اور ای میل کے ذریعے دنیا بھر سے آنے والے مذہبی سوالوں کے تشفی بخش جواب دیے جاتے ہیں) (۳) ویبکی اجتماع (اصلاح معاشرہ کے لیے ہر ہفتے ذکر الہی کی محفل منعقد ہوتی ہے) (۴) پوتھ اجتماع (نوجوان بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ماہانہ اجتماع ہوتا ہے) (۵) لیڈیز اجتماع (خواتین اور بچیوں کی اصلاح و تربیت کے لیے دارالعلوم عزیزیہ کی معاملات کے زیر نگرانی ہر ماہ پروے کے اہتمام کے ساتھ ہوتا ہے) امریکہ میں آپ کی سب سے اہم خدمت سمت قبلہ اور اوقات نماز جیسے بڑے بڑے مسکنوں میں مسلمانوں کی رہنمائی ہے، وہاں شکاگو میں اہل سنت کا ایک گروہ شمال مشرق کی جانب نماز پڑھتا تھا، دوسرا جنوب مشرق، تحقیق و تخریج سے ثابت کیا کہ وہاں کا قبلہ شمال مشرق ہے، جنوب

خواب تھا، جس میں علامہ اعظمی صاحب نے حقیقت کا رنگ بھر دیا۔ مانچسٹر میں کلیۃ الدراسات الاسلامیہ کا قیام عمل میں آیا جس میں بڑی تعداد میں اسکول و کالج کے طلبہ اسلامیات اور تقابل ادیان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ کانفرنسوں میں شرکت کے لیے آپ مسلسل سفر کرتے رہتے ہیں۔ برطانیہ، امریکہ، افریقہ، جرمنی، فرانس، ڈنمارک، اسپین، لیبیا، عراق اور ایران وغیرہ میں آپ مختلف اسلامی موضوعات پر خطاب فرما چکے ہیں۔ جب عراق اور ایران کی جنگ شہاب پر تھی، ایسے موقع سے غیر جانب دار کا ثبوت دیتے ہوئے کہا: جنگ آج ہی بند ہو جانی چاہیے، مسلمانوں کی آپسی جنگ مسائل کا حل نہیں۔ نیز ایرانی سینوں کی بازیابی کے لیے کھل کر گفتگو کی۔ مختلف ممالک میں گورنمنٹ اسکولوں میں زیر تعلیم اسلامی طلبہ و طالبات کے لیے اسلامی لباس کی تجویز رکھی، جسے بعض حکومتوں نے تسلیم بھی کیا۔ ہسپتال میں مسلم مریضوں کے لیے حلال غذا کی فراہمی کی کامیاب کوشش کی اور باب کلیسا سے مقابلہ کے لیے بین المذاہب اجلاس کا انعقاد کیا۔

فلمی خدمات: دعوت و تبلیغ کے لیے مختلف زبانوں میں لیرچر کی فراہمی کوشش کی اپنی ادارت میں الدعوة الاسلامیہ اور جاز انٹرنیشنل ماہانہ جاری فرمایا۔ جرمنی سے صدائے حق اور ساؤتھ افریقہ سے ”دی مسیج“ شائع ہوئے جس کی اشاعت میں ہر طریقے سے آپ کا تعاون شریک حال رہا۔ مقامی اخبارات و رسائل سے بھی رشتہ استوار رکھا۔

دعوتِ حلال کھیتی: سعودی گماشتے بلا تصدیق رویتِ حلال کا اعلان کر دیتے۔ بسا اوقات خبر غلط ثابت ہو جاتی جس کی وجہ سے مسلمانوں میں اضطرابی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس سنگین صورت حال سے نپٹنے کے لیے ہلال کمیٹی کا وجود عمل میں آیا۔ آپ کی کوششوں سے امریکہ وغیرہ میں بھی یہ کمیٹی وجود پزیر ہوئی آپ جہاں جاتے ہیں تنظیم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ آپ ہی کے مشوروں سے علامہ قمر الحسن قمر بستوی (امریکہ) نے مختلف تنظیموں کی داغ بیل ڈالی۔ جب برطانیہ میں سنی دعوت اسلامی کی مخالفت ہوئی تو آپ نے زبردست حمایت کی۔ اس طرح آپ بیرون ممالک میں اسلام کی زلف برہم کو سوار رہے ہیں۔

مفتی احمد القادری، امریکہ: حضرت مولانا احمد القادری (برادر علامہ محمد احمد مصباحی) ضلع اعظم گڑھ کے ایک مردم خیز قریہ بھیرہ ولید پور میں رجب ۱۳۷۸ھ میں پیدا ہوئے، متحدہ

دینے کا عزم معمم لے کر آپ پچھلے چند سالوں سے امریکہ میں مقیم ہیں اور اہل سنت و جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں، وہاں سات ایکڑ کی زمین حاصل کر کے ”جاز فاؤنڈیشن“ کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد رکھی جس کے ذریعے دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، ساتھ ہی ”لون اشار کالج“ ہوشن میں اسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر فائز ہو کر اسلامی نمائندگی فرما رہے ہیں۔ ”جاز انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز“ ہوشن میں بھی تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ امریکہ دہند سے نکلنے والا یہی رسالہ ”سہ ماہی آیات“ کی ادارت اور ملک کی مؤثر رسائل و جرائد میں مضمون نگاری آپ کی مصروفیات میں شامل ہے۔

اسلامی کتابیں عموماً عربی یا اردو میں دستیاب ہیں اور امریکہ کی زبان انگلش ہے۔ آپ نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے فقہ کے اکثر ابواب کو حسین پیرائے میں انگریزی زبان میں لکھ کر شائع کیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیر! آپ کی علمی اور فقہی جلالت کو دیکھتے ہوئے امریکہ کے علماء اہل سنت نے امریکہ میں ہونے والے فقہی سیمینار کا اہم رکن منتخب کیا ہے اور ”رویت ہلال کینیڈا آف نارتھ امریکہ“ جنرل سیکریٹری کے عہدے سے نوازا ہے۔

☆ طالب علم درجہ سادہ شعبہ درس نظامی جامعہ اشرفیہ

7752822830

مشرق بتانا غلط ہے، اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کا رسالہ کشف العلة عن سعة القبلة اور فاضل معقولات و منقولات خواجہ مظفر حسین کے فتوے کو آئدیل بنایا۔ دوسرا مسئلہ اوقات نماز کا تھا، وہاں کے لوگ فجر کا وقت ہونے کے بعد تک سحری کھاتے تھے، وقت مغرب ہی عشا پڑھ لیتے، ظہر کے وقت میں عصر کا وقت ہونے سے پہلے غسل اول پر حنفی حضرات بھی نماز ادا کر لیتے، آپ نے اس مسئلے کی تحقیق و تفتیش کے بعد نماز کے صحیح اوقات مقرر کیے۔ (ماخوذ جام نور جون ۲۰۰۸ء)

ڈاکٹر غلام خورشید (امریکہ): ڈاکٹر غلام زرقانی کی ولادت صوبہ جھارکھنڈ کے شہر آہن جمشید پور میں ۲۴ جنوری ۱۹۶۶ء کو علامہ ارشد القادری کے آئنگن میں ہوئی۔ اسکول سے انٹر میڈیٹ کرنے کے بعد دینی تعلیم شروع کی، فیض العلوم جمشید پور، دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی اور طرابلس یونیورسٹی (لیبیا)، جیسے عظیم اداروں میں رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی یہی وجہ ہے کہ آپ کے نزدیک اردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبانیں مادری زبان کی طرح ہیں۔

علامہ ارشد القادری کی جانشینی اور ان کی قائم کردہ اداروں کی سربراہی آپ ہی کے کندھوں پر ہے۔ آپ ایک اچھے قلم کار بھی ہیں اردو، انگریزی میں آپ کی متعدد کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جو اہل علم کے درمیان قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ روزنامہ انقلاب میں آپ کے ہفتہ واری معلوماتی مضامین بڑے شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔

بیرون ممالک میں خدمات: عالمی سطح پر دعوتی خدمات انجام

آیور وید کا چمکتار

سفید داغ کا کامیاب علاج

ہمارے کامیاب علاج سے داغوں کا رنگ دس گھنٹے میں بدلنا شروع ہو جاتا ہے، اور جلدی ہی جسم کے قدرتی چمڑے کے رنگ میں ملادیتا ہے۔ علاج کے لیے مرض کی تفصیل لکھیں یا فون پر رابطہ قائم کریں۔ علاج سے فائدے کی سو فیصدی گارنٹی۔ سیمپل کے لیے دو کا ایک کورس مفت منگا سکتے ہیں۔

SAFED DAG DAWAKHANA

Po: Katri Sarai (Gaya) 805105

Mob.: 09430283470-09931005831

سفید داغ (سراکسن)

علاج سے داغ کا رنگ بدن میں لگے گا۔ داغ جڑ سے پوری طرح 100% مٹ جائے گا۔

مردانہ پوشیدہ امراض

سرعت انزال، بد خوابی، کیڑوں کی کمی، عضو کا چھوٹا پن، پتلی منی، مردانہ کمزوری ختم کر کے عضو کو مضبوط بناتا ہے اور قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ یو اسیر (سکھی ہو یا بادی) صبری، داد کھا دھبلی، جلدی پکتے بالوں کا علاج بھی ہوتا ہے۔

Vaidya Raj Jee
Dawakhana (K.Q)

Katri Sarai Nalanda 805105
09430604199, 08969135389

ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری مشرقی علوم کا محافظ

شیخ انظوار احمد مصباحی ☆

نے ۱۹۸۸ء میں ایک مرکزی یونیورسٹی کی درجہ حاصل کر لی، جو آج ایک نمائندہ یونیورسٹی کے طور پر ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں ایک مثالی رول ادا کر رہی ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی مرکزی لائبریری ہے جو ڈاکٹر ذاکر حسین سابق صدر جمہوریہ ہند کے نام سے منسوب ہے۔ تحقیق و تصنیف کے اس عظیم الشان مطالعاتی مرکز میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق کتب کی ایک بڑی تعداد ہے جو تقریباً ۴ لاکھ کے قریب ہے، کے علاوہ بے شمار میگزین، اخبارات، رپورٹس اور دستی تحریروں کے وافر ذخیرہ موجود ہے جو مختلف زبانوں میں ہے جیسے اردو، عربی، فارسی، ہندی اور انگریز۔

ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری اردو کے شائقین ادب کے علاوہ اساتذہ، محققین، ریسرچ اسکالروں اور طلباء و طالبات کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بڑا مرکز ہے۔ اس میں نہ صرف اہل اردو کی عصری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے تازہ ترین مطبوعات کے علاوہ تحقیق و حوالہ جات کا وافر مواد موجود ہے بلکہ اسے اردو کے علاوہ ہندوستان کے ادبی و تہذیبی ترقی کے تاریخ کا بے مثال خزانہ کہا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری کو ہندوستان میں اردو کی خدمت اور پہچان کا ایسا نشان شناخت قرار دیا جاسکتا ہے جس نے ملک کے اہل اردو کی سر بلندی اور وقار کو ایک صدی سے برابر قائم رکھا ہے۔ چون کہ علم کے حصول کا بہترین و اہم ترین ذریعہ مطالعہ ہے اس وجہ سے مستقل طور پر اردو کے عام قارئین کے علاوہ طالب علم، اساتذہ، ریسرچ اسکالرز، شعرا و ادباء، صحافی و مترجم حضرات، علمائے کرام اور دیگر سنجیدہ و معیاری لٹریچر کے مثلاً شاہی احباب لائبریری اور ریڈنگ روم میں کتابیں و رسائل کی اجرائی، تحقیقی و حوالہ جاتی کام کی فراہم کردہ سہولیات سے نہایت پابندی کے ساتھ استفادہ کرتے ہیں۔

لائبریری میں مندرجہ ذیل عنوانات پر اردو میں قدیم و جدید ہزاروں کتب ریفرنس اور سرکیولیشن کے لیے دستیاب ہیں:

دنیا کے نامور دانشور، فلاسفر اور سائنس دانوں نے مشترکہ اور منفرد طور پر اس حقیقت کو بخوبی تسلیم کیا ہے کہ ”علم طاقت ہے“ اور علم بے پناہ وسعتوں میں پھیلا ایک ایسا سمندر ہے جس کو حاصل کرنے میں انسان زندگی کا بیشتر قیمتی حصہ صرف کر دیتا ہے۔ علم کا حصول صرف اور صرف بنیادی اکیڈمک تعلیم کے ساتھ پیشہ وارانہ تعلیم کے بعد ہی اس کا درست سمت میں آغاز ہوتا ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ نصابی اور غیر نصابی کتب کا بغور مطالعہ ہی علم میں اضافے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ مطالعے کی عادت انسان کی ذہنی نشوونما اور اس کی زندگی میں ہونے والے مشاہدات اور تجربات میں پنہاں ہے۔ اس لیے ترقی یافتہ قوموں کی ترقی کا راز اسی مشہور ”علم طاقت ہے“ میں مضمر ہے۔

جدید دور سائنس و ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے مزین ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بدولت انٹرنیٹ متعارف ہوا، جس نے دنیا کو گلوبل ولیج کی جدید شکل دیتے ہوئے ہر قسم کا کم سے کم وقت میں وافر مقدار میں معلوماتی مواد فراہم کیا۔

موجودہ نسل علم کے بجائے انفارمیشن کے حصول میں سرگرداں ہے۔ یاد رکھیے! علم کے حصول کا نہایت مضبوط اور مستقل ذریعہ کتاب ہے، انفارمیشن نہیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اس ترقی یافتہ حیران کن ایجاد کے باوجود ”کتاب“ کا اب تک کوئی نعم البدل نہیں مل سکا۔

حصول علم ایک سنجیدہ عمل ہے جو کتاب کے مطالعے کے بغیر ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے ہر ملک میں قومی، ریاستی اور ضلعی سطح کا کتب خانہ قائم ہے جو متعلقہ ملک کے لوگوں کی علمی ضرورت کو پورا کرتی ہے اور کچھ عالمی سطح کی جیسے ”برٹش لائبریری“ برطانیہ اور ”لائبریری آف کانگریس“ امریکہ ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ جو جامعہ نگر، نئی دہلی میں واقع ہے، ایک تاریخی مرکزی دانش گاہ ہے جسے ہندوستان کے عظیم سہولتوں اور آزادی ہند کے سپہ سالاروں نے ۱۹۲۰ء میں علی گڑھ میں اس کی بنیاد ڈالی جس

عہد قدیم، تاریخ چین، تاریخ عرب، تاریخ ہندوستان، تاریخ پاکستان، تاریخ ایران۔ وغیرہ
یہ وہ موضوعات ہیں جو مرکزی جامعات کی دوسری لائبریری میں شاید ہی موجود ہوں۔ اگر ہے بھی تو اس میں میکینکل پروہلم ہوتی ہے جس سے طلباء، اساتذہ و محققین اس تک پہنچنے سے قاصر رہتے ہیں کیوں کہ عام طور پر اورینٹل زبان میں دقتیں پائی جا رہی ہیں جو اکثر لائبریری جمیل رہی ہیں جس کا اب تک کوئی صحیح حل نہیں نکال سکا ہے۔

لیکن قابل مبارک باد ہیں ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری کے ارباب حل و عقد جن کی انتھک کوشش اور خصوصی دلچسپی کی وجہ سے بہت حد تک اورینٹل زبان کے پروہلم (مسائل) پر قابو پایا جاسکا ہے اور مستقبل قریب میں پورا حل نکال آئے گا۔ یہاں کا سارا اردو مواد کمپیوٹرائزڈ اور آن لائن ہیں جس سے طلباء و اساتذہ بھرپور مستفیض ہوتے ہیں اور اپنی علمی گفتگو کو بجاتے ہیں۔

علم فن کے اس قصر عظیم نے اپنی انتظامی خدمات کی وسعتوں کا دائرہ کار مختلف سیکشنز میں تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔ ایکوزیشن، ٹیکنیکل، سرکولیشن، ریفرنس، مخطوطات، نوادرات، اورینٹل لیکچر، کمپیوٹر اور ڈیجیٹل ریورس سینٹر، پرانی اخبارات و میگزین اور اس کے علاوہ بک ریزرویشن، فوٹو کاپی، لائبریری کیٹلاگ، ریڈر/ریفرنس سروسز لائبریری کی جانب سے بلا تفریق فراہمی ہے۔

☆☆☆

☆ لائبریرین شعبہ مخطوطات ڈاکٹر حسین سینئرل لائبریری
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔ ۲۵

حجاز مقدس کی تاریخی اور مذہبی معرفت کے لیے مطالعہ کریں

تاریخ مدینہ

جذب القلوب إلى ديار المحبوب
مصنف: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

تاریخ نجد و حجاز

مصنف: مفتی عبدالقیوم ہزاروی

اسلامیات: فقہ، اصول فقہ، تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، علم الکلام والحقائد، تصوف اسلام، قرآن مجید، تراجم و تفاسیر، احادیث تراجم و تشریحات، سیرت نبوی ﷺ، سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر عظیم شخصیتوں کی سیرت و سوانح، ان کی علمی، ادبی، سماجی اور سائنسی خدمات اور کارنامے، علوم اسلامی، چند و نصائح اور فقہ اسلام، تاریخ اسلامی۔ وغیرہ
مذہب عالم: ہندومت، بدھ مت، جین مت، سکھ مت / مذہب، زروشتیت، یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔

علوم انسانی: نفسیات، شماریات، سیاسیات، معاشیات، سماجیات، معدنیات، قانون، نظم و نسق عامہ، معاشرتی مسائل۔ خدمات اور تنظیمیں، تعلیم، تجارت، ذرائع مواصلات و نقل و حمل۔
زبان: زبان، انگلش زبان، سنسکرت، پالی، پنجابی، سندھی، ہندی اور اردو، اردو لغات، فن لغت نویسی، صوتیات، گرامر، جدید فارسی، عربی زبان، تراجم و اصول تراجم لغات، انسائیکلو پیڈیا۔

سائنسی علوم: طبی علوم، ریاضیات، فلکیات و متعلقہ علوم، طبعیات، جینی علوم، حیاتیاتی علوم / علم الانسان، نباتاتی علوم، حیوانیاتی علوم۔

ٹیکنالوجی (اطلاقی علوم): طبی علوم، انجینرنگ، ذراعتیں و زرعی صنعتیں، خانگی معاشیات و خانہ داری، مصنوعات، فنون طب / حفظان صحت و عملیات۔

تعلیفہ اور آراء علمی فنون: فن تفسیر اسلامی فن تفسیر فن تصویر و تصاویر، تحریری فنون، میوزک، تفریحی فنون۔

ادب: ادب و تاریخ ادب، انگریزی ادب و تاریخ انگریزی ادب، سنسکرت ویدک ادب، ہندی ادب، سندھی ادب، پنجابی ادب، اردو ادب، پنجابی ادب، مراٹھی ادب، گجراتی ادب، راجستھانی ادب، میتھلی ادب و کشمیری ادب، فارسی ادب، عربی ادب، تامل ادب، تیلگو ادب، ملایالم ادب، منثور، مضامین و لکچرز، طنز و مزاح، ڈرامہ جات، متحدہ ہند کے اخبارات اور رسائل، شعر و شاعری، اسلامی، تاریخی اور دیگر پاکیزہ ناول، افسانوں کے مجموعے اور مزاحیہ مضامین

تاریخ و جغرافیہ: تاریخ، فن تاریخ، فن نویسی، تاریخ عالم تہذیب و تمدن، سفرنامہ، جغرافیہ و تاریخ جغرافیہ، سوانح حیات، تاریخ

بزم سخن

مختار دو جہاں

سرکار بے مثال ہیں اپنی صفات میں
ان کا جواب کوئی نہیں کائنات میں
مولیٰ علی کے واسطے سورج کو موڑ دیں
کتنا اثر ہے سرورِ عالم کی ذات میں
تھا گئے حبیبِ خدا عرشِ پاک تک
سدرہ تک تھے حضرت جبریل ساتھ میں
مختار دو جہاں ہیں جو چاہیں عطا کریں
کیا کچھ نہیں ہے سرورِ عالم کے ہاتھ میں
دربارِ مصطفیٰ سے بلاوا نہ آسکا
بے کیفیاں ہیں اس لیے رائی حیات میں

نتیجہ فکر

راشد حسین رائی شا جہاں پوری
ایمن زنی جلال نگر شا جہاں پور (یوپی)

☆☆☆

اکیلے کب نبی ہیں دکھ امیلہ ہے مدینے میں
مدینہ یوں ہے دنیا میں کہ دنیا ہے مدینے میں
مدینے میں میرے آقا کے استقبال کی خاطر
جو اُنما تھا مدینہ وہ مدینہ ہے مدینے میں

نعت شریف

دن رات تصور میں رہنے دو میناروں کو
اس گنبدِ حضرتی کے پر کیف نگاروں کو
پتھر بھی پڑھیں کلمہ سورج بھی پلٹ آئے
یہ چاند بھی سمجھا ہے انگلی کے اشاروں کو
سرکار کے رونے کو جو دیکھ کے آئے ہیں
نظروں میں نہیں لاتے دنیا کے نگاروں کو
ہو جائے تصور میں دیدار میرے آقا
اب اور نہ تڑپاؤ ہم عشق کے ماروں کو
یہ شانِ خداوندی جو لوری بنا ڈالا
صدقے محمد کے ان چاند ستاروں کو
تسکین مرے دل کو طیبہ کی ہوا دے گی
ہلوا لو مرے آقا اب اپنے بیماروں کو
عاصی ہیں مگر پھر بھی اک نظر کے طالب ہیں
اب اور نہ تڑپاؤ ہم آس کے ماروں کو

نتیجہ فکر

سرفراز حسین فراز، محلہ جیرو چاہ، پٹیل
سانا، ضلع مراد آباد (یوپی)

9639642112, 9675840556

ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی

تیری فرقت میں ہے بے قرار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
زر ندارد مگر عشق تیار ہے
مفلسی اور چاہت میں تکرار ہے
آئیں کیسے تمہارے دوار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
ہر ڈگر پہ لیرے ہیں ایمان کے
دل کی کشمکش کو خطرے ہیں طوفان کے
اب تو اس کو لگا دو کنار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
منج لطف، اے شاہِ جود و سخا
آپ چاہیں جسے جتنا کر دیں عطا
رب نے ہے دے دیا اختیار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
تیری عظمت کی ہے کس بشر کو خبر
تو زمیں پہ ہے چرچا ترا عرش پر
تو ہے محبوب پرور و گار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
سرگوں ہے جہاں ارتقائے فلک
اپنی پلکیں بچھاتے جہاں ہیں ملک
ہے زمیں پر وہ تیرا دیار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
جی رہے ہیں ہمیں دل میں حسرت لیے
تیرے دور کی زیارت کی چاہت لیے
دید و اذن سفر ایک بار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی

مرکز الثقافتہ السدیۃ یونیورسٹی کیرالا ہند میں

دارالافتاء کا قیام

شافعی دارالافتاء ملک و بیرون ملک کے مسائل حل کرنے میں سرگرم عمل تھا لیکن اب اردو
زبان داں حضرات کے لئے دارالافتاء کا قیام ہو چکا ہے۔ اب مرکز سے ملے گا ہر استفتاء کا صحیح
جواب مذاہب اربعہ کے حوالا جات کے ساتھ۔ مرکز نے اس کا انتظام کر لیا ہے۔

muftibrahimalimi786@gmail.com 08089919382

منقبت در شان حضرت سیدنا صدیق اکبر

کہ جب تعریف کرتا ہے خدا صدیق اکبر کی
ڈھلی ہے نور میں اک اک ادا صدیق اکبر کی
ہے یکتا دہر میں شان وفا صدیق اکبر کی
بڑھی تصدیق میں اول صدا صدیق اکبر کی
غلامی کرتے ہیں اہل صفا صدیق اکبر کی
رسول پاک پر ہر شے فدا صدیق اکبر کی
ہے خود ممنوں زبان معطف صدیق اکبر کی
عدو کیا شان سمجھے گا بھلا صدیق اکبر کی
جدا تھی ہر صحابی سے ادا صدیق اکبر کی
نکر روشن تھی چشم حق رسا صدیق اکبر کی
جگہ کوئی نہ دیکر لے سکا صدیق اکبر کی
ہوئی اس طرح تکمیل وفا صدیق اکبر کی
فرشتے آئے کرتے اقتدا صدیق اکبر کی
سنیں جس رخ سے بھی آئے صدا صدیق اکبر کی
اسی سے رب نے ڈالی ہے بنا صدیق اکبر کی
وہ ہے خوش بخت نسل با وفا صدیق اکبر کی
نرانی نور والی ہر ادا صدیق اکبر کی
غلامی کی ہے سب نے برملا صدیق اکبر کی
لی جس اہل قسمت کو ولا صدیق اکبر کی
سواری آرہی ہے، مرجا صدیق اکبر کی
عمر، حشاں، علی مرتضیٰ، صدیق اکبر کی

نتیجہ ہکو: مولانا بدر عالم مصباحی علامہ بدر القادری ہالینڈ

بھلا ممکن ہو مجھ سے کیا ثناء صدیق اکبر کی
خدا کے نور نے ڈھالا ہے اُن کو اپنے سانچے میں
نہ تھا اُن سا کوئی پہلے، نہ ان جیسا کوئی ہوگا
رسول پاک نے جب قوم کو دین کی دعوت
قیامت تک یگانہ ہیں وہ صدیق و مشق سرور میں
سبھی مال و مثال اولاد گھر حتی کہ جان و دل
وہ ہیں یار نبی عار و غنی سے قبر و جنت تک
وہ فرش گیتی پہ اول و دگر سرور عالم
صداقت میں شجاعت میں ہر دین کی محبت میں
بہت سے فیصلوں سے ان کے اہل عقل حیراں تھے
سراپا صدیق ہیں وہ دین و دانش عشق و الفت میں
نبی آرام فرما، گود میں سر، نیش زن افنی
لٹایا گھر، پھٹی چادر یمن لی کاٹھوں سے سی کر
ہر اک باب جنان آغوش کھولے مختبران کا
غیر میکہ انور بنا جس خاک انور سے
صحابیت کی عظمت پائی جس کی چار پشتوں نے
خدا کو بھاسی اور مصطفیٰ کو بھی پسند آئی
کوئی ابدال ہو اوداد ہو یا قلب دوراں ہو
ولائے حق ولائے مصطفیٰ کا ہے وہ مستوجب
طلبکار صفا سارے ادب سے سرخیدہ ہوں
خدا و مصطفیٰ کے بعد دل میں بدر الفت ہے

نعت

یا خدا مجھے ایسے عشق ہے دینے سے
جن سے جو بھی مانگا ہے آپ سے قرینے سے
وصف کیا کروں آقا اب میں ملک و جنر کی
اس قدر میں کھویا ہوں مصطفیٰ کی یادوں میں
ایک ہی تڑپ دل میں آپ بس بلا لہجے
خالق و ملائک بھی اُن کا ذکر کرتے ہیں
کاش اُن کے روئے پر دیکھئے ذرا رضواں
رحمتیں اُترتی ہیں آسمان کے زینے سے

نتیجہ ہکو: محمد رضوان انصاری، لال باغ سنہیل روڈ حسن پور، امر دہہ (یو پی) 987181894

اہل زر ہیں مگردل میں وسعت نہیں
تیرے در پہ پہنچنے کی چاہت نہیں

اس سے اچھا سڑک کا بھیکار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
بات چلتی ہے جب تیرے دربار کی
دل میں حسرت چلتی ہے دیدار کی
اب تو بلوا لو اپنے دوار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
جہوم کر نعت کوئی پڑھے نعت خواں
وجد کرنے لگے یہ زمیں آسمان

آئے مضطر دلوں کو قرار مدنی
ایک مجبور شاعر کا پیار مدنی
نتیجہ ہکو
ڈاکٹر وحی کمرانی واجدی، ملنگوا، ضلع سرلائی، نیپال

زلف عنبریں

چاہتا ہے کون آئے شہر طیبہ چھوڑ کر
کر دیا مجبور بس نجدی نے شوشہ چھوڑ کر
ان کے در کی حاضری جس کو میسر ہو گئی
بس وہ چاہے گا وہیں رہ جائیں دنیا چھوڑ کر
و اللھی چہرہ تیرا و اللیل زلف عنبریں
کیوں کسی جلوے کو دیکھوں تیرا جلوہ چھوڑ کر
قاسم نعت بنایا ہے خدا نے جب تجھے
کس سے پھر مانگوں میں تیرا آستانہ چھوڑ کر
آپ کے ہاتھوں میں ہی چوار ہے یا مصطفیٰ
چل پڑی ہے میری کشتی اب کنارہ چھوڑ کر
یا رسول اللہ انظر حالنا اشکا لنا
آگیا ہوں در پہ تیرے کل اٹا شہ چھوڑ کر
بھر دو نعت کی بھی جھولی تاجدار دو جہاں
در بدر بھنگوں کہاں تیرا وسیلہ چھوڑ کر

نتیجہ ہکو

پھول محمد نعت رضوی مظفر پوری

اپریل فول کی تاریخی و شرعی حیثیت

☆ مرغوب الرحمن

ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ ۱۲ مارچ سے موسم میں تبدیلی آتی شروع ہوتی ہے بعض لوگوں نے اس تبدیلی کو اس طرح تعبیر کیا کہ اوپر والا ہمارے ساتھ ہنسی مذاق کر کے ہمیں بے وقوف بنا رہا ہے، کیونکہ ہم بھی ایک دوسرے کو بیوقوف بنائیں، اس طرح انہوں نے ایک دوسرے کو بے وقوف بنا شروع کر دیا۔ (برٹانیکا) (معاذ اللہ)

ایک وجہ انسائیکلو پیڈیا لاروس نے بڑے وثوق کے ساتھ پیش کی ہے اور اس کے صحیح ہونے پر دلائل و شواہد پیش کیے ہیں، یکم اپریل وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق و استہزاء کیا، رخسار مبارک پر چپت لگائے، آنکھیں بند کر کر پوچھتے کہ الہام کے ذریعہ بتا کہ کس نے مارا؟ آپ پر طعن و تشنیع کرتے اور آپ کو ذلیل کرتے، لوہا کی انجیل میں اس کو یوں بیان کیا:

”جو آدمی یسوع کو پکڑے ہوئے تھے اس کو ٹھٹھوں میں اڑاتے اور مارتے تھے اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس سے پوچھتے تھے کہ نبوت (الہام) سے بتا تجھے کس نے مارا؟ اور انہوں نے طعنہ اور بھی بہت سے باتیں اس کے خلاف کہیں۔“ (۶۵:۲۲-۶۳)

آگے یہ بھی مذکور ہے کہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرداران یہود اور قوم کے بزرگوں کی عدالت عالیہ میں پیش کیا گیا پھر ان کو پیلٹس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہاں ہوگا پھر پیلٹس نے ان کو ہیرودیس کی عدالت میں بھیج دیا، ہیرودیس نے پھر ان کو پیلٹس کی عدالت میں بھیج دیا۔ لاروس لکھتے کہ عیسیٰ کی ایک عدالت سے دوسری عدالت میں منتقلی بھی ان کا ٹھٹھا اور مذاق اڑانے کے لیے تھی۔

روم میں اسے (اپریل کو) فیسٹول آف ہیلاریا (Festival of Hilaria) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ہیلاریا، رومی قصے کہانیوں میں ہنسی مذاق کی علامت تھی، جب کہ اس کو رومن لائفنگ ڈے کہتے ہیں، پرنگلی لوگ اس کو ”فول ڈے“ کے نام سے جانتے ہیں اور اہلین میں اپریل کو ”کویل کا مہینہ“ مانا جاتا ہے، اس لیے

اسلام ایک فطری مذہب ہے، اس نے ہر اس چیز کا پورا پورا خیال رکھا ہے جس کی ضرورت انسانی فطرت کو ہوتی ہے اور ہر اس بات اور کام سے رکنے اور باز رہنے کی تلقین کی ہے جس سے دینی یا دنیوی نقصان ہوتا ہو۔ دوسری قوموں کی نقالی کرنے اور ان کی اندھی تقلید کرنے سے بھی قطعاً منع کیا ہے، آج ہماری قوم پر مغربیت کا ایسا جنون طاری ہے کہ ہر معاملہ میں بے سوچے سمجھے اغیار کی اندھی تقلید کو اپنے لیے ذریعہ نجات و معراج سمجھتی ہے، حالانکہ محسن انسانیت رحمۃ اللعالمین ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ نے جگہ جگہ اور قدم قدم پر مکمل رہنمائی فرمائی ہے، ہمیں کسی طرح بھی تشنہ کام نہیں چھوڑا، کہیں بھی ایسا موقع نہیں دیا کہ ہم کو رہنمائی و رہبری کے لیے دوسروں کی طرف دیکھنے کی ضرورت پڑے۔

مغرب کی اندھی تقلید میں آج ہم نے ”اپریل فول“ کو اپنی تہذیب کا ایک حصہ بنا لیا ہے، ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کے پیچھے کیا کیا خرابیاں کارفرما ہیں، بس بے سوچے سمجھے غیر مہذب قوم کی عیرودی میں لگ گئے، آئیے ان خرابیوں سے پردہ اٹھاتے ہیں اور مورخین کی مختلف آراء کا جائزہ لیتے ہیں۔

بعض مصنفین کا کہنا ہے کہ فرانس میں سولہویں صدی عیسوی تک سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا۔ اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی وینس (Venus) کی طرف منسوب کر کے مقدس سمجھا کرتے تھے، وینس کا ترجمہ یونانی زبان میں Aphrodite کیا جاتا ہے، شاید اسی یونانی نام سے مشتق کر کے اپریل مہینے کا نام رکھا گیا (برٹانیکا)

بعضوں کا خیال یہ ہے کہ یکم اپریل کو سال کی پہلی تاریخ ہوا کرتی تھی اور اس کے ساتھ ایک بت پرستانہ تقدس بھی وابستہ تھا، اس لیے لوگ اس دن کو جشن مسرت کے طور پر مناتے تھے اور ہنسی مذاق اور کھیل کود کرتے، رفتہ رفتہ اسی نے ”اپریل فول“ کی شکل لے لی۔

کفار کی مشابہت پر جسے رہنے سے خود شریعت مطہرہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور ایمان کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور آوارگی بے حیائی اور جنسی بے راہ روی عام ہو جاتی ہے۔

مسلمانوں کی اس نقالی سے کفار دلی خوشی محسوس کرتے ہیں اور اپنے کفر پر مضبوط ہوتے چلے جاتے ہیں۔

لہذا عقائد و عبادات اور جشن و تہوار میں غیر مسلم اقوام کی نقالی ناجائز و حرام ہے، حضرت عمر فرمایا کرتے تھے ”اللہ کے دشمنوں کے تہواروں میں شرکت سے اجتناب کرو۔“ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر کا قول ہے جس نے مشرکین کے نوروز و مہرجان (تہواروں) کے جشن منائے اور اسی حالت میں موت آگئی تو قیامت کے روز انہیں میں سے اٹھایا جائے گا۔ (مسند احمد)

دوسرا گناہ اس میں یہ ہوتا ہے کہ جھوٹ کا ارتکاب کیا جاتا ہے بلکہ صریح جھوٹ بولا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث میں جھوٹ کی حد درجہ مذمت بیان کی گئی ہے، قرآن کریم میں دسیوں مقام پر جھوٹ کی قباحت بیان فرمائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ شانہ نے جہاں شرک اور بت پرستی سے منع فرمایا ہے وہیں جھوٹ سے بھی بچنے کا حکم دیا، جھوٹ بولنے کو منافق کی علامت قرار دیا۔ (منافقون:۱)

حدیث شریف میں اس طرح بیان کیا: آیۃ المنافق ثلاث، اذا حدث کذب، واذا وعد اخلف، واذا اوتمن خان۔ (صحیح بخاری، مسلم) منافق کی تین (خاص) نشانیاں ہیں جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب اسے اطمینان دیا جائے تو اس میں خیانت کرے۔

رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے کو ممنوع فرمایا بلکہ ایسے شخص کے لیے تین مرتبہ بد دعا فرمائی فرمایا۔ ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد میں روایت موجود ہے کہ بربادی ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہمانے کے لیے جھوٹ بولے، اس کے لیے بربادی ہے، اس کے لیے بربادی ہے۔

تیسرا گناہ یہ ہے کہ اس دن جھوٹ بولنے اور کذب بیانی کو جائز سمجھا جاتا ہے بلکہ لائق تحسین اور قابل فخر سمجھا جاتا ہے، حالانکہ فقہائے کرام رحمہم اللہ العزیز نے صریح فرمائی ہے کہ جھوٹ کو اگر گناہ سمجھ کر بولا جائے تو گناہ کبیرہ ہے اور اگر اس کو جائز و حلال سمجھ کر بولا

اپریل فول بننے والے شخص کو ”کوکو“ کہا جاتا ہے، جب کہ دنیا کی دیگر جگہوں میں اس کو ”اپریل فول“ کے نام سے پکارتے ہیں۔

”اپریل فول“ کا جو بھی پس منظر رہا ہو، بہر صورت کسی نہ کسی صورت انسانیت دشمنی کے واقعہ سے جڑا ہوا ہے، مسلمانوں کے لیے یہ قبیح رسم اس لیے بھی مزید بری ہے کہ یہ بہت سے بدترین گناہوں کا مجموعہ ہے:

(۱) گمراہ اور بے دین قوموں کی مشابہت اختیار کرنا (۲) صریح جھوٹ بولنا (۳) گناہ کبیرہ کو حلال اور جائز سمجھنا (۴) خیانت کرنا (۵) دھوکہ دینا (۶) دوسروں کو اذیت پہنچانا (۷) ایک ایسے واقعہ کی یادگار بنانا جس کی اصل بت پرستی یا توہم پرستی یا کسی جینفیر کے ساتھ گستاخانہ مذاق ہے۔

آئیے دیکھتے ہیں کہ ”اسلام“ نے ہماری اس سلسلہ میں کیا رہنمائی فرمائی ہے۔ معلم انسانیت حضرت محمد ﷺ نے غیر قوم کے رسم و رواج، جشن و تہوار، عادات و اطوار کو اپنانے والے کو اپنے مذہب سے نکل کر انہیں کے مذہب میں داخل ہونے کے مترادف قرار دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: من تشبه بقوم فهو منهم۔ (ابوداؤد، مسند احمد) جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے، ایک دوسری حدیث پاک میں فرمایا:

لیس منا من تشبه بغيرنا، لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى۔ (ترمذی ۹۹۲، باب السلام) وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ (دیگر اقوام) کے طریقہ کی مشابہت اختیار کرے۔ تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار مت کرو۔

پس جو شخص زندہ ضمیر رکھتا ہے، آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں میں شمار ہونا چاہتا ہے تو یقیناً ایسی باتوں سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے، نہیں تو، کل انجام بد کے لیے تیار رہنا چاہئے۔

علمائے کرام نے غیروں کی مشابہت اختیار کرنے کے ممنوع ہونے میں متعدد وجوہات بیان فرمائی ہیں، چند ایک کو ذکر کیا جاتا ہے: کفار کی نقل اور پیروی کرنے سے آدمی خود بخود صراط مستقیم کی پیروی سے ہٹ جاتا ہے۔ ان کی پیروی کرنے سے ان کے قول و عمل سے ہم آہنگی اور قلبی موافقت پیدا ہو جاتی ہے جو سراسر ایمان کے منافی ہے۔

جائے تب تو اندیشہ کفر ہے۔

وخلال کے گڑھے میں چلے جانے کا خوف ہے۔

اپریل فول تہذیب جدید کے عنوان سے آج مسلمانوں میں بھی مٹایا جانے لگا ہے جبکہ اس کے پیچھے وہی ذہنیت اور اسلام دشمنی کا فرما ہے جو ازل سے اسلام کے دشمنوں کا شیوہ رہی ہے۔
مغرب کی اندھی تقلید میں جدید تہذیب و تمدن اپنانے کی حرص میں کہیں ہمارا دین و ایمان نہ غارت ہو جائے، خدا را اس پر غور کریں۔

☆☆☆

☆ اسٹریٹ نمبر 2 منڈی سکتی روڈ سہارنپور یو پی 247001
marghoob84@gmail.com:

چوتھا گناہ اس میں دھوکہ دینا بھی ہے، اس کو بھی فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے، دھوکہ دینے والے کے متعلق محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے سخت ناراضگی کے الفاظ فرمائے ہیں، فرمایا: من غشنا فلیس منا۔ (صحیح مسلم) جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

چھٹا گناہ ایسے واقعہ کی یادگار مٹانا جس کی اساس و بنیاد بت پرستی یا توہم پرستی یا کسی پیغمبر کی ذات مقدس کے ساتھ گستاخانہ مذاق پر ہے، یہ تینوں ہی عظیم تر گناہ ہیں بلکہ ان پر عمل پیرا ہونے سے کفر

عظیم محقق و محدث علامہ غلام رسول سعیدی کا وصال

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ / ۳ فروری ۲۰۱۶ء بروز جمعرات، سوا اہل سنت و جماعت کے عظیم محقق و مصنف اور فقیہ و محدث علامہ غلام رسول سعیدی

کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ / نومبر ۱۹۳۷ء بروز جمعہ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ پاکستان منتقل ہو گئے اور جامعہ محمودیہ رضویہ رحیم یار خاں میں داخلہ لیا۔ اس میں ابتدائی و بی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ نعیمیہ لاہور، اور جامعہ قادریہ فیصل آباد سے اعلیٰ و بی تعلیم حاصل کی۔ حضرت علامہ سعید احمد کاظمی سے بیعت کا شرف حاصل ہے۔ ”سعیدی“ نسبت، اسی شرف کا نتیجہ ہے۔ دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں ۵۰ سال تک تدریسی خدمات انجام دی۔ تعلیم و تدریس کے ساتھ آپ نے اہمات الکتاب کے ترجمہ و شرح، تحقیق و تقدیم اور باضابطہ تحقیقی اور فقہی تصنیف و تالیف کی جو خدمت انجام دی ہے، وہ آپ کی عالمانہ اور محققانہ شخصیت کا نمایاں کارنامہ ہے جس کی وجہ سے آپ معروف و مقبول ہیں۔

تبیان القرآن ترجمہ و تفسیر قرآن (۱۳ جلدوں میں) نمرۃ الباری شرح صحیح بخاری (۷ جلدوں میں) شرح صحیح مسلم (۸ جلدوں میں) تذکرۃ المحدثین، شان الوہیت، مقام ولایت و نبوت، توضیح البیان، اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام اور ضیائے کنز الایمان، آپ کی اہم کتابیں ہیں۔ انہی کی بنیاد پر مفسر، محدث، فقیہ، مفتی، شارح تسلیم کیے جاتے ہیں۔

اپنے کام میں خلص اور تحقیق میں بے باک تھے۔ جس تحقیق اور فتویٰ پر شرح صدر ہو جاتا، کسی کی ملامت کی پرواہ کیے بغیر بے لاگ اپنا موقف تحریر کر دیتے۔ اس حق گوئی اور حق بیانی کی وجہ سے بے جا مخالفتوں کا سامنا بھی کیا لیکن آپ کی فقیہانہ اور محققانہ رفتار میں کمی نہیں آئی۔ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ اپنی تحقیق اور فتویٰ پر کبھی اصرار نہیں کیا کہ ہم نے جو لکھا ہے، وہی صحیح ہے اور برحق ہے اور علمی نقد و جرح کو کشادہ دلی سے قبول کیا۔ اس خلوص کا نتیجہ ہے کہ آج ہندوپاک میں آپ کی سبھی کتابیں چھٹی ہیں اور آسانی سے دستیاب ہیں۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں جن پاکستانی علما کی کتابیں زیادہ مقبول ہیں، ان میں حضرت میر کرم شاہ ازہری اور علامہ غلام رسول سعیدی سرفہرست ہیں اور آپ حضرات کی کتابوں میں ”ضیاء النبی“ اور ”شرح صحیح مسلم“ سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی مخلصانہ تحقیقات اور فقیہانہ خدمات کو تنقید سے آگے تنقیص کا نشانہ بنانے والوں کی ہر کوشش کے باوجود آپ کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا رہا بلکہ مخالفت اور تنقید برائے تنقیص کی وجہ سے آپ زیادہ مقبول ہوئے اور آپ کی خدمات کی شہرت زیادہ ملی۔ اختلاف برائے مخالفت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے اور سنجیدہ کارآمد شخصیات کی کتابیں اسی طرح ظاہر ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور مغفرت فرمائے۔ آمین

بیش نصیحت

دل میں عشق و ایمان ہوتا ہے اور اعمال اُس کی تصدیق کرتے ہیں

مسجد خلیل اللہ بلوہ ہاؤس کے سامنے عید میلاد النبی کی ۱۸ ویں سالانہ ”اک نورانی محفل“ میں علما و مفتیان کرام کا خطاب دل زدہ ہے تو دین کی روشنی زندگی کے ہر لمحے میں محسوس کی جاسکتی ہے اور دل مردہ ہے تو پھر سب کچھ بے کار ہے کیوں کہ دل میں ہی ایمان و عشق ہوتا ہے اور ہمارے اعمال اس کی تصدیق کرتے ہیں، دل کے اندر ایمان اور عشق و محبت کا جیسا چراغ روشن ہوگا، چہرے پر اس کی روشنی بھی اسی طرح ظاہر ہوگی اور اعمال بھی دل کش نظر آئیں گے۔ عشق و عرفان اور الفت و محبت برپا کرنے والی یہ محفلیں اسی زندہ دلی کا روشن اشاریہ اور ثبوت ہیں۔ ان عرفانی باتوں کا اظہار مسجد خلیل اللہ بلوہ ہاؤس کے سامنے عید میلاد النبی سوسائٹی کے زیر اہتمام ۹ جنوری ۲۰۱۶ء کو منعقد ۱۸ ویں سالانہ ”اک نورانی محفل“ میں صدر اجلاس مفتی آفاق احمد نقشبندی (قنوج) نے کیا۔ انہوں نے اپنے نہایت جامع مختصر خطاب میں ایمان و عقیدے کا خلاصہ کیا کہ عشق بے غیر اسلام ہمارے پاس نہیں تو پھر کچھ نہیں اس لئے کہ عشق بے غیر ہی پر ایمان کا دار و مدار ہے۔ عشق رسالت اور محسن انسانیت سے محبت و الفت کے بغیر ایمان و عقیدے کا کوئی تصور نہیں۔ ہاں ہمارے اعمال سے بھی اس کا اظہار ہونا چاہئے کہ ہم عشق والے ہیں اور اس کی ایک پہچان یہ ہے کہ نماز میں پیارے نبی کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور ایک مومن کی عزت و آبرو کی حفاظت اور حسد و بغض و کینہ سے دل کی پاکیزگی اس کی ایمانی فطرت و حرارت کا تقاضہ ہے۔

خطیب خصوصی مولانا محمد سعید اختر بھوجپوری نے کہا کہ خدایا اپنے دین کا محافظ ہے اور اسی نے اس کی دعوت و تبلیغ اور ہمیں اپنی پیدائش کا مقصد بتانے کے لئے پیغمبر اسلام کو پڑھا پڑھایا لکھا لکھایا، اک انسانی نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا جنہوں نے اعلان نبوت سے پہلے کی ۴۰ سالہ فطری زندگی گزارنے کے بعد انسانی زندگی کا فطری نمونہ پیش کیا پھر فطری طور سے عرب کی ان پڑھ اور اجڑ قوم کی طرف سے امین و صادق تسلیم کیے جانے بعد اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا تاکہ انسانوں کو یہ پیغام جائے کہ قرآن یا کسی بھی آسمانی کتاب اور قانون الہی کے بغیر بھی جو زندگی ہو سکتی ہے، وہی ہو سکتی ہے جو ہم نے برت کر دکھائی ہے اور یہی اسلامی زندگی ہے جس کی دعوت و تبلیغ نبی آخر الزماں نے کی ہے۔ دوسرے خطیب مولانا زین العابدین نقشبندی نے کہا کہ دنیا ”تلوار، تلوار، تلوار“ کرتی ہے، یہ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا جھوٹ ہے کیوں کہ تلوار تو عمر کے ہاتھ میں تھی اور قریش و اہل مکہ کے ظالم عربوں کے ہاتھ میں تھی، وہ کون سی تلوار تھی جس نے حضرت عمر کے دل کی دنیا پر فتح حاصل کر لی، دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اخلاق کی تلوار تھی۔ پیغمبر اسلام نے اسی اخلاق کی زبان سے ۲۳ سال میں انسانوں کی اصلاح اور انسانیت کی فلاح کا انقلاب برپا کیا ہے۔ مدرسہ ابراہیمیہ جامعہ القرآن کے استاذ قاری محمد آفتاب عالم غازی پوری نے قرآن کریم کی تلاوت سے محفل کی ابتدا کی، معروف نعت خواں شاعر فیاض احمد بھدوی، قاری مختار شرف اشرفی، قاری مظہر الدین عزیز بی اور مولانا غلام دستگیر رضوی نے نعتوں کے گلدستے پیش کیے اور محمد ظفر الدین برکاتی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ افتتاحی خطاب قاری وجہ القمر برکاتی نے کیا جب کہ آخری خطاب مسجد خلیل اللہ کے امام و خطیب مولانا محمد یعقوب علی خاں قادری کا ہوا جس میں انہوں نے بستان المحمدین دہلی شریف کے صوفیہ اور محدثین کے عقائد و معمولات کے آئنے میں عید میلاد النبی کی برکتوں کے تاریخی اثرات بیان کیے۔ درگاہ آثار شریف شاہی جامع مسجد دہلی کے موروثی جانشین و متولی سید وقار احمد حسینی مہمان خصوصی اور بارگاہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے سجادہ نشین عبدالحق فرحان حق مہمان اعزازی تھے۔ حسینی صاحب کے ہاتھوں سے بارہ ضرورت مند خواتین کو سلائی مشین اور لاجپت نگر کے دیوساج اسکول میں ۱۲ ویں کے ایک طالب علم کو ایک سال کی فیس کی رقم دی گئی۔ سالانہ کتابی سلسلہ ”جشن عید میلاد النبی“ کے ساتھ کئی ایک اسکالر سامعین

وحاضرین کو تحفے میں دیے گئے۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد امام صاحب کی دعا پر محفل ختم ہوئی۔ محفل میں مولانا عظیم الدین ازہری، مولانا اشرف الکوثر مصباحی، مولانا عبدالعید ازہری، غلام حسن قادری، مولانا زین اللہ نظامی، مولانا عظیم رضا مصباحی وغیرہ بڑی تعداد میں مقامی و بیرونی علمائے کرام اور حسب روایت مجلس میں عوام و خواص کا زبردست ازدحام تھا۔

دچودت: حافظ محمد سعید اکبر پوری، موذن مسجد خلیل اللہ، محلہ جامعہ مگر، نئی دہلی

ولیوں اور نبیوں کے ایمان افروز قصے بیان کرنا خدا اور رسول کی سنت ہے

خانقاہ اشرفیہ نقیس روڈ محلہ ہاؤس، نئی دہلی میں منعقد جشن غوث الوری میں علمائے کرام کا خطاب

لفظ ”قصہ“ کو ہم نے انسانی لفظ بنا دیا ہے ورنہ خداوند قدوس سورہ یوسف کے شروع میں فرماتا ہے کہ اے نبی! ہم آپ کو اپنے بندوں کی نصیحت کے لئے اچھے اور حقیقی قصے بیان کرتے ہیں۔ قرآن و سنت کا مطالعہ کیجئے، اندازہ ہوگا کہ خدا اور رسول نے رسولوں اور نبیوں کے ساتھ ہر دور کے ولیوں کے قصے ہماری نصیحت و رہنمائی کے لئے بیان کیے ہیں۔ اس طرح ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ولیوں اور نبیوں کے قصے بیان کرنا خدا اور رسول کی سنت ہے۔ اس تاریخی حقیقت کا اعلان مولانا محمد یعقوب علی خان قادری امام و خطیب مسجد خلیل اللہ نے خانقاہ اشرفیہ نقیس روڈ محلہ ہاؤس میں منعقد ”جشن غوث الوری“ کی محفل میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے حضرت غوث اعظم کی روشن ضمیر روحانی شخصیت کی عظمت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے بہت پہلے کے بزرگ حضرت جنید بغدادی نے یہ خبر دی تھی کہ اگلے زمانے میں ایک ایسا ولی پیدا ہونے والا ہے جس کے قدم اولیا کی گردنوں پر ہوں گے۔ اس کی وضاحت غوث اعظم کے اس بیان سے ہو جاتا ہے کہ سارے ولی میرے قدم بقدم ہیں اور میں نبی آخر الزماں کے قدم بقدم ہوں۔

مولانا عرفان احمد ازہری ریسرچ اسکالر شعبہ عربی ہے این یو نے کہا کہ حضرت غوث اعظم اور تمام اولیائے کرام کی کرامتیں انبیائے کرام کے معجزات کی حقانیت کو ہر زمانے میں ثابت کرنے والی ہوتی ہیں اور آخری نبی کے تاہن کی قدرتی خوبیاں اور آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے اپنی ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بغداد کی طرف تعلیمی سفر کے دوران خطرناک رہزموں کے سامنے بھی جھوٹ بولنے سے خود کو محفوظ رکھا، جس سے یہ پیغام دیا کہ نیک انسان کی خوبی اور پہچان یہ ہے کہ اسے نہ خود کو دھوکہ دینا چاہئے اور نہ اپنے والدین کو دھوکہ دینا چاہئے کیوں کہ جھوٹے بندے خدا کو پسند نہیں۔ محمد ظفر الدین برکاتی نے کہا کہ بے شک غوث اعظم کی الفت و محبت ہماری نجات کی کنجی ہے لیکن یہ بتایا جائے کہ دنیا کی کون سی ایسی کنجی ہے جس میں دلدل نہیں ہوتے، معلوم ہوا کہ غوث اعظم سے الفت و محبت ہماری نجات کی کنجی ضرور ہے بشرط کہ اس میں نیک اور اچھے اعمال کے خوشیہ دلدل ہوں۔ دارالعلوم قادری مسجد کے مولانا قاری وجہ القدر برکاتی نے بھی خطاب کیا۔ مدرسہ ابراہیمیہ مسجد خلیل اللہ کے استاد قاری آفتاب عالم غازی پوری نے تلاوت و منقبت خوانی کی، قاری مظہر الدین عزیزی اور قاری محمد میاں اشرفی نے نعت و منقبت کے گلدستے پیش کیے۔ صلوٰۃ وسلام اور امام صاحب کی دعا پر محفل ختم ہوئی۔ اسمارٹ سیواسوشل سوسائٹی کے ارکان نے یہ محفل سجائی جس میں مولانا انیس الرحمن، مولانا زین اللہ نظامی، مولانا عظیم رضا مصباحی، مولانا اشرف الکوثر مصباحی، مولانا منظر اسن مصباحی اور ڈاکٹر قادری شاہین باغ وغیرہ عوام و خواص نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ دچودت: محمد عامر حسن اشرفی، رکن سیرت ایجوکیشن و پبلیشر ایسوسی ایشن، مسجد خلیل اللہ

اسلام انسانی دنیا کے لیے ماڈل اور پیغمبر اسلام کی سیرت آئیڈیل ہے

دنیا میں سیکڑوں ہزاروں مذاہب ہیں، مگر مذہب اسلام ہی انسانوں کے لیے ماڈل ہے، مذہب اسلام پچھلے چودہ سو سالوں سے انسانی دل و دماغ پر حکومت کر رہا ہے، اسلام کی فطرت پسندی اور اہل روی انسانوں کے لیے ہمیشہ کشش کا باعث رہی ہے، جب کہ پیغمبر اسلام کی سیرت طیبہ کردار و عمل کے لیے آئیڈیل اور نمونہ رہی ہے۔ قرآن پاک نے آپ کی سیرت کو انسانوں کے لیے رول ماڈل اور نمونہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بے شک تمہارا

رے لیے تیسیر کی زندگی میں نمونہ عمل ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف مذہبی رہنما ممبر پارلیا منٹ مولانا غلام رسول بلیاوی ناظم اعلیٰ ادارہ شریعہ پٹنہ بہار نے دارالعلوم خواجہ ہندالوی جیت پور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی فروغ اسلام کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کیا، انھوں نے کہا کہ جو لوگ اسلام کا کلمہ نہیں پڑھتے وہ بھی اسلام کی روحانیت اور پاکیزگی کا اقرار و اعتراف کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ نماز مغرب کے بعد مسجدوں کے دروازوں پر اپنے پیار بچوں کے ساتھ دعا کے لیے صف بستہ نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑے بڑے مذاہب ابھی تک سماج کے تمام طبقات کو جگہ نہیں دے سکے، مگر اسلام کا دروازہ ہر کسی کے لیے کھلا ہوا ہے، جس کا جی چاہے اجیر چلا جائے، کسی کی آمد کی وجہ سے درگاہ کو کبھی نہیں دھویا گیا۔ آغاز قاری ریاست حسین فرید آباد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، اس کے بعد دارالعلوم کے طلبہ کے علاوہ نعت خواں انس الہ آبادی نے اپنے خوبصورت کلام پیش کیا۔ مولانا مقبول احمد سالک مصباحی ہائی وٹھم جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کا کی نے اپنے فکر انگیز خطاب میں کہا کہ اسلام کی آواز کو کبھی بھی دبایا نہیں جاسکتا، جنھوں نے دبانے کی کوشش کی وہ خود دب گئے، اسلام کسی جبری نظام کی پیداوار نہیں، وہ انسانی دلوں کی آہٹ ہے، اس نے اپنا راستہ خود بنایا ہے۔ ریشیا کی اسلام کے خلاف ستر سالہ جبر و استبداد کی سیاہ تاریخ بھی اسلام کو ختم نہیں کر سکی، اسی طرح اچین اور چین و جاپان میں بھی اسلام نئے برگ و بار لا رہا ہے اور اپنی نئی زندگی کا اعلان کر رہا ہے۔ مولانا شفیق اللہ چڑ ویدی خطیب نیپال نے کہا کہ اسلام ازلی حقیقت کا نام ہے، اس حقیقت کو دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے، مسلمان پہلے خود بدلیں پھر دنیا کو بدلنے کی فکر کریں۔ مولانا ذکر اللہ قادری بریلی شریف نے کہا کہ رسول پاک کی ذات مسلمانوں کے عشق و عقیدت کا مرکز و محور رہی ہے وہ ہمیشہ حضور اقدس کی ذات گرامی سے ولہانہ لگاؤ رکھتے رہے ہیں، اسے ترازو سے نہیں ایمانی حرارت سے ہی ناپا جاسکتا ہے، عشق رسالت ہی مسلمانوں کی طاقت و قوت کا خزانہ اور سرچشمہ رہا ہے، مسلمان جب جب اپنے نبی کی ذات بابرکت سے دور ہوا، رسوائی و بربادی اس کا مقدر بن گئی۔ اب سے اسی مرکز پر واپسی کرنی ہوگی۔

اجلاس کا اہتمام نوجوان عالم دین مولانا غلام ربانی خوشتر فیسی نے اپنے رفقاء کے تعاون سے کیا تھا۔ مولانا بلیاوی اور مولانا چڑ ویدی نے دارالعلوم خواجہ کے تعاون کے لیے عوام اہل سنت سے اپیل کیا تو لوگ سیلاب کی طرح آگے بڑھے اور ہزاروں روپے پیش کر کے دین سے اپنے لگاؤ کا اظہار کیا۔ صدارت مولانا مقبول احمد سالک مصباحی نے فرمائی، نظامت کے فرائض مولانا اعجاز احمد انصاری یادوی نے انجام دیے۔ صلاۃ و اسلام اور سرپرست اجلاس مولانا پیر سید شفیق الرحمن نوری درجنگہ بہار کی دعا پر پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ کی مسلم یونیورسٹی کے انعامی مقابلہ میں نمایاں کامیابی

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وقار الملک ہال میں ۲۱، ۲۲ مارچ کو ”بزم وقار ۲۰۱۶ء“ کے نام سے ایک ادبی و ثقافتی پروگرام منعقد ہوا، جس میں مسلم یونیورسٹی اور شہر علی گڑھ کے مختلف اداروں کے طلبہ کے درمیان قرأت، نعت، تقریر، مباحثہ، مضمون نگاری وغیرہ میں مقابلہ کر لیا گیا۔ اس مقابلے میں البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (ABIRTI) کے طلبہ نے بھی حصہ لیا۔ خوش خبری یہ ہے کہ اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے کئی مقابلوں میں اول، دوم اور سوم انعامات حاصل کیے۔ یکم مارچ کو مباحثہ (DEBATE) اور برجستہ تقریر (EXTEMPOR) کے مقابلے میں طلبہ نے حصہ لیا۔ مباحثہ میں مولانا رضاء الحق امجدی نے دوم اور مولانا طیب رضا مصباحی نے سوم انعامات حاصل کیے اور برجستہ تقریر میں مولانا ریاض الدین امجدی نے اول، جب کہ مولانا رضاء الحق امجدی نے دوم انعامات حاصل کیے۔

۲ مارچ کو مضمون نگاری، قرأت، نعت وغیرہ کا مقابلہ ہوا۔ نعت میں مولانا محمد محسن مصباحی نے دوم، مولانا محمد شہباز احمد مرکزی نے سوم اور مولانا محمد علی فیضی نے ترقیبی انعامات حاصل کیے۔ قرأت میں مولانا دلشاد احمد مصباحی کو دوم، جبکہ مولانا محمد علی کو سوم انعام ملا۔ اس طرح البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے طلبہ نے مجموعی طور پر ۹ انعامات حاصل کیے۔ ABIRTI کے ڈائریکٹر حضرت سید محمد امان میاں قادری صاحب نے طلبہ کی اس نمایاں کامیابی پر انھیں مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا۔

دھودھ: توحید احمد برکاتی، جامعہ البرکات، علی گڑھ

حضرت خطیب البراہین ہمیشہ رسول پاک کی سنت کی اتباع کرتے تھے

چہ اجیار کی مشہور آبادی ”اکیا شریف“ میں خطیب البراہین حضرت صوفی نظام الدین محدث بستی قادری برکاتی مصباحی علیہ الرحمۃ والرضوان کے آستانے پر عرس نظامی کا انعقاد ۹/۱۰ فروری ۲۰۱۶ء کو ہوا۔ ۹ فروری بروز منگل صبح سویرے قرآن خوانی و ایصال ثواب کی محفل منعقد ہوئی، بعدہ ۹ بجے طرحی مہتھی مشاعرہ شروع ہوا ایک بجے تک چلتا رہا، بعد نماز ظہر خطیب البراہین علیہ الرحمۃ والرضوان کے مکان سے چادر شریف کا جلوس نکلا جس کی قیادت شہزادہ خطیب البراہین، حضرت مولانا محمد حبیب الرحمن رضوی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ نظامیہ نے کیا، نمبر۱ خطیب البراہین حضرت مولانا الحاج ضیاء المصطفیٰ نظامی، حضرت مولانا محمد سعید نظامی، مولانا ثناء المصطفیٰ نظامی اور حکیم رضاء المصطفیٰ نظامی و دیگر علمائے کرام ساتھ رہے، ملک کی مختلف انجمنیں بارگاہ خطیب البراہین میں نذرانہ عقیدت پیش کر رہی تھیں اور خطیب البراہین علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار مبارک پر ساری چادریں پیش کی گئیں، اس کے بعد فاتحہ خوانی ہوئی اور صاحب سجادہ نے سب کے لیے دعا فرمائی۔ بعد نماز مغرب جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین محلہ نظام آباد لہرولی بازار کے طلباء نے حسب سابق نعت و منقبت، تقاریر کی محفل پر پاکی پھر عشا کی اذان ہوئی اور فرزندان توحید نے نماز عشا ادا کی، نماز عشا کے بعد مولانا حبیب الرحمن نظامی مصباحی، مولانا عقیل احمد مصباحی (دوبئی) مولانا کمال احمد نظامی اور راقم الحروف اسٹیج پر گئے اور باضابطہ طور سے نظامی کانفرنس کا آغاز ہوا، صبح صادق تک یہ مجلس چلتی رہی، علمائے کرام نے تقریریں کیں اور شعرا نے نعت و منقبت کے حسین گلدستے پیش کیے اور عشا قان خطیب البراہین بیٹھ کر سماعت کرتے رہے۔

شہزادہ صدر الشریعہ، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی سربراہ جامعہ امجدیہ قصبہ گھوٹی نے کہا کہ میرے استاد حضرت حافظ ملت علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ ہم لوگ حضرت صدر الشریعہ کی نقل اتارتے ہر کام میں، بولنے میں، سننے میں، پڑھانے میں، چلنے میں، خصہ کرنے میں۔ میں نے چند علماء میں پایا اپنے معاصرین میں کہ ان کے اندر یہ خوبی تھی کہ اپنے علم اور اپنے علماء دونوں کے وہ اپنے عمل میں سامنے رکھتے، ان میں بڑے ہی خاموش مگر خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی مفتی محمد نظام الدین علیہ الرحمۃ بستی مصباحی فتویٰ اور تقویٰ دونوں کی کتاب تھے۔ ایسے میں نے چند علماء کو دیکھا تو یہ ہمیشہ غور رکھنا چاہیے۔ صوفی صاحب ہمیشہ رسول پاک ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے تھے، آپ نے اپنی پوری زندگی سنت کے پیمانے میں ڈھال لی تھی۔ آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے ان کا کیا اعتقاد اور کیسی ان کی محبت بلکہ درجہ عشق میں ان سے لگاؤ تھا اور تقریر کرتے کرتے کوئی حدیث بیان کرتے، اعلیٰ حضرت کا شعر پڑھتے اور ترجمہ کیا حدیث کا فرماتے ہیں میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ”کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے۔ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی۔

آبروئے اہل سنت والجماعۃ الاشراف مبارک پور کے سربراہ اعلیٰ، عزیز ملت حضرت مولانا عبداللطیف عزیزی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت کو جس طرح سے دیکھا جائے آپ پاسبان علم و فضل نظر آتے ہیں، حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمۃ والرضوان اس گود کے پروردہ تھے جنہیں دنیا حافظ ملت کے نام سے جانتی و پہچانتی ہے، حضرت حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے محبتوں کی حرارت سے حضرت خطیب البراہین کی شخصیت کو پگھلا کر کے اتانرم و نازک بنا دیا تھا کہ چاہے انجی ہو یا امیر و غریب، بڑے سے بڑا سینٹھ ہو آپ سے بلا تفریق مل سکتا تھا۔ آپ نے کبھی بھی کسی کو جھڑکنا گوارہ نہیں کیا، آپ کی بارگاہ میں کسی قسم کا کوئی بھید بھاؤ نہیں تھا، حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمۃ والرضوان نے پوری زندگی سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا کام کیا، آج بھی ضرورت ہے کہ حضرت صوفی نظام الدین نے جس تقویٰ و طہارت کے ساتھ، علم کی جس گرمی کے ساتھ انک لعلیٰ خلق عظیم کی تعبیر بن کر اہل سنت و جماعت کا کام کیا اور کروڑوں سینوں کے دلوں کے اندر عشق و رسالت اور محبت اعلیٰ حضرت کا چراغ جلایا، ہمیں اسی طریقہ کار پر چل کر اہل سنت و جماعت کے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ علم کے ساتھ ادب بھی ضروری ہے اور علماء و شائخ کی تعظیم و توقیر بھی لازم ہے، یہی صوفی صاحب کی زندگی کا پیغام ہے۔

حضرت مولانا سید عبدالرب عرف چاند بابو سجادہ نشین آستانہ بھری شریف فیض آباد، نے کہا کہ حضرت صوفی صاحب نے کام کیا ہے اور کام کرنا مصباحیت ہے تو پھر ہم سب لوگ بلکہ سبھی علمائے اہل سنت مصباحی ہیں۔ صوفی صاحب کی زندگی کا بھی یہی حاصل ہے۔ مولانا مقبول احمد سالک مصباحی دہلی نے کہا کہ صوفی صاحب کی خدمات کا صحیح تعارف، ان کے مشن کی تکمیل اور ان کی زندگی کے تعمیری اور تعلیمی پیغام کو عام کرنا ہماری پہلی ذمہ داری اور ہماری صوفی صاحب سے عقیدت کی دلیل ہوگی۔ دارالقلم لہرولی اور سرہانی پیام نظامی کی بھارتی ہی ان کے مشن کو بانی رکھنے میں معاون ہوگی، عرس دوسرا مرحلہ ہونا چاہئے

حکیم ملت مفتی عبدالحکیم نوری بانی فضل حق اکیڈمی سدھار تھہ نگر نے کہا کہ حضرت صوفی ملت کی ذات ہر آن ذکر الہی سے شرشار رہا کرتی تھی، ان کا ظاہر و باطن ہر لمحہ ڈاکر رہا کرتا تھا۔ صوفی ہونا بڑا مشکل کام ہے، تاریخ ہند میں چند ہی صوفی نامور گزرے ہیں ان میں خطیب البراہین صوفی نظام الدین برکاتی علیہ الرحمہ کا نام سنہرے حرفوں میں لکھا جائے گا۔

محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی صدر المدرسین و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مولانا شمس الہدی رضوی، مولانا زاہد علی سلامی، نمبرۂ حافظ ملت مولانا نعیم الدین عزیزی، مولانا مسعود احمد برکاتی، اساتذہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔ مولانا جمال مصطفیٰ قادری مصباحی پرنسپل جامعہ امجدیہ رضویہ، قصبہ گھوسی (منو) مولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی پرنسپل دارالعلوم علیہ جہد اشافی، مولانا حیدر علی اشرفی، مولانا محمد عیسیٰ رضوی، اساتذہ دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوہا۔ مولانا سید علی نظامی پرنسپل دارالعلوم سیدالعلوم کبھی پور، مولانا غیاث الدین نظامی مصباحی پرنسپل دارالعلوم معینیہ، مولانا مقصود احمد پرنسپل جامعہ خفیفہ شہر بستی، مولانا نور محمد مصباحی، مفتی محمد صادق مصباحی، ان کے علاوہ مشائخ عظام، علمائے کرام، شعرائے اسلام نے بارگاہ خطیب البراہین علیہ الرحمۃ والرضوان میں خراج عقیدت پیش کیا۔

مولانا محمد حسن نظامی شیخ الحدیث جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہروی، مولانا حبیب الرحمن نظامی ساؤتھ افریقہ، مولانا علی احمد نیکل عزیزی معراج العلوم و ہرم سکھوا، مولانا کوثر امام قادری استاذ دارالعلوم قدوسیہ پرسونی مہراج سنگھ، بانی سبحانی مولانا محمد علی نظامی بستوی وغیرہ نے مختلف موضوعات پر خطاب کیا۔ اجلاس کا اختتام صلاۃ و سلام اور شہزادہ حافظ ملت حضرت علامہ الحاج عبدالحفیظ صاحب قبلہ کے دعاؤں پر ہوا۔

عرس کی ساری تقریبات کو بحسن و خوبی انجام دینے میں نمبرگان خطیب البراہین مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی، مولانا محمد سعید نظامی، حافظ محبوب احمد، مولانا ثناء المصطفیٰ نظامی، حکیم رضاء المصطفیٰ نظامی اور دیگر مریدین، معتقدین اور متولکین نے اہم رول ادا کیا۔ اخیر میں صاحب سجادہ نے تمامی شرکاء کا شکریہ ادا کیا، سب کے لیے دارین کی فلاح و بہبود اور پورے عالم اسلام بالخصوص اپنے ملک میں امن و امان کی دعائیں کیں۔ ۱۰ فروری ۲۰۱۶ء بروز بدھ صبح آٹھ بجے آخری قل کے ساتھ عرس کا اختتام ہوا۔ دھودھ: مولانا محمد طاہر حسین مصباحی، مدیر سماجی پیام نظامی، لہروی، بستی (یو۔ پی)۔

خطیب البراہین تقویٰ اور فتویٰ دونوں کی کتاب تھے

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں عرس نظامی منایا گیا۔ محفل کا آغاز قادری غلام رسول نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی نے کہا کہ ہمارے صوفی صاحب کی شان یہ ہے کہ آپ دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوہا کے پرنسپل اور شیخ الحدیث تھے، ان کے زمانہ صدر المدرسینی میں صالحہ رضوی جو کہ جشتر اترقی، پورڈو آف مدارس اسلامیہ کی، وہ آئی معائنے پر وہاں، تو طلبہ نے اس کو آفس میں بیٹھایا، تواضع وغیرہ کر دی۔ لوگوں سے اس نے کہا کہ پرنسپل صاحب سے ملنا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ عورتوں سے نہیں ملتے۔ اس نے کہا کہ کیا اس زمانے میں بھی ایسے لوگ زندہ ہیں جو عورتوں سے نہیں ملتے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں سخت پابندی اس معاملے میں سخت پابندی کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے دیکھنا ہی پڑے گا کہ ایسے بزرگ ہیں، کون تو ان کو دیکھنا ہے مجھے۔ آپ اوپر کے کمرے میں جلوہ گلن تھے اپنی کلاس میں، اس میں ایک الماری بھی رکھی ہوئی تھی آپ اپنی درس گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے مطمئن کہ انھوں نے فرمایا دیا ہے کلرک سے کہ وہ آ رہی ہے، یہاں نہ آئے اور نہ مجھے بلایا جائے میں اس سے نہیں ملوں گا، میں یہ مدرسہ چھوڑ سکتا ہوں مگر اس سے نہ ملوں گا، اب یہ دندنائی ہوئی میڑھیاں کو دتی ہوئی جیسے ہی ان کے کمرے کے سامنے ہوئی، نظر پڑی جھٹ اٹھ کھڑے ہوئے اور الماری کی طرف منہ چھپا کر کے کھڑے ہوئے۔ اس قدر پرہیز اور احتیاط رکھتے تھے صوفی صاحب۔ مولانا محمد حبیب الرحمن رضوی شیخ الحدیث دارالعلوم مدریس الاسلام بسڈیلہ سٹ کبیر نگر نے کہا کہ خطیب البراہین کی تحریر صلی، فراست و ذکاوت، جود و طبع، نکتہ دہی، محدثانہ بصیرت کا اعتراف بڑے بڑے اصحاب علم و فضل کو ہے، اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپ کے فضائل و کمالات کا اعتراف کیا۔ خطیب البراہین کی ذات مجمع کمالات پر جس پہلو سے نگاہ ڈالتے ہیں ایک نمایاں جج دمج، ایک امتیازی شان نظر آتی ہے۔ علوم باطن میں آپ کے مراتب قرب و کمالات اور اتصال باطن دور میں نگاہیں بہ خوبی جاتی اور پہچانتی ہیں۔ عبادات و ریاضات، اور ادو و طائف، اذکار و اذکار، اعمال و اشغال وغیرہ پر غور کیجیے اور حقد میں اولیائے کرام کے شبانہ روز سے ملاتے جائیے، تو ان کی زندگی کا ہر پہلو سیرت نبوی کی عملی تفسیر نظر آئے گا۔

دھودھ: مولانا ابو یوسف محمد قادری مصباحی، استاذ جامعہ رضویہ قصبہ گھوسی، ضلع منو (یو پی)

RAZVI KITAB GHAR

423, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6 Ph: 23264524

رضوی کتاب گھر کی مطبوعات

| | | | | | |
|-------|-------------------------------------|-------|---|--------|--|
| 100/= | تجلیات مفتی اعظم ہند | 180/= | قانون شریعت (مکمل جلد) | 230/= | قرآن پاک ترجمہ کنزالایمان اردو (میت) |
| 80/= | گستاخ رسول کی شرعی حیثیت | 140/= | انعام شریعت | 180/= | قرآن پاک ترجمہ کنزالایمان ہندی (میت) |
| 130/= | حقانہ مائل سنت | 100/= | گستاخان شریعت | 250/= | قرآن پاک ترجمہ کنزالایمان ہندی آرٹ پیپر |
| 80/= | سنی دیوبندی اختلاف کا مصنفانہ جائزہ | 130/= | نظام شریعت | 220/= | قرآن پاک ترجمہ کنزالایمان انگریزی (میت) |
| 50/= | اذان خطبہ کہاں ہو | 120/= | معین شریعت | 7000/= | تفسیر روح البیان (مکمل ۱۵ جلدوں میں) |
| 60/= | اسلام اور چاند کا سفر | 200/= | مکلفہ القلوب | 6000/= | تفسیر نسیمی (۱۸ جلدوں میں) |
| 60/= | جماعت اسلامی کا پیش منہ | 240/= | کشف الخجوب | 1200/= | تفسیر مظہر القرآن (مکمل ۳۰ پارے ۵ جلدوں میں) |
| 60/= | دیوبندی خانہ طلاق | 160/= | سبع سنابل شریف | 400/= | تفسیر الم شرح (مکمل جلد) |
| 120/= | معمولات اہلسنت | 200/= | جامد الحق (مکمل جلد) | 3000/= | نہجہ القاری شرح بخاری (مکمل ۸ جلدوں میں) |
| 100/= | حصن حصین | 220/= | بیرت خواجہ فریب نواز | 400/= | فتاویٰ حامد بہ (مکمل) |
| 160/= | فتح شہستان رضا | 120/= | بیرت غوث اعظم | 600/= | سعادۃ الدارین (مکمل ۲ جلدوں میں) |
| 120/= | تحقیقات مکمل | 100/= | بیرت غوث پاک | 400/= | الایوبینہ - سارود ترجمہ خزینۂ معارف |
| 120/= | جنگ آزادی اور وطن کے جان باز | 140/= | بیرت رسول اکرم | 800/= | شافی بہشتی زیور (مکمل دو جلدوں میں) |
| 50/= | تذکرہ حافظ عبدالرؤف | 100/= | بیرت امام شافعی | 200/= | خلاصہ فقہ شافعی |
| 100/= | تذکرہ علی احمد صاحب کلیری جلد | 100/= | زیارت قبور | 100/= | خطبات مہربانہ (خطبہ جمعہ) |
| 140/= | حیات تاج الشریعہ | 120/= | فضائل نماز قادی رضوی | 300/= | اسلامی زندگی فقہ شافعی کی روشنی میں |
| 140/= | خون کے آنسو | 120/= | شان حبیب الرحمن | 60/= | شافعی معلم الدین (دینی تعلیمی کورس) |
| 70/= | دیوبند کا نیا دین | 120/= | فضائل اہل بیت (سفینہ نور) | 225/= | مصباح المجالس |
| 160/= | سنی بہشتی زیور | 120/= | امام پاک اور بڑے پاپ | 180/= | زین المجالس |
| 160/= | چستی زیور | 40/= | حیاء الشہداء والاعوانی | 400/= | فیضان اعلیٰ حضرت |
| 100/= | بہتر میں ایک (جلد) | 40/= | سوانح کر بلا | 350/= | تذکرۃ الانبیاء (مکمل جلد) |
| 60/= | احمد سے نجدی دیکھ لے..... | 160/= | تاریخ کر بلا | 160/= | تذکرۃ الاولیاء |
| 80/= | انوار ودود اسلام | 100/= | کر بلا کا سفر | 160/= | تذکرہ سیدنا امیر ایم علیہ السلام |
| 120/= | قرینہ زندگی (جلد) | 100/= | داستان کر بلا | 240/= | یوم الاولیاء (ترجمہ روشنی اریا جین) |
| 90/= | قرینہ زندگی (ٹائٹل) | 130/= | شام کر بلا | 300/= | جان ہے عشق مصطفیٰ |
| 120/= | کھانے پینے کی سہولتیں | 120/= | خاک کر بلا | 240/= | انوار ساطعہ در بیان مولود و قاتلہ |
| 140/= | شرح الصدور (قبر کے حالات) | 100/= | بابہ کر بلا | 400/= | فیضان شریعت |
| 120/= | سنت خیر الانام | 180/= | تاریخ نجد و حجاز | 600/= | امام احمد رضا اور علم حدیث نین جلدوں میں |
| 120/= | جذب القلوب | 160/= | المفتی ناکال | 240/= | امام احمد رضا اور معارف تصوف |
| 100/= | جان چائناں | 160/= | منازل ولایت | 200/= | تعلیم نبی اور امام احمد رضا |
| 120/= | پکارو یا رسول اللہ | 140/= | امام احمد رضا اور بدعات و منکرات | 200/= | علوم القرآن (ترجمہ حاشیہ الدولة المکیہ) |
| 80/= | بہار اسلام | 100/= | امام احمد رضا اور باب علم و دانش کی نظر میں | 100/= | امام اعظم ابوحنیفہ اعلیٰ حضرت کی نظر میں |
| 100/= | اقتیاد حق و باطل | 140/= | اصلاح ظہر و اعتقاد | 350/= | شفا شریف (مکمل جلد) |
| 100/= | تجلیات شرف | 120/= | حدائق بخشش (کلاں جلد) | 250/= | قصر عارفان |
| 100/= | خصائص رسول | 120/= | انجم شعری محمود (یکل اتساعی) | 200/= | الربہ (تقویٰ کی حقیقت اور احادیث رسول) |
| 100/= | جمال اولیاء | 100/= | نعتیہ دعا کا عروج و ارتقاء | 240/= | نبی حکایات (مکمل جلد) |
| 100/= | حسام الحرمین | 100/= | انکار رضا | 100/= | عورتوں کی حکایات |

| | |
|--------|--|
| 4500/= | تفسیر الحکات (۷ جلدوں میں) |
| 7500/= | صحیح ابن حبان اردو (۷ جلدوں میں) |
| 3500/= | نفاذی مفتی اعظم ہند (۷ جلدیں) |
| 700/= | حیات اعلیٰ حضرت (۶ جلدیں) |
| 1600/= | انوار الایمان (۳ جلدیں) |
| 400/= | تاریخ اسلام (۲ جلدوں میں) |
| 320/= | سیرت خاتم (۲ جلدوں میں) |
| 250/= | باہکل میں نقوش محمدی |
| 920/= | مواہظہ رضویہ مکمل (۳ جلدوں میں) |
| 3000/= | کتاب الفقہ علی المذہب الاربع |
| 600/= | مکتوبات امام ربانی (مکمل ۳ جلدوں میں) |
| 900/= | شرح حدائق بخشش (۵ جلدوں میں) |
| 350/= | تاریخ الخلفاء |
| 430/= | نزہۃ النہال (مکمل ۲ جلدوں میں) |
| 500/= | مدارج النبوہ (۲ جلدوں میں) |
| 500/= | مدارج النبوہ (مکمل ۳ جلدیں) |
| 550/= | خصائص الکبریٰ (مکمل) |
| 450/= | کیمیائے سعادت |
| 350/= | نفعیہ الطالبین |
| 800/= | جہۃ اللہ علی العالمین اردو مکمل سیٹ |
| 650/= | سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ |
| 700/- | بیابان اللذین آمنوا (مکمل دو جلد) |
| 325/= | فہم المصطفیٰ (مکمل) |
| 250/= | خانمان مصطفیٰ |
| 200/= | سیرۃ المصطفیٰ |
| 400/= | نعمی خطبات (مکمل ۴ حصہ) |
| 250/= | حقیقت محمدی صابری |
| 380/= | سلطان کر بلا (۲ جلدوں میں) |
| 300/= | ہست بہشت (ملفوظات خواجگان چشت) |
| 280/= | جامع کرامات اولیاء |
| 2200/= | فضائل النبی الخمار (جزا ہر بخار) (۶ جلدیں) |
| 250/= | اسلامی حیرت انگیز معلومات |
| 260/= | شہید ابن شہید (۲ جلدوں میں) |
| 150/= | ہمارا اسلام (مکمل) |
| 140/= | طیب الوردہ شرح فقیدہ بردہ (اردو) |
| 120/= | احکام شریعت |
| 130/= | علوم مصطفیٰ (الدولۃ الکبیر) |
| 150/= | مجموعہ اعمال رضا |
| 550/= | اعظمی صاحب کی ہفت تیروں کا سیٹ |
| 150/= | شان حبیب الہادی من روایات البخاری |

| | |
|---|--|
| جیلانی دارالاشاعت کی شروعات جدید تر حجب | |
| 750/= | بشر القاری شرح صحیح البخاری (دری) |
| 700/= | البشر الکامل شرح ماہ کامل |
| 1200/= | بشر الناجیہ شرح کافہ (۳ جلدوں میں) |
| 350/= | البشر شرح خمیر |
| 300/= | حضور مدد العلماء ایک تاریخ ساز شخصیت |
| 300/= | کشف القرائین شرح عقائد مفتی محمد اسلم |
| دیگر اداروں کی مطبوعات | |
| 3000/= | نزہۃ القاری شرح بخاری (مکمل ۸ جلدیں) |
| 1150/= | بخاری شریف (مکمل تین جلدیں) |
| 1100/= | مسلم شریف مترجم (۳ جلدوں میں) |
| 900/= | جامع ترمذی شریف (مکمل دو جلدیں) |
| 950/= | سنن ابوداؤد شریف (مکمل تین جلدیں) |
| 650/= | سنن ابن ماجہ شریف (مکمل دو جلدیں) |
| 1500/= | سنن نسائی (۳ جلدوں میں) |
| 650/= | مشکوٰۃ شریف (مکمل تین جلدیں) |
| 2350/= | مرآۃ المناجیح (مکمل ۸ جلدیں) |
| 1200/= | شرح موطا امام محمد (مکمل تین جلدیں) |
| 3500/= | افہم المسائل شرح مشکوٰۃ (مکمل ۷ جلدوں میں) |
| 4500/= | جامع الاحادیث (مکمل ۷ جلدوں میں) |
| 350/= | رسالہ فقیریہ (مکمل) |
| 2500/= | خامائیں (سیرت رسول) مکمل (سات جلدیں) |
| 4700/= | شرح صحیح مسلم شریف مکمل (سات جلدیں) |
| 1800/= | احیاء العلوم (چار جلدوں میں) |
| 16000/= | نفاذی رضویہ شرح (مکمل ۳۰ جلدوں میں) |
| 6500/= | نفاذی رضویہ (مکمل ۱۲ جلدوں میں) |
| 1500/= | نفاذی شارب بخاری (جلد اول، دوم، سوم) |
| 3500/= | نفاذی بحر العلوم (مکمل ۶ جلدوں میں) |
| 900/= | نفاذی فیض الرسول (۲ جلدوں میں) |
| 700/= | نفاذی فقیر ط (۲ جلدوں میں) |
| 1200/= | نفاذی امجدیہ (۳ جلدوں میں) |
| 550/= | سیرت رسول بروایت ابن کثیر |
| 700/= | تخلیلات تاج الشریعہ |
| 500/= | امام علم و فن نمبر |
| 450/= | بخاری شریف کے ایمان افروز واقعات |
| 1400/= | بہار شریعت مکمل (۱۰ حصہ ۲ جلدوں میں) |
| 1500/= | بہار شریعت ہندی (۲۰ حصہ ۳ جلدوں میں) |
| 800/= | بہار شریعت مکمل (۲۰ حصہ ۲ جلدوں میں) |

| | |
|-------|---|
| 40/= | امام شعر و ادب |
| 100/= | فرش پر فرش |
| 120/= | بارہ تقریریں |
| 100/= | خطبات خزانہ |
| 100/= | خطبات اسلام |
| 120/= | خطبات مجاہد (جلد اول) |
| 120/= | خطبات مجاہد (جلد دوم) |
| 90/= | خطبات مفتی (مکمل) |
| 80/= | خطبات ربانی (حصہ اول جلد) |
| 90/= | خطبات ربانی (حصہ دوم جلد) |
| 40/= | خطبات ابوالحسنانی |
| 100/= | خطبات خواتین |
| 40/= | دلش تقریریں |
| 50/= | شان خطابت |
| 120/= | چان خطابت |
| 80/= | روح خطابت |
| 100/= | نور خطابت |
| 130/= | تاج خطابت |
| 80/= | قانون شریعت (اول) |
| 90/= | قانون شریعت (دوم) |
| 50/= | آسان تقریریں (اول و دوم) |
| 50/= | آسان تقریریں (سوم و چہارم) |
| 160/= | احکام نماز اور اتباع سنت (نماز حبیب گریہ) |
| 50/= | غیر مقلدین کی انگریز نوادی |
| 100/= | (تاجدارین) حضرت اویس قرنی |
| 50/= | اسلامی زندگی |
| 50/= | سوانح حضرت اویس قرنی |
| 50/= | سوانح حضرت حمید بغدادی |
| 30/= | بارہ مہینوں کی نفل نمازیں |
| 40/= | سیرت امام احمد رضا |
| 30/= | تہذیب ایمان |
| 30/= | حقائق علمائے دینیہ |
| 40/= | گستاخ ظلم |
| 40/= | ارشادات اعلیٰ حضرت |
| 50/= | شعبان کے نفل و نهار |
| 40/= | امام اکبر شین |
| 50/= | حرفان مذہب و مسلک |
| 40/= | بنگال اور اسلام |
| 30/= | مزارات اولیاء پر روشنی |
| 40/= | بابر کی مسجد شہادت اور تعمیر نو |

فاروقیہ بک ڈپو کی خصوصی پیشکش

جلد
منظر عام
پر

عظیم مفسر قرآن، عظیم شارح احادیث مبارکہ علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کا

نعمۃ الباری شرح بخاری کی عظیم کامیابی کے بعد ایک اہم شاہکار

جلد
منظر عام
پر

”تفسیر تبیان الفرقان“ کامل ۶ جلدیں

تمام تفاسیر، احادیث، اقوال فقہاء کا مکمل نچوڑ اور فقہ حنفی کے اثبات پر دلائل و براہین پر مشتمل

تفسیر تبیان الفرقان کا تعارف خود مصنف علیہ الرحمۃ کی زبانی

نعمۃ الباری کی تکمیل کے بعد میں نے عزم کیا کہ میں قرآن مجید کی ایک مختصر تفسیر لکھوں جس میں نہ صرف یہ کہ تبیان القرآن کے مضامین مختصر طور پر ہوں، بلکہ اس سے زیادہ مضامین کا اضافہ بھی ہو، اور اس تفسیر میں بعض آزاد خیال مفسرین کی تفسیروں پر تبصرہ بھی ہو، اور جب سے امام ابو منصور الماتریدی المتوفی ۳۳۳ھ کی تفسیر ”تاویلات اہل السنۃ“ طبع ہو کر میرے پاس پہنچی تو میری شدید خواہش تھی کہ میں اپنی تفسیر میں اس سے استفادہ کروں کیونکہ میں تبیان القرآن میں امام محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ کی ”تفسیر کبیر“ سے اکتساب فیض کر رہا تھا جب کہ امام رازی شافعی المذہب ہیں اور امام ماتریدی حنفی المذہب ہیں اور امام ماتریدی کی تفسیر سے استفادہ نہ صرف میرے لیے زیادہ باعث سعادت ہوگا بلکہ ہمارے قارئین کو بھی اس سے فقہ حنفی کی حقانیت پر مزید بہ افراط مضبوط دلائل حاصل ہوں گے، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے امام ماتریدی کی تفسیر سے اکتساب فیض کا موقع مہیا کیا، سو میں نے چاہا کہ اس مختصر تفسیر کا نام ”تبیان الفرقان“ رکھوں۔

بعض آزاد خیال (Liberal) لوگ مثلاً سر سید احمد خان، غلام احمد پرویز، امین احسن اصلاحی، جاوید احمد غامدی، سید ابو الاعلیٰ مودودی اور ڈاکٹر محمد شکیل اوج وغیرہ نے قرآن مجید کی تفسیر میں جو اپنے گمراہانہ افکار سمودیے ہیں، میں نے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے کہ ان کے طعنانہ افکار کا قلع قمع کروں اور صد ہا سال سے قرآن مجید کی جو تفسیر سلف صالحین سے منقول چلی آرہی ہے اسی کا دلائل و براہین سے احیاء کروں، میں نے اپنی اس تفسیر میں زیادہ تر احادیث صحیحہ سے استدلال کیا ہے اور ان احادیث کے جامع اور مکمل حوالہ جات تفسیر تبیان القرآن سے بہت زیادہ پیش کئے ہیں۔

”تبیان الفرقان“ میں اسلام کے مسلمہ عقائد کو تبیان القرآن کی بہ نسبت زیادہ تفصیل اور عمدگی سے لکھا ہے اور منکرین عظمت رسول اور منقصین شان صحابہ و اہل بیت کے رد و ابطال میں کوئی کمی نہیں چھوڑی اور جس کے ساتھ بھی اختلاف کیا ہے اس کی عزت نفس کو قائم رکھا ہے اور کہیں مجروح ہونے نہیں دیا، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ اس تفسیر کو اپنی اور اپنے محبوب رسول کی بارگاہ میں مقبولیت سے نوازے اور قیامت تک اس تفسیر کے مندرجات کو مینارہ نور بنادے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبک سید المرسلین۔

بکلیت کے لئے رابطہ کریں

FAROOQIA BOOK DEPOT Whatsapp No. 9718901005

422/c Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-06, Ph. 011-23266053, 23267199, E-mail: farooqiabookdepot@gmail.com

Bank: State Bank of India, Farooqia Book Depot, A/C No. 31497170850 Branch Code-02366 Jama Masjid, Delhi

جیلانی بک ڈپو کی گراں قدر مطبوعات انڈیا میں پہلی بار منظر عام پر

صحیح ابن حبان (اردو) 13 جلدیں Rs 7000/-

مصنف: ابو حاتم محمد بن حبان التیمی الداری البستی

ابن حبان (متوفی ۳۵۴ھ) کا شمار بڑے حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ صحیحین کے بعد صحت میں ابن حبان دوسرے نمبر پر ہے۔ امام ابن حبان اپنے وقت میں ائمہ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ علم کے بحر ہے کراں تھے۔ صحیح ابن حبان ابواب کتاب سے اور ترکیب و قوام کے اعتبار سے ایک عظیم کتاب ہے، جس کو حفاظ حدیث نے یاد کیا ہے۔ ائمہ اور محدثین کی زبان پر رواں ہوئی۔“ صحیح ابن حبان کو درجہ مقبولیت حاصل ہے اور محققین کے ہاں اس کے حوالہ جات اکثر ذکر کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں پہلی مرتبہ یہ ترجمہ جیلانی بک ڈپو کے توسط سے شائع ہو رہا ہے۔

مستدرک حاکم (اردو) 6 جلدیں Rs 4500/-

مصنف: ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ الحاکم نیشاپوری

امام حاکم کی روایات کو اکابر اہل علم نے ہمیشہ ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اپنی کتابوں میں بطور حوالہ نقل فرماتے رہے اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ مستدرک میں امام حاکم نے خاص طور سے ان احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے جو شیخین (امام بخاری و امام مسلم) کی شرط کے مطابق صحیح ہیں، اور ان حضرات نے کسی وجہ سے انہیں نقل نہ کیا ہو۔ یہ بلند پایہ کتاب ہندوستان میں پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔

تفسیر الحسنات 7 جلدیں Rs 4500/-

مفسر: علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

تفسیر الحسنات کے بارے میں غزالی زماں علامہ سید احمد کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”تفسیر الحسنات آیات و بیانات مؤلفہ مفسر قرآن حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ سبحان اللہ تفسیری حاسن کا حسین و جمیل مرقع ہے۔ کیوں نہ ہو جس کے مؤلف فاضل اجل، عالم بے بدل، حافظ قادری علامہ ابو الحسنات وارث علوم قرآن و حدیث ہیں۔ فتون متداولہ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، قرآن کریم کے حافظ اور قادری، تفسیر و حدیث، فقہ اور تصوف کے علوم کے جامع، صالح متقی، شریعت و طریقت کے حامل، تصنیف و تالیف میں بے مثال۔ ان کی لکھی ہوئی تفسیر کیسی نفیس اور عمدہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح معنی میں جسے تفسیر کہا جاسکتا ہے وہ تفسیر الحسنات ہے۔ لفظی ترجمہ میں لغات قرآن کو حل کر دیا اور با محاورہ ترجمہ فرما کر قرآن پاک کو آسان کر دیا۔ شان نزول تحریر فرما کر مطالب قرآن کو مزید واضح فرما دیا۔“ واضح رہے کہ حضرت علامہ ابو الحسنات کا علمی شجرہ سید المفسرین حضور صدر الافاضل الشاہ سید محمد نعیم الدین قادری علیہ الرحمہ بانی جامعہ نعیمیہ سے ملتا ہے، جو خود مفسرین کی جماعت میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔



JILANI BOOK DEPOT

1229/CHOORI WALAN JAMA MASJID
DELHI-06, MOB-9212346577, 9350046577 Ph.: 011-23258577جیلانی بک ڈپو ۱۲۲۹ چوڑی والان
مسجد جامع، سید محمد نعیم الدینemail. jilani.book.depot@gmail.com,
jilanigraphic@gmail.com

مسلمانوں کا اتحاد، ہشت گردوں کے لئے چیلنج جسے وہ ناپاک منصوبوں سے مسما کرنا چاہتے ہیں: رضا اکیڈمی کا پیغام

اسلام امن پسندی کا مذہب ہے جس میں دہشت گردی حرام ہے

[illegible]

آئندہ اہل سنت دانش گاہ علم و فضل جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے طلبہ کی ایک نئی پیش رفت سالنامہ ”بارغ فردوس“ مبارکپور کا

مجددین اسلام نمبر

حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مفتی اعظم ہند تک کے تقریباً ۵۵۵ مجددین اسلام کے حالات اور ان کے تجدیدی کارنامے کا تاریخی دستاویز

| صدی | مجددین اسلام | ولادت | وفات |
|---------|---|-------|-------|
| پہلی | حضرت عمر بن عبدالعزیز | ۶۱ھ | ۱۰۱ھ |
| // | حضرت ابوسعید حسن بن یسار بصری | ۲۲ھ | ۱۱۰ھ |
| // | حضرت ابوبکر محمد بن سیرین بصری | ۳۳ھ | ۱۱۰ھ |
| // | حضرت ابو محمد عطاء بن ابی رباح | ۲۷ھ | ۱۱۳ھ |
| // | حضرت عامر بن شراحیل قسطنطنیہ | ۱۷ھ | ۱۰۳ھ |
| // | حضرت ابومعبد عبد بن کثیر داری کی | ۴۵ھ | ۱۲۰ھ |
| دوسری | حضرت محمد بن ادریس شافعی | ۱۵۰ھ | ۲۰۴ھ |
| // | حضرت اشہب بن عبدالعزیز قسطنطنیہ | ۱۵۰ھ | ۲۰۴ھ |
| // | حضرت ابوزکریا یحییٰ بن معین مری | ۱۵۸ھ | ۲۳۳ھ |
| // | حضرت علی رضا بن موسیٰ کاظم | ۱۵۳ھ | ۲۰۳ھ |
| // | حضرت معروف بن خیر ذکری | ۱۵۶ھ | ۲۰۱ھ |
| // | حضرت امام احمد بن حنبل | ۱۶۴ھ | ۲۴۱ھ |
| // | حضرت ابوالحسن بن زید اولولونی | ۱۱۶ھ | ۲۰۴ھ |
| تیسرا | حضرت ابوالحسن علی بن اسماعیل اشعری | ۲۶۰ھ | ۳۲۴ھ |
| // | حضرت ابوالعباس عمر بن مرتب شافعی | ۲۴۹ھ | ۳۰۶ھ |
| // | حضرت امام احمد بن شعیب بن علی نسائی | ۲۱۵ھ | ۳۰۳ھ |
| // | حضرت ابو جعفر احمد بن محمد بن سلام طحاوی | ۲۳۹ھ | ۳۲۱ھ |
| // | حضرت ابو جعفر محمد بن جریر طبری | ۲۲۳ھ | ۳۱۰ھ |
| چوتھی | حضرت ابوالطیب اہل بن محمد مصلوکی | ۰۰۰ھ | ۳۰۴ھ |
| // | حضرت ابوحامد احمد بن محمد اسفرائینی | ۳۳۴ھ | ۴۰۶ھ |
| // | حضرت قاضی ابوبکر محمد بن طیب باقلانی | ۳۳۸ھ | ۴۰۳ھ |
| // | حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن خلیفہ قادہ باللہ | ۳۵۵ھ | ۴۳۲ھ |
| پانچویں | حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی | ۳۵۰ھ | ۵۰۵ھ |
| // | حضرت ابو محمد حسین بن مسعود بخاری | ۴۳۳ھ | ۵۱۶ھ |
| // | حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی | ۴۷۰ھ | ۵۶۱ھ |
| // | ابوالعباس احمد بن محمد بن خلیفہ مستطیر باللہ | ۴۴۰ھ | ۵۱۲ھ |
| چھٹی | حضرت امام غزالی محمد بن محمد بن عمر رازی | ۵۳۳ھ | ۶۰۶ھ |
| چھٹی | حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتی | ۵۲۷ھ | ۶۳۳ھ |
| ساتویں | حضرت تقی الدین بن وکیل العید قسطنطنیہ | ۶۲۵ھ | ۷۰۲ھ |
| // | حضرت خواجہ نظام الدین اولیا | ۶۳۶ھ | ۷۲۵ھ |
| آٹھویں | حضرت عبدالرحیم بن حسین زین الدین عراقی | ۷۲۵ھ | ۸۰۶ھ |
| // | حضرت شیخ الاسلام ابو حفص سراج الدین بلخنی | ۷۲۳ھ | ۸۰۵ھ |
| // | حضرت خواجہ شمس الدین ابن جزری | ۷۵۱ھ | ۸۳۳ھ |
| نویں | امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی | ۸۳۹ھ | ۹۱۱ھ |
| // | حضرت شمس الدین محمد بن عبدالرحمن طحاوی | ۸۳۱ھ | ۹۰۲ھ |
| دسویں | حضرت شمس الدین محمد بن شہاب الدین رملی | ۹۱۹ھ | ۱۰۰۴ھ |
| // | حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی | ۹۵۸ھ | ۱۰۵۲ھ |
| // | حضرت میر عبدالواحد بکرائی | ۹۱۵ھ | ۱۰۱۷ھ |
| // | حضرت محمد بن عبداللہ خلیفہ تبریزی غزنی | ۹۳۹ھ | ۱۰۰۴ھ |
| // | حضرت علی بن محمد بن علی بن قائم مقدسی | ۹۴۰ھ | ۱۰۰۴ھ |
| // | حضرت ملا علی بن سلطان محمد قاری | ۹۳۰ھ | ۱۰۱۳ھ |
| اودس | حضرت محمد دلفانی شیخ احمد سرہندی | ۹۷۱ھ | ۱۰۳۳ھ |
| // | حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی | ۱۰۵۵ھ | ۱۱۲۲ھ |
| // | حضرت ملا حبیب اللہ بہاری | ۰۰۰ھ | ۱۱۱۹ھ |
| // | حضرت شیخ کلیم اللہ چشتی | ۱۰۶۰ھ | ۱۱۴۲ھ |
| // | بادشاہ ہند حضرت اورنگ زیب عالمگیر | ۱۰۷۲ھ | ۱۱۱۸ھ |
| ۱۲ویں | حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی | ۱۱۵۹ھ | ۱۲۳۹ھ |
| // | بحرالعلوم علامہ عبدالعلی فرغانی بکلی | ۱۱۴۳ھ | ۱۲۲۵ھ |
| // | حضرت سید مرتضیٰ حسین زبیدی | ۱۱۳۵ھ | ۱۲۰۵ھ |
| // | حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی | ۱۱۵۶ھ | ۱۲۳۰ھ |
| ۱۳ویں | حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی | ۱۲۵۳ھ | ۱۳۱۹ھ |
| // | حضرت سید احمد بن زینی دحلان کی | ۱۲۳۱ھ | ۱۳۰۴ھ |
| // | حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل مہمانی | ۱۲۶۵ھ | ۱۳۵۰ھ |
| ۱۴ویں | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی | ۱۲۷۲ھ | ۱۳۳۰ھ |
| // | مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا نوری | ۱۳۱۰ھ | ۱۴۰۲ھ |

دائیں: محمد ابو ہریرہ رضی، 9889283697، محمد ظفر الدین
 مدنی، 8799173488، محمد فیضان سرور، 9956740487

تنظیم پیغام اسلام (طلبہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی)

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱۲ جلدوں کی تکمیل، تخریج اور ترتیب جدید

عرصہ دراز سے فتاویٰ رضویہ کی بارہ جلدوں کی شہرت ہے، چند سال سے ترجمہ و تخریج کے ساتھ یہ تیس جلدوں میں بھی چھپ رہی ہے، ”امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف“ نے چار پانچ سال قبل یہ پروگرام بنایا تھا کہ بارہ جلدوں کی ترتیب جدید، تخریج اور تکمیل یعنی جو رسائل اس میں شامل ہونے سے رہ گئے یا غیر مرتب انداز میں شامل ہوئے ان سب کو ترتیب سے فتاویٰ میں شامل کیا جائے اور جدید کمپوزنگ کے ساتھ اس کو شائع کیا جائے۔

قدیم ۱۲ جلدوں میں فتاویٰ کے علاوہ ایک سو بیس (۱۲۰) رسائل رضویہ شامل ہیں مگر ہماری اس جدید اشاعت میں رسائل کی تعداد ۲۲۰ سے بھی زیادہ ہوگی۔ ساتھ ہی یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ اعلیٰ حضرت کے بہت سے فتاویٰ ان جلدوں میں وہ بھی ہوں گے جو اس سے پہلے کسی اشاعت میں نہیں تھے، یہ بعد میں دستیاب ہوئے ہیں اور ان سب کا حوالہ بھی ہوگا۔ ایسے فتاویٰ بھی دوسو سے زیادہ ہوں گے۔

بجہ تعالیٰ اب یہ کام آخری مراحل میں ہے اور ہم اس کو 20x30 کے سائز میں تقریباً ۲۰ جلدوں میں شائع کریں گے، مزید اس میں ایک پروگرام یہ بھی ہے کہ ہم اس کی عام فہرست مسائل کے علاوہ ایک ایسی فہرست بھی مرتب کر دیں جو حروف تہجی کی ترتیب پر ہو اور مسائل تلاش کرنے والے حضرات کو درپیش مسئلہ کا ایک لفظ بھی یاد ہو تو وہ اردو لغات کے طرز پر نہایت سہل انداز میں تلاش کر سکیں۔

یہ فہرست تیار ہوگئی تو یہ بھی چار، پانچ جلدوں میں ہوگی، اس طرح اب جلدوں کی تعداد ۲۵ تک پہنچ سکتی ہے۔

اس جدید ایڈیشن کی خصوصیات

- (۱) قدیم سیٹ میں ۱۲۰ رسائل ہیں، اس میں ۲۲۰ سے بھی زیادہ ہوں گے۔
 - (۲) قدیم میں عبارات کی تخریج نہیں، اس میں مکمل عبارات کی تخریج ہوگی۔
 - (۳) قرآن کریم کی آیات نہایت واضح انداز میں خوبصورت کتابت اور خط عثمانی کے ساتھ ہوں گی۔
 - (۴) احادیث کریمہ بھی نمایاں انداز میں تحریر ہوں گی۔
 - (۵) جدید ترتیب، پیرا گرافنگ، کوما، ڈش کی رعایت اور ذیلی سرخیاں بھی ہوں گی۔
 - (۶) ہر رسالہ نئے صفحہ سے شروع ہوگا اور عربی عبارات جدید طرز پر ہوں گی۔
- ان تمام خوبیوں کے ساتھ انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ یہ مکمل واکمل خوبصورت سیٹ ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ کے بعد ذوالقعدہ اور ذوالحجہ تک منظر عام پر آجائے گا۔

رابطہ کا پتہ

امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی شریف، یو۔ پی (انڈیا) 243502

Mob: 09412489368, 08410236467

تحریر و قلم کی دنیا میں ایک صحت مند انقلاب

فکری نگارشات اور تحقیقی مقالات کا دیدہ زیب سلسلہ صائب الراء قلم کاروں کے افکار کا حسین گل دستہ

مجلس ادارت

• مولانا فیضان المصطفیٰ قادری • ڈاکٹر فلام جاوید شمس مصباحی
• مولانا ڈاکٹر سجاد عالم رضوی • ڈاکٹر امجد رضا امجد قادری
• مولانا کوثر امام قادری

ماہنامہ پیغام شریعت دہلی

ماہنامہ پیغام شریعت دہلی کا مقصد

غیر جانب دارانہ اسلامی صحافت کے ساتھ ساتھ مسلک اہل سنت و جماعت خصوصاً تعلیمات رضا کو عام کیا جائے۔ اہل سنت و جماعت کی تمام تنظیموں، اداروں اور خانقاہوں کی مثبت ترجمانی کی جائے۔ تمام اہل علم اور قوم کے ہر سنجیدہ طبقہ کو اپنے افکار قوم کے سامنے پیش کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے۔ حرمت انبیاء و اولیاء و علیہ السلام کی پاسبانی کی جائے۔ غیر ضروری خلافیات سے ماحول کو صاف کرنے کی کوشش کی جائے اور تعلیمات رضا کی روشنی میں نسل جدید کی فکری تربیت کی جائے۔ آئیے اس کو فروغ دیں۔ عام لوگوں تک پہنچانے اور عوام و خواص کو اس سے جوڑنے کی کوشش کریں۔ یہ وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔

خصوصیات

- ☆ جدید علمی اور فقہی تحقیقات کی تفصیلات اور خبریں
- ☆ جدید شرعی مسائل پر سوال و جواب اور مباحثے
- ☆ قوم و ملت کے عصری ایٹوز پر سوالوں کے جوابات
- ☆ اسلاف کرام و بزرگان دین کا سوانحی سلسلہ
- ☆ موجودہ علماء و مشائخ اہل سنت کے تعارفی انٹرویوز
- ☆ طالبان علوم کے لیے تحریری مقابلے اور کویز
- ☆ عالمی سطح پر اہل سنت و جماعت کی علمی و تبلیغی پیش رفت
- ☆ مضامین، تاثرات، وآراء، شرعی سوالات، نقد و تبصرہ پر مشتمل نگارشات ای میل کریں یا اس پتہ پر بھیجیں

Paighame Shariat Monthly

442 Gali Sarote wali, 2nd Floor, Matia Mahal Jama Masjid Delhi 6

بلا تا خیر اپنی کاپی بک کرائیں۔ سالانہ ممبرشپ 150 روپے۔ ممبرشپ کے لیے فون کریں نیز ممبرشپ کا فارم

makkapublisher.com پر موجود ہے۔

A/C NAME: PAIGHAM E SHARIAT

, A/C NO. 6409744750, IFSC CODE: IDIB000J033, JASOLA

پبلشر: محمد قاسم مصباحی قادری چشتی۔ 9911062519 ایڈیٹر (اعزازی): مولانا محمد آفتاب عالم مصباحی: 9654336678

Office : 011-23260749 Email: Paighameshariat@gmail.com

جانشین محدث اعظم ہند، شیخ الاسلام والمسلمین، مفسر و محقق، تاجدار اہل سنت

حضرت علامہ الشاہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی صاحب قبلہ مدظلہ النورانی کچھوچھوی کے
۸۰ ویں یوم پیدائش کے حسین موقع پر شہر ہبلی، کرناٹک میں یک روزہ نیشنل سیمینار بعنوان

حضرت شیخ الاسلام - حیات و خدمات

مقام

کچی گارڈن
ہبلی، کرناٹک

سرپرستی

گل گلزار اشرفیت فاضل بغداد حضرت علامہ

الشاہ سید محمد حسن عسکری میاں اشرفی جیلانی

نائب سجادہ نشین آستانہ محدث اعظم ہند و آستانہ امیر ملت

کچھوچھو شریف

10 اپریل

2016ء

بروز اتوار

مہمان خصوصی

نوجوان اسلامک اسکالر مولانا

محمد ظفر الدین برکاتی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ کنز الایمان دہلی

مہمان اعزازی

مفکر اسلام حضرت مولانا

مفتی محمد ایوب اشرفی ششی

سنبھلی، انگلینڈ



پیام مسرت

علماء و مشائخ کے دست مبارک سے حضرت شیخ الاسلام صاحب قبلہ کی حیات و خدمات پر ”سالانہ مجلہ“ کی رونمائی ہوگی۔

مولانا سید ثار احمد چھگن اشرفی، محمد نعیم الدین اشرفی

کنوینرس

مدنی فاؤنڈیشن، قادریہ مسجد کپلیکس، بنکا پور چوک، ہبلی، کرناٹک

رابطہ نمبر: 9886019710, 9448559903 - madnifoundation@gmail.com

زماںہ